تحقیق
شَقُّ الْقَمَرُ

تصنیف لطیف

حُضور فیض ملت مُفسر اعظم پاکستان
حضرت علامہ الحافظ ابو صالح مفتی

مُحَمَّد فیض احمد اُویسی رضوی رحمۃ اللہ علیہ

Uwaisi Books
www.faizahmeduwaisi.com

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نحمدك اللهم فالق الاصباح وخالق الشمس والقمر والصلوة والسلام عليك ياسيّد البشر ويامن وجهه منور القمر

یاصاحب الجمال ویاسید البشر ــــــــــ من وجهك المنیر لقد نور القمر

لایمکن الثناء کماکان حقه ــــــــــ بعد ازخدا بزرگ توئی قصه مختصر

اے صاحبِ جمال اور اے بشَر کے سردار تیرے ہی روشن چہرہ سے چاند منوّر ہوا۔ تیری ثنا کماحَقَّہٗ (جیسا اس کا حق ہے)، ناممکن ہے قصّہ مختصر یہ کہ خدا تعالیٰ کے بعد آپ ہی سب سے بُزرگ ہیں۔

امابعد فقیر اویسی غُفِرَلَہ کا اِرادہ ہوا کہ "معجزہ شَقُّ القَمَر" کی تحقیق لکھوں کیونکہ ہمارے دور میں بعض افراد ایسے پیدا ہوگئے ہیں جنہیں ایسے مشہور ترین معجزہ کا بھی انکار ہے ناظرین حیران ہوں گے کہ "معجزہ شَقُّ القَمَر" کے منکر مسلمانوں میں ہو سکتے ہیں۔ہاں وہ نہ صرف مسلم برادری میں شامل ہیں بلکہ ہمارے دور میں اسلام کے سب سے بڑے ٹھیکیدار مشہور ہیں۔[1]

آغاز یکم مارچ ۱۹۸۹ء کو ٹیلی ویژن لاہور سینٹر میں قاری عبدالمجید بھاکری نے کہا کہ "شَقُّ القَمَر" حضور علیہ السلام کا معجزہ نہیں ہے زَیبِ داستان (کہانی کی مبالغہ آرائی) کے لیے بہت کچھ بڑھا دیا گیا ہے۔ "شَقُّ القَمَر" زمین وآسمان کے درمیان ہونے والے حادثات میں سے ایک حادثہ ہے۔

فائدہ قاری مذکور کہتا ہے معجزہ نہیں محض ایک حادثہ ہے اِسی لیے حضور علیہ اسلام نے صدیوں پہلے فرمایا:

"يَقْرَؤُونَ الْقُرْآنَ لَا يَتَجَاوَزُ تَرَاقِيَهُمْ"۔[2]

ترجمہ قرآن پڑھیں گے لیکن اُن کے حُلقوم سے آگے تجاوُز نہ کریگا۔

جس کا خلاصہ یہ ہے کہ ہوں گے قرآن کے قاری لیکن ہوں گے پکے بے ایمان، ایسے لوگ قاری نہیں قَہری (ظالم) ہیں۔

انتباہ یاد رہے کہ یہ قاری مسجد کے کونے سے نہیں بلکہ پاکستان کے اَعلیٰ نشری ادارہ سے بول رہا ہے جو عوام کے لیے اِس سے بڑھ کر مُستَنَد (مُعتبر) بات اور کیا ہوسکتی ہے ایسے اِدارہ سے ایسے قبریوں کا بکواس کرنا قہرِ خداوندی کو دعوت دینا ہے۔ لیکن ....

معجزہ شَقُّ الْقَمَر کے حوالہ جات

1. قرآن مجید پ ۲۷ سورۃ القمر رکوع ۱
2. بخاری شریف ج ۱ ص ۵۱۳، ۵۴۶ ج ۲ ص ۷۲۱، ۷۲۲
3. مسلم شریف ج ۲ ص ۳۷۳، ۵۴۴ باب انشقاق القمر کتاب التوبہ۔

---

(1) یہی حادثہ مودودی کہتا ہے۔ یہ قاری صرف ناقل ہے اصل قائل مودودی ہے تفعیل آنے گئے (ان شاءاللہ تعالی)

(2) (المعجم الكبير، بَابُ الصَّادِ. مَنِ اسْمُهُ صَخْرٌ..۸/۱۴۲، الحديث ۷۵۵۳، دار إحياء التراث العربي، الطبعة: الثانية، ۱۹۸۳م)

4. ترمذی شریف ص ۵۴۳، ۵۴۴ کتاب التفسیر سورۃ القمر۔

5. مسند احمد ج ۴ ص ۸۲، ج ۱ ص ۳۷۷، ۴۱۳۔

6. مستدرک حاکم ص ۴۷۱، ۴۷۲ ج ۲ کتاب تفسیر سورہ قمر۔

7. مشکوٰۃ شریف ص ۴۲۴ باب علامات نبوۃ۔

8. مرقاۃ ص ج ۵۔

9. اشعۃ اللمعات ص ۵۲۴ ج ۴۔

10. مظاہر حق ص ۵۴۷، ۵۴۶ ج ۴۔

11. عمدۃ القاری (عینی) ص ۵۷۶۷ ج ۷۔

12. ارشاد الساری ص ۶۰، ۶۱ ج ۶، ص ۲۹۱ ج ۸۔

13. فتح الباری پارہ ۱۵ باب انشقاق القمر۔

14. الخائص الکبری ص ۱۲۵۶ ج ۱۔

15. مشکل الآثار ص ۳۰۲ تا ص ۳۰۶ ج۔

16. فیض الباری ص ۶۰، ۶۱ ج ۴۔

17. تفسیر ابن جریر (ج ۲۷)۔

18. تفسیر ابن کثیر ص ۲۶۱ تا ص ۲۶۳ ج ۴۔

19. تفسیر کبیر ص ۷۷۹ تا ۲۸۱ ج ۷۔

20. تفسیر معالم التنزیل ص ۴۲۶ ج ۶۔

21. ابوعوانہ۔

22. خازن ص ۲۲۶ ج ۶۔

23. مدارک ص ۲۵۳ ج ۲۔

24. اکلیل ص ۳۶ ج ۷۔

25. جلالین ص ۴۳۸۔

26. صاوی ص ۱۴۴، ۱۴۵ ج ۴۔

27. تفسیر رومی ص ۲۱۳ ج ۳۔

28. تفسیر بیضاوی ص ۳۳۴ ج ۲۔

29. تفسیر حسینی ص ۲۹۸ ج ۲۔

30. تفسیر قادری ص ۲۸۴، ۲۸۵ ج ۲۔

31. تفسیر روح البیان ص ۶۴ تا ۲۷ پارہ ۲۷۔
32. تفسیرروح المعانی ص ۲۶۵، ۲۶۷ ج ۹۔
33. تفسیر خلاصتہ التفاسیر ص ۲۹۳، ۲۹۴ ج ۴۔
34. تفسیرابی السعود ص ۱۱۷ ج ۵۔
35. تفسیر مواہب الرحمٰن پارہ ۲۷ ص ۱۵۰ تا ص ۱۵۶۔
36. تفسیر بیان القرآن (تھانوی) ص۔
37. تفسیر غرائب القرآن ص ج ۲۷۔
38. تفسیر فتح المنان ص ۱ تا ص ۳ ج ۷۔
39. تفسیر عمدۃ البیان ص ۵۰۴، ۵۰۵ ج ۲۔
40. تفسیر جامع البیان ص ۴۳۸۔
41. کتاب الشفاء ص ۱۳۹ مطبع صدّیقی بریلی۔
42. شرح الشفاء ۵۸۴ تا ص ۵۸۹ مطبوعہ عامرہ سن ۱۳۰۷ھ۔
43. نسیم الریاض ص ۱ ج ۳ تا ص ۹ مطبوع مصر سن ۱۳۲۶ھ۔
44. شمیم الریاض ص ۲۷۶ تا ص ۲۶۸ ج ۱۔
45. ابوداؤداطیاسی ص ۷۸۵ ج ۱۔
46. زرقانی شرح مواہب ص ۱۰۶ ج ۵ تا آ ۱۱۳ ج۔
47. مدارج النبوۃ ص ۲۰۶ تا ۲۰۸ ج ۱ مطبوعہ دہلی۔
48. مناہج النبوۃ ص ۳۵۵، ۳۵۶ ج ۱ نولکشور کانپور۔
49. معارف النبوۃ ص۔
50. شواہدالنبوۃ۔
51. انسان العیون (سیرۃ حلبی) ج ص۔
52. زادالمعادلابن القیم ص۔
53. رحمۃ اللعالمین سلمان منصورپوری (غیر مقلد) ص ۷۹ تا ص ۱۸۴ ج ۳۔
54. ابونعیم (دلائل النبوۃ)۔
55. مسند عبد الرزاق۔
56. دلائل النبوۃ للبیہقی۔
57. طبرانی شریف۔

58. ابن مردویہ۔

59. تفسیر القرطبی ص۱۲۶ ج۱۷۔

60. فتح القدیر شوکانی ص۱۲۰ ج۵۔

61. شرح المواقف للجرجانی ص۴۲۵۔

62. اسباب النزول للواحدی ج۲۶۸۔

63. البدایہ والنہایہ ابن کثیر۔

نوٹ﴾ صرف نَمونَہ کے طورپر تصانیف عرض کردیں ورنہ ہزاروں تصانیف میں یہ مسئلہ مندرَج (لکھا ہوا) ہے اور یہ وہ اکابرِ اسلام ہیں جن کی تحقیق کے سامنے مودودی جیسوں کی حیثیت اُن کے طِفلِ مکتب (مدرسے میں پڑھنے والے لڑکے) سے بھی ہزاروں مرتبہ کمتر سے بھی کمتر ہے۔

فہرستِ منکرین شَقّ الُقَمَر

منکرینِ اسلام کی بات نہیں بلکہ مُدّعیانِ اسلام اور وہ ٹھیکیدار ہیں جنہیں بعض لوگ اپنا مُقتَداء (پیشوا) مانتے ہیں۔ جن کا نام سُن کر لوگ (عوام اہل اسلام) سمجھتے ہیں کہ دین ہی زندہ ہے تو اُن کے نام سے (معاذ اللہ)، حالانکہ حقیقت اُس کے برعکس ہے۔

۱۔ سرسیّد علی گڑھی کا فرقہ نیچریہ۔

۲۔ شبلی نعمانی مصنّف کتاب سیرۃ النبی مع حواریین (حالی-ندوی وغیرہ وغیرہ)۔

۳۔ مودودی "جماعتِ اسلامی" کا امام اوّل۔

۴۔ احمدِ مصطفٰی مراغی مصنّف تفسیر المراغی۔

۵۔ منکرین حدیث غلام احمد پرویز کا فرقہ پرویزیہ۔

مذکورہ بالا منکرین طفیلی ہیں اِس معجزہ کا اصل اِنکار اُن اَعدائے دین (دشمنان دین) کو ہے جن کا نام سُن کر جگر پھٹنے لگتا ہے۔ یہود، ہنود، نصاریٰ، مجوس، کمیونسٹ (Communist)، کفّار اور مشرکین وغیرہ وغیرہ یعنی وہ لوگ جو ہمارے آقا و مولیٰ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے کمالات سُن کر جل بُھن جاتے ہیں افسوس کہ مسلم نُما فرقے اِسی مسئلہ میں اُن کے مؤید (مددگار) بن گئے۔

نوٹ﴾ ناظرین فیصلہ فرمائیں کہ کہاں وہ اکابرین مُحَققین کہاں یہ چند نام کہ مسٹر بابو۔

معجزہ شَقُّ الْقَمَر کیوں ہوا﴾ معجزہ شَقُّ القمر بروایتِ مُستندہ صحیحہ مرفوعہ غیر مقلدین اور دیوبندیوں کا مُعتمَد علیہ (مُعتبر شخص) قاضی سلمان منصور پوری لکھتا ہے: "حضور نبی اکرم ﷺ کے اَشہر (مشہور) معجزات میں سے شَقُّ القمر کا معجزہ ہے کفّار کے عُلماء یہود سے دریافت کیا تھا کہ ہم کو محمد ﷺ سے اُس کی

صَداقت (سچائی) کانشان کیا طلب کرنا چاہیے ؟اُنھوں نے کہا کہ سِحْر (جادو) کااثر صرف زمین تک محدود ہے تم کہو کہ ہم کو چاند کے دو ٹکڑے کرکے دکھلادے اُمید ہے کہ محمد ﷺ کچھ نہ دکھلا سکے گا۔اُنہیں کی سِکھلاوٹ سے کفّار نے شَقُّ الْقَمَر کا سوال کیا تھا۔"(3)

راویانِ اسماءِ کرام﴾اَحادِیثِ شَقُّ الْقَمَر کے راوی عبداللہ بن مسعود،امیر المؤمنین علی المرتضٰی،جبر بن مطعم نوفلی،انس بن مالک،عبداللہ بن عباس اور عبداللہ بن عمر فاروق رضی اللہ عنہم ہیں۔

شَقُّ الْقَمَر کی اَحادِیثِ مبارکہ

صحیحین(4)میں اِبنِ مسعود کی روایت ہے:

حدیث﴾

انشَقَّ الْقَمَر على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم فرقتين، فرقة فوق الجبل، وفرقة دونه، فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم: «اشهدوا»(5)

ترجمہ﴾رسول اللہ ﷺ کے عہد (زمانہ) مبارک میں چاند دو ٹکڑے ہوگیا۔ایک ٹکڑا پہاڑ کے اُدھر (اوپر) اور دوسرا اُس سے نیچے تھا۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:"دیکھو گواہ رہنا۔"

فائدہ﴾اِس روایت میں لفظ "اشھدوا" اِس لیے ہے کہ شَقُّ الْقَمَر کا وُقوع طلبِ کفّار کے بعد بطورِ معجزہ رسول اخیار واقع ہوا تھا(6)ورنہ تاکیدِ شہادت کے کیا معنی۔

انس بن مالک کی روایت سے صحیحین میں ہے:

أن أهل مكة سألوا رسول الله صلى الله عليه وسلم أن يريهم آية، فأراهم القمر شقتين، حتى رأوا حراء بينهما(7)

ترجمہ﴾اَہلِ مکّہ کفّار نے نبی ﷺ سے درخواست کی تھی کہ اُن کو کوئی بڑا نشان دکھایا جائے نبی ﷺ نے اُنہیں چاند کا پھٹنا دکھلایا اُس کے دو ٹکڑے تھے کوہِ حرا اُن دونوں کے درمیان تھا۔

صحیحین کی ایک روایت عَنِ اِبنِ مسعود میں یہ بھی صراحت ہے کہ انْشَقَّ الْقَمَر ونحن مع النبي صلى الله عليه وسلم(8)یعنی جب چاند پھٹا ہے تو اُس وقت اِبنِ مسعود بھی مع دیگر صحابہ کے حضور کی خدمت میں حاضر تھے۔

---

(3) مجھے خیال گزرتا ہے کہ یہود نے موسیٰ علیہ السلام کے سب سے بڑے معجزے شق بحر سے شق قمر کا تخیل پیدا کیا تھا وہ قطعاً جانتے تھے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام جیسا معجزہ دکھلانا ہی دوسرے کے لیے محال ہے چہ جائیکہ ایسا معجزہ بھی جو معجزہ کے مقابلہ میں زمین و آسمان کا فرق رکھتا ہو۔فقط (حاشیہ رحمۃ العلمین ص۱۷۹ ج۳)

(4) (صحیح بخاری اور صحیح مسلم کو صحیحین کہا جاتا ہے)

(5)(صحيح البخاري ، كتاب تفسير القرآن، باب {وانشق القمر وإن يروا آية يعرضوا} [القمر: ٢]،١٤٢/٦، الحديث ٤٨٦٤، دار طوق النجاة، الطبعة: الأولى، ١٤٢٢هـ)

(6) شق القمر کا واقعہ یہ ہے کہ کفار نے نبی کریم ﷺ سے معجزہ طلب کیا، تو آپ ﷺ نے اللہ کے حکم سے چاند کو دو حصوں میں تقسیم کر دیا۔یہ واقعہ آپ ﷺ کا معجزہ تھا اور نبوّت کی صداقت کا ثبوت تھا۔

(7)(صحيح البخاري ، كتاب مناقب الأنصار، باب انشقاق القمر، ٤٩/٥، الحديث ٣٨٦٨، دار طوق النجاة، الطبعة: الأولى، ١٤٢٢هـ)

(8)(صحيح البخاري ، كتاب مناقب الأنصار، باب انشقاق القمر، ٤٩/٥، الحديث ٣٨٦٩، دار طوق النجاة، الطبعة: الأولى، ١٤٢٢هـ)

حدیث﴾امام حاکم نے جو روایت جُبیر بن مُطعِم سے بیان کی ہے اُس میں بھی یہ صَراحت (وضاحت) ہے کہ انشَق الْقَمَر وَنَحْنُ بِمَكَّةَ[9]

ترجمہ﴾ہم مکّہ میں تھے جب شَقّ قمر کا واقع ہوا۔

فائدہ﴾اِن تَصریحات سے واضح ہے کہ اَجِلہ (جلیل القدر) صحابہ میں تین بزرگوں سیّدنا علی و عبداللہ بن مسعود و جُبیر بن مُطعِم نوفلی کی شہادت چشم دِید (آنکھوں دیکھی) ہے اور عبداللہ بن عباس اور انس بن مالک کی روایت مرسَل صحابی ہے۔

حدیث﴾عبداللہ بن عمر کی روایت میں جسے اِمام مسلم نے اپنی صحیح میں بیان کیا ہے ہر دو (دونوں صورتوں میں) اِحتمال ہو سکتے ہیں اور غالب ظنّ (غالب گمان) یہ ہے کہ وہ بھی چشم دید (آنکھوں دیکھے) راوی ہیں کیونکہ اُن کے آخری لفظ یہ ہیں: فقال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم : «اللهم اشهد»[10]

ترجمہ﴾رسول اللہ نے فرمایا کہ یااللہ گواہ رہنا[11] (کہ میں نے کفّار کو یہ نشان دکھلا دیا ہے)۔

توثیق اَحادِیث﴾اِس معجزہ کی تَوثیق (تصدیق) قرآن مجید سے بھی ہوتی ہے۔اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

اقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانشَقَّ الْقَمَرُ وَإِن يَرَوْا آيَةً يُعْرِضُوا وَيَقُولُوا سِحْرٌ مُّسْتَمِرٌّ

ترجمہ﴾وقت آگیا اور چاند پھٹ گیا اور کفّار جب کوئی بڑا نشان دیکھتے ہیں تو کہہ دیا کرتے ہیں کہ یہ تو جادو ہے جو ہوتا رہا ہے۔

فائدہ﴾عُلماء جانتے ہیں کہ قرب کی بجائے اقترب کا استعمال وُقوعہ (واقعہ) کی تاکید کے لیے ہے الساعة سے مراد خواہ قیامت ہے اور شَقّ قمر جیسے واقعات اُس تغیُّرِ عظیم (بڑی تبدیلی) کے قریب ہونے کی خبر دینے والے ہیں جیسا کہ شَمس و قمر (سورج اور چاند) اور نُجوم (ستارے) و کواکب اور جِبال و اَرض (پہاڑ و زمین) سب کے سب ہی تَلف (تباہ) ہو جائیں گے۔خواہ الساعة سے مراد وہ وقتِ مقرّرہ ہے جو علمِ اِلٰہی میں واقعۂ شَقّ قمر کے لیے تھا اِس معنی کا اِطلاق قرآن مجید میں مندرجہ ذیل آیات سے ثابت ہے:[12]

(۱) لم یلبثوا الأساعة (۲) ما لبثوا الا ساعة لیکن اِن مقامات پر ساعة معرّف بالّام (اصطلاح) نہیں۔

سوال﴾شُبہ کرنے والے بیان شُبہ سے نہیں چوکا کرتے وہ کہتے ہیں کہ دراصل قمر میں اِنشقاق (چاند کا دو ٹکڑوں میں تقسیم ہو جانا) نہ ہوا تھا بلکہ روایتِ انس میں لفظ اراهم واقع ہے جس کے معنی یہ ہیں کہ کفّار کی آنکھوں کو چاند کا دو ٹکڑوں میں ہو جانا دکھلا دیا گیا تھا۔

جواب﴾کاش یہ لوگ اِسی روایت میں اور اِسی لفظ اراهم سے پہلے کے الفاظ سألوان یریهم أیة کو دیکھ لیتے کیا کفّار کا سوال بھی یہی تھا کہ چاند خواہ شق ہو یا نہ، مگر ہم کو شق شدہ نظر آجائے۔یقیناً اُن کا یہ سوال نہیں تھا اور نہ ہو سکتا تھا۔اراهم تو اُس میں یریهم کے وُقوع کی اِطلاع ہے۔

---

(9) (المستدرك على الصحيحين، كتاب التفسير، تفسير سورة القمر بسم الله الرحمن الرحيم، ۵۱۳/۲، الحديث ۳۷۶۰، دار الكتب العلمية بيروت، الطبعة: الأولى، ۱۴۱۱ – ۱۹۹۰)

(10) (صحيح مسلم، كتاب صفة القيامة والجنة والنار، باب انشقاق القمر، ۲۱۵۸/۴، الحديث ۲۸۰۰، دار إحياء التراث العربي بيروت)

(11) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے ۷۳ھ میں بعمر ۸۶ سال انتقال کیا یعنی ان کی عمر ابتدائے ہجرت کے وقت ۱۳ سال کی تھی۔ان کا اسلام اپنے والد کے ساتھ سن ۶ نبوّت میں تھا اور واقعہ سن ۹ نبوّت کا ہے لہذا شہادت چشم دید ہے۔
(رحمۃ للعالمین، افلاک پر اثر اور معجزہ شق قمر، ۲۲/۳، ۷۲، مرکز الحرمین الاسلامی، الطبع ۲۰۰۷ء)

(12) (رحمۃ للعالمین، افلاک پر اثر اور معجزہ شق قمر، ۲۳/۳، ۷۲، مرکز الحرمین الاسلامی، الطبع ۲۰۰۷ء)

سوال﴾ دوسروں کا شُبہ یہ ہے کہ یہ توزمان مستقبل کے متعلق اطلاع ہے کہ چاند پھٹ جائے گا لیکن **اقتربت** اور **انشق** دونوں لفظ صیغہ ماضی کے ہیں۔ مزید براں خود کفّار نے اُسے دیکھ کر **سِحرٌ مُستَمِر** کہا ہے اگر اِس کا تعلق مستقبل سے ہوتا تو وہ اِس واقعہ کو **سِحرٌ مُستَمِر** سے کیوں تعبیر کرتے۔

جواب﴾ شک شُبہ کے شُبہات پیدا کرنے کے بعد بھی واقعہ ہذا بکمالِ صحت ثابت ہے پرانے زمانہ کے مُتَشَکِّک (شکی لوگ) جو دَقیانُوسی ہیئت (پسماندہ سوچ) سے روشنی گیر تھے، خَرق وإلتیام (الگ الگ ہو کر ایک ہو جانا) اَجرام سماوی (چاند سورج اور ستارے وغیرہ) کے اِمکان و عدمِ اِمکان پر بھی بحث کیا کرتے تھے[13] لیکن اب نہ اُن کی وہ زمین باقی ہے اور نہ آسمان اِس لیے وہ اعتراضات بھی پادر ہوا (بے بنیاد) ہو گئے۔ کاش اُن لوگوں کو زلزلہ ارضی سے سبق ملتا کہ کس طرح زلزلہ کے جھٹکے سے ہموار زمین میں غار پڑ جاتے ہیں اور کیوں کہ وہی غار دوسرے جھٹکے میں پھر ہموار شکل میں تبدیل ہو جاتے ہیں۔

فائدہ﴾ ہم کو اپنے زمانہ میں جو اعتراض سننا پڑتا ہے وہ یہ ہے کہ اگر چاند پھٹ گیا ہوتا تو کیا ہندوؤں اور عیسائیوں کی کتابوں میں یہ واقعہ مذکور نہ ہوتا۔

جواب﴾ ہندوؤں کا اعتراض تو تب صحیح ہوتا، جب اُن کے ہاں تواریخ (تاریخ) کی کتابیں بھی پائی جاتیں جس ملک میں سرے سے کوئی تاریخ ہی موجود نہ ہو جہاں واقعات ملک و قوم کی کوئی یاد داشت موجود نہ ہو اُن کو دوسرے ملک کی بابت کہنا کہ ہماری کتابوں میں اُس کا ذکر نہیں کہاں تک زیبا (درست) ہو سکتا ہے۔ مصریوں کو دیکھو یہ بھی تہذیبِ قدیم کے بلند دَعاوِی (دعوؤں) میں ہندوؤں سے بڑھے ہوئے ہیں مگر اُن کی کتابوں میں واقعات موسٰی کا کہیں نشان نہیں ملتا جس ملک کی تاریخ ایسے ایسے واقعاتِ ارضی سے خالی ہو، اُن سے یہ توقع کہ اُن کے ہاں جُملہ واقعاتِ سماوی بھی ضروری درج ہونے چاہئیں کیونکر درست ہو سکتی ہے۔[14]

جواب نمبر ۲﴾ ہاں یہودیوں اور عیسائیوں کو دیکھو کہ وہ **کتاب یشوع** ۱۰/۱۲ کی صحت پر ایمان رکھتے ہیں۔ "یَسوع نے کہا اے آفتاب جیعون پر ٹھہر رہ اور اے ماہتاب تو وادی ابلوں کے مقابل ۱۰/۱۳ آفتاب نے دِرَنگ (وقفہ) کیا اور ماہتاب کھڑا رہا یہاں تک کہ اُن لوگوں نے اپنے دشمنوں سے اِنتقام (بدلہ) لیا۔ ۱۰/۱۳ قریب دن بھر کے سورج پچھم (مغرب) کی طرف مائل نہ ہوا۔

کیوں جناب سورج اور چاند کا ۱۲ گھنٹے کے لیئے اپنی رفتار سے رک جانا کس قدر عجیب ہے شَقُّ القَمَر کا واقعہ تورات کا تھا ہزاروں مقامات پر لوگ سو رہے ہوں گے ہزاروں انسان گھروں کے اندر ہوں گے لیکن سورج کا ۱۲ گھنٹے رک جانا تو سارے جہاں میں تہلکہ ڈال دینے والی بات تھی مگر اُس کا ذکر یسوع کی مُعاصر (ہم زمانہ) کتابوں میں کہیں بھی نہیں ملتا اور بایں ہَمہ (ان تمام کے باوجود) آپ اِس واقعہ کی صحت پر ایمان رکھتے ہیں۔ اِس سے بڑھ کر اب ہم دکھلانا چاہتے ہیں کہ اگر مکّہ معظمہ میں یہ واقعہ رات کو ۹ بجے وُقوع پذیر ہوا تو اُس وقت دنیا کے بڑے بڑے ممالک میں اَوقات (وقت) کیا تھے۔

نام ملک	گھنٹے	منٹ[15]	نام ملک	گھنٹے	منٹ
ہندوستان	۱۲	۵۰			
پاکستان	۱۲	شب	انگلستان، آئرلینڈ، فرانس		
ماریشس	۱۱	۲۰	بلجیم۔ پرتگال۔ جبل الطارق۔ الجیریا	۶	دن

---

[13] اس عبارت کا آسان مفہوم یہ ہے کہ قدیم دور میں سائنسدانوں یا فلسفیوں نے یہ سوچا تھا کہ کیا آسمان کی چیزیں (جیسے سیارے اور ستارے) کبھی بنتی ہیں یا ٹوٹتی ہیں، اور اس عمل کا کیا امکان ہے۔ اس بحث کا تعلق اس وقت کی فطری دنیا کے بارے میں نظریات سے تھا، جہاں لوگ کائنات کے اسرار کو سمجھنے کی کوشش کر رہے تھے۔

[14] (رحمۃ للعالمین، افلاک پر اثر اور معجزہ شق قمر، ۳/۲۲۳، مرکز الحرمین الاسلامی، الطبع ۲۰۰۷ء)

[15] یہ نقشہ اوقات سٹینڈرڈ ٹائم کے حساب سے ہے۔ از مصنف رحمتہ اللعالمین

رومانیہ، بلگیریا،ٹرکی ،یونان، جرمنی، لکسمبرگ،ڈنمارک، سویڈن	۸	۲۰دن	پیرو۔تہامہ۔جمیکا۔بھامن۔امریکہ	۱	شب
آئس لینڈ،ٹریریا	۵	۲۰دن	سموا	٦	۲۰بعد نیم
مشرقی برازیل	۲	۲۰بعد نیم شب	نیوزی لینڈ	٦	۵۰دن
متوسط برازیل وچلی	۲	۲۰	تسمانیہ، وکٹوریہ، نیو سوتھ	۵	۲۲ صبح
برٹش کولیبیا	۱۰	۲۰ قبل دوپہر	جنوبی آسٹریلیا	۴	۵۰ صبح
کرلون	۹	۲۴	جاپان، کوریا	۴	۲۰بعد دوپہر
برہما	۱	۵۰بعد نیم شب	مغربی آسٹریلیا۔ شمالی بورنیو		
سمالی لینڈ مڈغاسکر	۱۰	۲۰شب	جزئر فلمائن۔ہانک کانگ	۳	۲۰
ریاست ہائے ملایا	۲	۲۰بعد نیم شب	چین		
جزائر سنڈوک	۷	۵۰دن			

فائدہ﴾ فقیر نے[16] بِلاکم وبیش رحمة اللعلمین حصّہ سوم سے نقل کردیئے اب اُس کی توثیق(تصدّیق) سلیمان ندوی سے لیجئے جو موصوف نے حصّہ سوم کی طَباعَت(چھپائی) کے وقت لکھا۔[17]

تصدّیق کتاب﴾ "رحمة اللعلمین" کی بڑی خصوصیت یہ ہے کہ مصنّف کے ذَوق کے مطابق سوانح اور واقعات کے ساتھ غیر مذاہب کے اعتراضات کے جوابات اور دوسرے صُحُفِ آسمانی(آسمانی صحیفوں) کے ساتھ موازنہ اور خصوصیّت سے یہود و نصاریٰ کے دَعاوِی(دعوؤں) کاابطال(باطل کرنا) بھی اُس میں جابجاہے مصنّف مرحوم کو توراۃ اور انجیل پر کمال عُبور حاصل تھا اور عیسائیوں کے مُناظرانہ پہلوؤں سے اُس کو پوری واقفیت تھی۔اِسی بناء پر اُس کی یہ کتاب اِن معلومات کا پورا خزانہ ہے۔

پیشِ نظر حصّہ کہنے کو تو خصائِص محمدی ﷺ (خصوصیاتِ محمدی ﷺ) کے بیان میں ہے مگر درحقیقت اِس میں اسلام کے اُن اِمتیازات اور خصوصیّات کا خاکہ ہے جس کی بنیاد پر اُس کو "دینِ کامل" کا خطاب ملاہے اِسی طرح اِس میں آنحضرت ﷺ کے وہ فضائل و محامِد درج ہیں، جن کی بناء پر آپ کو خاتم النبیّن اور مکمل دین کا پُرفخر خطاب، باری تعالیٰ سے عطاء ہوا ہے مصنّف کے دلائل ایسے دل نشین اور طرزِ ادا ایسا متین ہے کہ اُس کی یہ تصنیف ہر صاحبِ ذوق کے لیے باعثِ تسکین(سکون کا سبب) ہوسکتی ہے۔زمانۂ حال نے خیالات میں جو تغیّر(تبدیلی) اور طریقِ تبلیغ میں اِنقلاب پیدا کیاہے مصنّف مرحوم نے اُس کی

---

(16)مضمون کے صرف عنوانات فقیر اویسی غفرلہ کے قائم کردہ ہیں۔

(17)(رحمۃ للعالمین، افلاک پر اثر اور معجزہ شق قمر، ج۳ص ۲۳۷ الی ۲۵۷، مرکز الحرمین الاسلامی، الطبع ۲۰۰۷ء)

پوری نگہداشت کی ہے اور اسلام اور پیغمبر اسلام علیہ التحیات والسلام کے وہ تمام اِمتیازات (خصوصیّات) اور محاسن جو اس دور میں کسی حیثیت سے بھی پیش کرنے کے لائق تھے، مرحوم نے اُن کا پورا اِستقصا (تمام متعلقہ اجزاء کا احاطہ) کیا ہے اور کہیں سے کسی کارآمد (فائدہ مند) نکتہ کو ہاتھ سے جانے نہیں دیا ہے۔

مُناظرانہ طَریق تصنیف میں سنجیدگی اور مَتانَت کا برقرار رکھنا سخت مشکل کام ہے مگر جس طرح خود مصنّف مرحوم اِس وصف میں ممتاز (سب سے جدا) تھے، اِسی طرح اُن کی یہ تصنیف بھی اِس وصف میں اِمتیاز رکھتی ہے پوری کتاب مناظرہ اور اِحقاق (حق کو ثابت کرنے) کی رُودادوں (واقعات) سے لبریز (بھرپور) ہے تا ہم کہیں تہذیب اور مذاق سلیم کو حرف گیری کا موقع نہیں مل سکتا۔ ذالك فضل الله يؤتيه من يشآء۔

اگر اس دنیا کی مقبولیت سے اس دنیا کے اجر جزیل کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے تو یہ کہنے میں قلم کو باک نہیں کہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں مصنّف مرحوم کے جلائل اَعمال میں اِس تصنیف کا شمار ہوا ہوگا۔

مرحوم نے رحمة العالمين لکھی رب العالمین نے اِس دنیا میں اِس کو قبولیت کے شرف سے ممتاز کیا اُمید ہے کہ اِس کی رب العالمین اور اُس کے رسول کی رحمۃ العالمین دوسری دنیا میں بھی اِس کی چارہ نوازی (مدد) فرمائیگا۔

اضافہ از فقیر اویسی غُفِرَلَہٗ چونکہ مصنّف رحمتہ للعلمین نے چند ممالک کی نشاندہی کی ہے فقیر اُنہیں ملا کر یہ ترتیب تہجی اضافہ کرتا ہے اِس سے ایک طرف قارئین معجزہ شَقُّ القَمر کو فائدہ ہوگا تو سِیّا حین حضرات بھی اِس سے اِستفادہ (فائدہ حاصل) کریں گے اِس طرح سے فقیر کو ملت (دین) اور خَلق (مخلوق) کی خدمت سے سعادت کا حصّہ نصیب ہوگا۔ (ان شاء الله)

(پاکستان کے اسلام آباد میں دوپہر کے بارہ اور ڈھاکہ میں ایک بجا ہو تو دنیا کے آباد دوسرے ممالک کے اوقات حسب ذیل ہوں گے۔) (18)

ملک	وقت	ملک	وقت	ملک	وقت	ملک	وقت
آسٹریا	صبح ۸	پولینڈ	صبح ۸	سعودی عرب	صبح ۱۰	گنی	صبح ۷
آسٹریلیا	صبح ۵	پیرو	شب ۲	سوڈان	صبح ۹	گواٹے سالا	شب ۱
اٹلی	صبح ۸	ترکی	صبح ۹	سوئزرلینڈ	صبح ۸	گھانا	صبح ۷
ارجنٹینا	صبح ۴	تنزانیہ	صبح ۱۰	سویڈن	صبح ۸	لبنان	صبح ۹
اسپین	صبح ۸	تیونس	صبح ۹	سینی گال	صبح ۷	لیبیا	صبح ۹
البانیا	صبح ۸	جاپان	شام ۴	شام	صبح ۱۰	ملائیشیا	سہ پہر
الجزائر	صبح ۸	جرمنی	صبح ۸	صومالیہ	صبح ۱۰	مراکش	صبح ۷
انڈونیشیا	دوپہر ۲	جنوبی افریقہ	صبح ۹	عراق	صبح ۱۰	مصر	صبح ۹
ایران	صبح ۱۰.۳۰	چلی	شب ۳	فارموسا	شام ۳	میکسیکو	شب ۱
ایکویڈور	شب ۲	چیکوسلواکیہ	صبح ۸	فرانس	صبح ۸	ناروے	صبح ۸

(۲) یہ نقشہ فقیر نے "سیارہ ڈائری سن ۱۹۷۹ء سن ۱۳۹۹ھ" سے لیا ہے۔

برازیل	صبح ۴	چین	شام ۳	فن لینڈ	صبح ۹	نائجیریا	صبح ۸
برطانیہ	صبح ۷	حبشہ	صبح ۱۰	قبرص	صبح ۹	نیویارک	شب ٦
برما	دوپہر ۱.۳۰	داہومی	صبح ۸	کوریا	شام ۳½	ہالینڈ	صبح ۸
بلجیم	صبح ۸	ڈنمارک	صبح ۸	کورسٹاریکا	شب ۱	ہانگ کانگ	شام ۲
بلغاریہ	صبح ۹	روس(ماسکو)	صبح ۱۰	کویت	صبح ۱۰	ہنگری	صبح ۸
بولیویا	شب ۳	رومانیہ	صبح ۱۰	کیلیفورنیا	شب ۱۱	یوگوسلادیہ	صبح ۸
بھارت	صبح ۱۱.۳۰	سالویڈر	شب ۱	کینیا	صبح ۱۰	یمن	صبح ۱۰
پرتگال	صبح ۷	سری لنکا	صبح ۱۱½	کیوبا	شب ۲	یونان	صبح ۹

شق القمر اور ہمارے اسلاف

یہ جوابات سلمان منصور پوری کے اپنے نہیں ہمارے اکابر رحمۃ اللہ علیہم پہلے لکھ گئے ہیں چنانچہ سیّدنا شاہ عبدالحق محدث دہلوی رحمتہ اللہ علیہ "مدارج النبوّت" میں لکھتے ہیں:۔

سوال﴿ روئے زمین کے تمام اَفراد شریک ہوتے اور یہ اہلِ مکّہ کے ساتھ مخصوص نہ ہوتے اِس لئے کہ یہ ایسا معاملہ ہے جو حِسّ و مشاہدہ میں آتا ہے اور اِسی قسم کے عجیب و غریب و نرالی باتوں کے دیکھنے کی طرف لوگوں کا شوق ہوتا ہے اور غیر عاری چیز (جس میں کوئی خاص بات ہو) کی نقل میں خاص جزبہ کام کرتا ہے اگر اُس کی کوئی اصلیت و صحت ہوتی تو ہمیشہ تاریخوں میں لکھی جاتی۔ نہ اُس کا تذکرہ تاریخوں میں ہے نہ علمِ نجوم کی کتابوں میں۔ اُس کا ذکر و بیان نہ کرنا اور اُن کا اتفاقیہ طور پر چھوٹ جانا اور غفلت برتنا جائز نہیں ہوتا کیونکہ یہ معاملہ عظیم اور واضح تھا۔

جوابات﴿ ہمارے عُلماءِ کرام اِس کا جواب دیتے ہیں کہ یہ قَضِیَہ (جملہ) اُن باتوں سے خارِج ہے جن کا وہ تذکرہ کرتے ہیں یہ وہ چیز ہے جس کا ایک قوم نے اور خاص لوگوں نے مطالبہ کیا تھا اور یہ کہ یہ واقعہ رات کو ہوا تھا رات کو اکثر لوگ سوتے ہوتے ہیں اگر کچھ جاگتے بھی ہوں تو گھروں میں اور کونوں میں آرام کرتے ہوتے ہیں اُن کی صحرا میں موجودگی اور بیداری اتفاقیہ اور شاذ شاذ (بہت کم) ہے۔ اور یہ کہ یہ واقعہ ایک لَحظ (لمحہ) کے لئے واقع ہوا تھا اور یہ بھی ممکن ہے اُس وقت یہ تمام لوگ اُس مشاہدہ کی راہ میں رکاوٹیں ہوں مثلاً بادل یا پہاڑ حائل ہوں۔ یا لوگ کسی تفریح یا مشغلہ میں ہوں مثلاً قصے کہانیاں وغیرہ سنتے سناتے ہوں اور اُس کے دیکھنے سے رہ گئے ہوں اور یہ بات بھی عادتاً بعید (خلاف عادت) ہے کہ لوگ چاند پر ٹکٹکی لگائے بیٹھے ہوں اور ایک لحظ (لمحہ) کے لئے صرف نظر نہ کرتے ہوں ایسی صورت میں اُسی وقت مُتَصَوَّر (قابل امکان) ہو سکتی ہے جبکہ اُنہیں پہلے سے اُسے دیکھنے اور مشاہدہ کرنے کے لئے تیار و آمادہ کیا گیا ہو اور ایک تاریخ و وقت مقرر کر کے سارے جہان میں اُس کا اعلان و اشتہار دے دیا گیا ہو اور یہ بھی ممکن ہے کہ چاند اپنی اُس منزل میں ہو جس سے اُفق پر کہیں تو ظاہر ہوتا ہے اور کہیں ظاہر نہیں ہوتا گویا کہ ایک قوم کے تو نظروں کے سامنے ہے اور دوسری قوم سے مستر و پوشیدہ ہے جیسا کہ چاند گرہن اور سورج گرہن میں ہوتا ہے کسی شہر میں تو یہ دیکھا جاتا ہے اور کسی میں نہیں کہیں کچھ حصّہ گرہن کا نظر آتا ہے اور کہیں کچھ حصّہ بعض شہر تو ایسے ہوتے ہیں جو گرہن کو جانتے تک نہیں بجز اُن لوگوں کے جو حساب سے اُس علم کے دعوے دار ہیں اور یہ کہ اہلِ حق کے نزدیک دیکھنا یا جو دیکھا قدرتِ الٰہی میں ہے وہ جسے چاہتا ہے دکھاتا ہے اور جسے چاہتا ہے

نہیں دکھانا مقصود تو محض اُن لوگوں کو دکھانا تھا جن سے تحدّی (مقابلہ/لڑائی) کی گئی تھی اور جنہوں نے اُس معجزہ ونشانی کا حضور ﷺ سے مطالبہ کیا تھا۔ چنانچہ اُنہوں نے دیکھ لیا تھا۔ ممکن ہے کہ دوسروں نے دیکھا ہو پھر جب گرد و پیش (چاروں طرف) سے لوگ آئے تو اُنہوں نے اُس کی خبر دی تو اب تمام عالم کے دیکھنے کی کیا حاجت (ضرورت) ہے۔[19]

انتباہ﴾ **مواہب لدنیہ** میں فرماتے ہیں کہ بعض قصّہ گو جو یہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کے دامن مبارک میں چاند داخل ہوا پھر آستین شریف سے باہر آگیا۔ یہ بے اصل ہے۔[20]

ہمارے دور کے منکرین﴾ سابق اَدوار کے منکرین سے ہمارے دور کے منکرین زیادہ خطرناک ہیں اِس لئے کہ وہ غیر مسلم تھے عوام اَہلِ اسلام اُن کی باتوں کو سننا بھی گوارا (پسند) نہیں کرتے تھے لیکن ہمارے دور کے منکرین نہ صرف مسلمان بلکہ اپنی مسلم نُما پارٹیوں کے سربراہ اور علمی تحقیق میں مردِ میدان ہونے کے مُدّعی (دعویدار) اور پھر اُن کا کھلم کھلا انکار ہوتا تب بھی عوام اَہلِ اسلام اُن کی کوئی بات نہ مانتے یہ بدبخت علمی رنگ جما کہ علمی خیانت در خیانت کرتے چلے جاتے ہیں اور دھوکہ اور فریب پر مُلمع سازی کر کے ایسے رنگ میں انکار در انکار کرتے ہیں کہ خدا کی پناہ۔

مودودی﴾ اِس صاحب نے عُلومِ عربیہ کے قواعد اَساتذہ سے نہیں پڑھے اپنے مطالعے کے سہارے چند تنخواہ دار مولوی نُما لوگ اپنی حمایت کے ساتھ ملا کر بڑی بڑی کتابیں اپنی طرف منسوب کر کے چھاپیں۔

دھوکہ وفَریب کانَمونہ﴾ مودودی نے **شَقُّ الْقَمَر**، **تفہیم القرآن** اور **سیرت سرورِ عالم**[21] تینوں میں ایک ہی مضمون درج کیا اور دھوکہ دیتے ہوئے سیرتِ سرورِ عالم میں جلی قلم سے (واضح اور نمایاں) لکھا۔

ایک عظیم حِسّی معجزہ﴾ لیکن تفصیل لکھی تو بڑا زور لگایا کہ یہ ایک حادثہ تھا معجزہ نہیں تھا معجزہ ماننے والوں کے دلائل کو عوامی لہجہ میں یوں لکھ دیا کہ معجزہ والی بات اور اُس رائے کا مدار صرف بعض اُن روایات پر ہے جو حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہیں اور صرف ایک دو صحابیوں سے مروی ہیں، اور وہ بھی ظُہورِ معجزہ کے وقت پہلے تو پیدا نہیں ہوئے تھے اگر پیدا ہوتے تو اُس وقت بچے تھے اِس لئے اُن کا کیا اعتبار۔ (لاحول ولاقوّۃ الا باللہ)

اُس کی یہ ہلکی طرز کی تحریر سیاسی لیڈروں اور اُس کی اپنی جماعت اور دین سے بے خبر لوگوں پر تو اثر انداز ہو سکتی ہے لیکن الحمد للہ دین و دانش سے سَرفراز مسلمان اُس کی اِس فریب کاری (دھوکے بازی) سے سمجھ گئے کہ دین میں اُس جیسا دھوکہ باز اور کوئی نہ ہوگا۔ تمام مسلمان مانتے چلے آرہے ہیں کہ شَقُّ القَمر حادثہ نہیں معجزہ ہے ایک دو راوی نہیں درجنوں اکابر صحابہ رضی اللہ عنہم ہیں جن میں وہ بچے بھی شامل ہیں جو مودودی کی غلط بیانی کا زندہ ثبوت ہیں۔[22]

مودودی کا غلط تاثر﴾ اور وہ بچے پاکستانی نہیں جلیل القدر صحابی اَنس بن مالک وعبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم ہیں جن کی بچپن کی روایات بھی ایسی قابل ہیں کہ دین واسلام کے اکثر عقائد و مسائل اُن کی روایات کی مرہونِ منّت ہیں۔

---

(19) (مدارج نبوّت، معجزہ شق القمر، ۲۴۰/۱، شبیر برادرز، سن اشاعت ۲۰۰۴ء)

(20) (المواهب اللدنية بالمنح المحمدية، أقسام معجزاته، وأما القسم الثالث: وهو ما كان معه من حين ولادته إلى وفاته، ۲۵۸/۲، الناشر: المكتبة التوفيقية، القاهرة مصر)

(۷) کتاب پر نام اس کا کام دوسروں کا ہے۔

(22) (تفہیم القرآن، سورت القمر، ۲۳۰/۵، مرکز الحرمین الاسلامی، الطبع ۲۰۰۷ء)

قاعدہ ﴾ اُصولِ حدیث کا قاعدہ ہے کہ ایسے ثِقَہ راویوں کی روایت بِلا تَردید قابل قبول ہے اِس لئے کہ یہ حضرات (بچپن کی روایات ہی سہی) ایسے ثِقَہ اور مُعتبر راویوں سے روایت کرتے ہیں جو نہایت ہی مُستَنَد و مُعتَمَد علیہ ہوں یہی وجہ ہے کہ اِمام بخاری و مسلم و دیگر صِحاح ستّہ و دیگر کُتُبِ اَحادِیث کے مصنّفین نے اِن حضرات کی ایسی روایات کی بِلا تردید روایت کرتے ہیں۔

لیکن مودودی صاحب نے اُنہیں بچہ راوی کہہ کر دامِ تزویر (مکر و فریب کے جال) میں پھنسانا تھا جو کہ وہ اپنے مقصد میں کامیاب ہوا یا نہیں تاہم یہ اُس کی پَرلے (نچلے) درجے کی گستاخی ہے جو جلیل القدر صحابہ کرام کو خفیف و حقیر الفاظ سے یاد کیا۔اِسی لئے تو اُس کی اپنی دیوبندی برادری کے لوگ گستاخِ صحابہ کا لقب دے کر اُسے کافر کافر پکارتے ہیں۔

فقیر کا کوثر نیازی کے اِس بیان سے اتفاق ہے کہ مودودی اسلام کی تشریح سیاسی نقطہ نگاہ سے کرتا تھا یہی وجہ ہے کہ اُس کے اکثر عقائد و مسائل جمہوریہ کے خلاف ہیں جیسے وہ سیاست میں جمہوریہ کے خلاف رہا ہے۔(جنگ لاہور جمعہ میگزن ۱۸ دسمبر سن ۱۸۹۳ء)

فقیر اُنہیں اَوراق میں مودودی کی تحقیق رقیق پر گفتگو کرتا ہے **وبیدہ التوفیق** (اس کی دی ہوئی توفیق سے)۔

مودودی صاحب بولتے ہیں:

شَقُّ الْقَمَر ﴾ حضور علیہ السلام کے ساتھ کفّار کے بائیکاٹ کو ابھی دو ہی برس گزرے تھے کہ شَقُّ الْقَمَر کا عظیم الشان واقعہ[23] پیش آ گیا، جسے کفّارِ مکّہ نے اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا۔ محدّثین اور مُفسّرین کا اِس پر اتفاق ہے کہ یہ سن ۵ ھ قبل ہجرت (یعنی سن ۸ بعد بعثت) کا واقعہ ہے اور یہ مِنٰی کے مقام پر پیش آیا تھا۔

خود قرآن مجید میں اُس کا یہ ذکر اِس طرح کیا گیا ہے:

اقتربت الساعة وَانْشَقَّ الْقَمَر وان یرو اٰیة یعرضوا ویقولوا سحر مستمر (القمر آیت ۲،۱)

ترجمہ ﴾ قیامت کی گھڑی قریب آگئی اور چاند پھٹ گیا (مگر ان لوگوں کا حال یہ ہے کہ) یہ خواہ کوئی نشانی دیکھ لیں منہ موڑ جاتے ہیں۔اور کہتے ہیں کہ یہ تو چلتا ہوا جادو ہے۔بعض اَقلیّت پَرستوں (اقلیّت کے حمایتیوں) نے چاند جیسے عظیم کُرّے کے پھٹنے کو بعید اَز اِمکان (محال) سمجھ کر اِنْشَقَّ الْقَمَر کا مطلب یہ لے لیا ہے کہ "چاند پھٹ جائے گا"۔ حالانکہ اگر اِس کا ترجمہ "پھٹ گیا" کے بجائے "پھٹ جائے گا" کیا جائے تو دونوں آیتوں کا مطلب خَبط (غلط) ہو جاتا ہے پہلی آیت میں چاند کے پھٹنے کو قیامت کی گھڑی قریب آنے کی علامت بتایا گیا ہے اگر اُسے آئندہ ہونے والا واقعہ قرار دیا جائے تو چاند کے پھٹنے کو قیامت کے قریب ہونے کی علامت کیسے قرار دیا جا سکتا ہے؟

پھر یہ معنی لینے کی صورت میں آگے کی آیت تو بالکل ہی بے معنی ہو جاتی ہے جس میں یہ کہا گیا ہے کہ یہ لوگ ایسے ہٹ دھرم ہیں کہ خواہ کوئی نشانی دیکھ لیں اُس سے منہ موڑ لیتے ہیں اور اُسے جادو کا کرشمہ قرار دے دیتے ہیں یہ سیاق وسَباق تو اِنْشَقَّ الْقَمَر کے یہ معنی قطعی (یقینی) طور پر مُتعیَّن کر دیتا ہے کہ اُس وقت چاند فی الواقع پھٹ گیا تھا اِسی معنی کی تصدیق حدیث کی مُعتبر روایات کرتی ہیں۔[24]

---

(۸) واقعہ نہیں معجزہ یہ بھی مودودی کے دھوکہ کا ایک نمونہ ہے کہ معجزہ کے بجائے واقعہ کے رہا ہے۔

(24) (تفہیم القرآن، سورت القمر، ۵/۲۳۰، مرکز الحرمین الاسلامی، الطبع ۲۰۰۷ء)

یہ روایت بخاری مسلم ، ترمذی ،احمد ،ابوعوانہ ،ابوداؤد طیالسی، عبد الرزاق ،ابن جریر بیہقی، طبرانی، ابن مردویہ اور ابو نعیم اصفہانی کے بکثرت سندوں کے ساتھ حضرت علی، حضرت عبداللہ بن مسعود، حضرت عبداللہ بن عباس، حضرت عبداللہ بن عمر، حضرت حذیفہ بن الیمان، حضرت انس بن مالک اور حضرت جُبیَر بِن مُطعِم سے نقل کی ہیں اُن میں سے تین بزرگ یعنی حضرت عبد اللہ بن مسعود، حضرت حذیفہ اور حضرت جُبیَر بِن مُطعِم تصریح (توضیح) کرتے ہیں کہ وہ اُس واقعہ کے عینی شاہد ہیں اور دو بزرگ ایسے ہیں جو اُس کے عینی شاہد تو نہیں ہو سکتے تھے کیونکہ یہ اُن میں سے ایک یعنی عبداللہ بن عباس کی پیدائش سے پہلے کا واقعہ ہے اور دوسرے یعنی انس بن مالک اُس وقت بچے تھے[25] لیکن چونکہ یہ دونوں حضرات صحابی ہیں اِس لیے ظاہر ہے کہ اُنہوں نے ایسے سَن رسیدہ (عمر رسیدہ) صحابیوں سے سُن کر ہی اُسے روایت کیا ہو گا جو اُس واقعہ کا براہِ راست علم رکھتے تھے۔[26]

تمام روایات کو جمع کرنے سے اُس کی جو تفصیلات معلوم ہوتی ہیں کہ یہ ہِجرت سے تقریباً ۵ سال پہلے کا واقعہ ہے۔ قَمری مہینے کی چودھویں شب تھی چاند ابھی طُلوع ہوا تھا یکایک (اچانک) وہ پھٹا اور اُس کا ایک ٹکڑا سامنے کی پہاڑی کے ایک طرف اور دوسرا دوسری طرف نظر آیا۔ یہ کیفیت بس ایک ہی لحظہ (لمحہ) رہی اور پھر دونوں ٹکڑے باہم جڑ گئے نبی ﷺ اُس وقت منٰی میں تشریف فرما تھے۔ آپ نے لوگوں سے فرمایا دیکھو اور گواہ رہو۔ کفّار نے کہا محمد (ﷺ) نے ہم پر جادو کر دیا تھا اِس لیے ہماری آنکھوں نے دھوکا کھایا دوسرے لوگ بولے کہ محمد (ﷺ) ہم پر جادو کر سکتے تھے، تمام لوگوں پر تو نہیں کر سکتے تھے باہر کے لوگوں کو آنے دو۔ اُن سے پوچھیں گے کہ یہ واقعہ اُنہوں نے بھی دیکھا ہے یا نہیں، باہر سے جب کچھ لوگ آئے تو انہوں نے شہادت (گواہی) دی کہ وہ بھی یہ منظر دیکھ چکے ہیں۔

چالاک مودودی﴾اِس عبارت میں مودودی صرف شَقُّ القَمر مان گیا لیکن اشاروں میں من حیث المعجزہ انکار کر گیا ہے ان شاء اللہ فقیر آگے چل کر اُس کی تفسیر "تفہیم القرآن" سے چند نمونے (مثالیں) عرض کریگا۔

فائدہ ازاویسی غُفِرَلَہ﴾اِس قرآنی معجزہ کا کسی مسلمان کو انکار نہ تھا، نہ ہے لیکن دشمنانِ اسلام نے اُس وقت بھی انکار کیا اور بعد کو بھی کرتے رہے لیکن زمانہ حال میں سائنسی ضَلائی مُہم جوئی (گمراہی کے راستے پر چلنے کی کوشش) سے بھی ہوئی ہے اللہ تعالیٰ کا یہ طریقہ ہے کہ منکرینِ حق جس حقیقت یا جس چیز کا انکار کرتے تھے وہ اُنہیں کے ہاتھوں اُسے تیار کروا کر اپنی حجّت پوری کر دیتا ہے ذیل کی مثالیں اِس سلسلے میں ثبوت باہم پہنچاتی ہیں مثلاً:۔

جزائے اعمال﴾ منکرین نے یہ بات سُن کر مزاق اڑایا کہ قیامت کے دن اُنہیں وہ سب دکھا دیا جائے گا جو وہ دنیا میں کرتے رہے ہوں گے لہذا اُنہی کے ہاتھوں فلم سازی اور ریڈیو کیسٹ ٹیپ V.R.C ریکارڈ تیار کروا کر ثابت کر دیا کہ یہ باتیں عین ممکن ہیں کہ ایک دفعہ کی ہوئی اداکاری یا حرکتیں بار بار دیکھی جاسکتی ہیں اور اُن کو چاہے کتنا عرصہ بعد چاہو۔

بالکل اِسی طرح دوبارہ پیدا کیا جا سکتا ہے۔ اب اِس میں کیا شک رہ جاتا ہے کہ کراماً کاتبین جو کچھ ہمارے اَعمال اور گفتگو ریکارڈ کرتے ہیں، وہ قیامت کے دن ہو بہو سامنے دکھادی جائے گی۔ اِسی طرح انسان کے اَعضاء وجوارِح کا بول کر اپنے اعمال بیان کرنا بھی سمجھ میں آتا ہے یہاں خود ساختہ (خود بنایا ہوا) مادی آلات ہوتے ہیں۔

---

[25] (المواهب اللدنية بالمنح المحمدية، أقسام معجزاته ،وأما القسم الثالث: وهو ما كان معه من حين ولادته إلى وفاته، ۲/۲۵۴ الناشر: المكتبة التوفيقية، القاهرة مصر)

(۹) اگرچہ یہ قول صحت کے خلاف ہے لیکن ہمارے مقصد کے خلاف نہیں۔

(۱۰) ماہنامہ ترجمان القرآن

(۱۱) مودودی کے انکار صریح کی تصریح فقیر آنے والے صفحات میں کرے گا ان شاءاللہ

آہ مظلومان مخبرِصادق علیہ السلام کا یہ فرمان کہ مظلوم کی آہ اور دل سے نکلی ہوئی دعا سیدھی آسمان پر پہنچتی ہے[27] منکرین نے ماننے سے انکار کر دیا تھا مگر اب خود اُن کے ایجاد کردہ آلاتِ نشریات آسمانوں کی پہنائیوں (وسعتوں) میں خلانوَردوں (خلا کے مسافروں) تک آوازیں پہنچا رہے ہیں اور ناممکن کو ممکن کر کے دکھا رہے ہیں۔

شَقُّ الْقَمَر یہ بات تصدّیق کی حد تک پہنچ چکی ہے کہ منکرینِ حق نے معجزہ شَقُّ القَمر کے واقعہ کو خود بچشمِ خود دیکھا کہ کس طرح چاند کے دو حصّے ہوئے۔ اور پھر وہ باہم مل گئے اور قرآنِ حکیم کے ذریعے یہ خبر تمام عالم میں پھیل گئی کفّار نے اِس واقعہ کا مشاہدہ کرنے کے بعد اُسے جادو کا کارنامہ قرار دیا۔ زمانہ حاضر پھر سنّت اللہ پوری ہوئی اور خود منکرین کے ذریعے اِس معجزہ کی تصدّیق کی ہے۔

سائنسدانوں نے جو خلانوَرد چاند میں بھیجے ہیں اور جو اُس کُرّہ کی تصاویر لی ہیں اُن سے واضح طور پر ثابت ہوتا ہے کہ چاند کے عَین وَسط (درمیان) میں دراڑ موجود ہے جو معجزہ شَقُّ القَمر کے بعد اُس کے ٹکڑوں کے دوبارہ باہم ملنے سے باقی رہ گئی تھی اُسے عرب دراڑ (Arab Crack) کا نام دیا گیا ہے۔ جو اُس زمانہ میں عام چھپی اور بِکی۔ فوٹو فقیر نے اپنی کتاب "شَقُّ الْقَمَر" اور کتاب "سائنس اسلام" کی خدمت میں دے دیا ہے۔

آج قرآنِ حکیم منکرینِ حق کو پھر دعوتِ تبلیغ دیتا ہے کہ آؤ اسلام کی حقّانیت کو تعصّب کی عینک اُتار کر (پسند و ناپسند کو چھوڑ کر غیر جانبداری سے حقیقت کو) دیکھو۔ تمہاری ساختہ پرداختہ (تیّار کی ہوئی) ایجادات ہر طرح سے اسلام کے اُصولوں کی تائید کر رہی ہے۔

"فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ"

ترجمہ خدا کی کس کس نعمت (اور نشانی) کو جھٹلاؤ گے؟

چاند کی تصویر سب سے پہلے روسی خلا جہازوں نے لی تھی۔ بعدہٗ امریکی خلا باز چاند پر اُترے تو اُنہوں نے بھی تصویر اُتاری اور یہ دنیا بھر کے اہم اخباروں میں شائع ہوئی اور پاکستان کے اخبار "پاکستان ٹائمز" میں ۱۲/۷ اگست سن ۱۹۶۹ء کو یہ تصویر چھپی۔

امریکہ کے اپالو نمبر ۱۵ کی پرواز قمری کی منصوبہ بندی کرنے والے اِدارے طبقاتِ ارضی و جرائم فلکی واشنگٹن کے ریسرچ سینٹر میں ایک مصری سائنسدان ڈاکٹر فاروق الباز کام کرتے رہتے ہیں وہ بھارت میں انڈین سپیس ریسرچ سینٹر کے خصوصی اِجلاسوں میں شرکت کے لیے آئے تھے دہلی کے اخبار "الجمعیت" نے ڈاکٹر موصوف کا بیان شائع کیا ہے اُنہوں نے اپنے اُس بیان میں یہ اِنکشاف (ظاہر) کیا ہے کہ اُنہوں نے وہاں آتے ہوئے کچھ دیر قاہرہ میں بھی قیام کیا اور صدرِ سادات سے ملاقات بھی ہوئی ڈاکٹر فاروق نے صدرِ سادات کو مرّیخ کی "وادی قاہرہ" کا ایک ماڈل پیش کیا مرّیخ کی اُس وادی کو مصر کے دارالخلافہ سے مشابہت (مماثلت) کی بناء پر وادی قاہرہ کا نام دیا گیا تھا۔ ڈاکٹر صاحب نے صدر کو اُس قرآن پاک کا ایک ورق بھی پیش کیا جو اپالو ۱۵ کی مدد سے چاند پر بھیجا گیا اور جسے چاند کی سطح پر اُتارا گیا تھا جب خلا باز اپالو ۱۵ سے چاند پر پہنچے تو اُنہوں اہلِ زمین کو تسلیمات کہتے ہوئے یہ الفاظ دہرائے تھے:

"مرحبا أهل الأرض من ايندريو"

"یعنی اَہلِ زمین کو خلائی چاند گاڑی اینڈریو سے سلام" اِن الفاظ کا عربی ریکارڈ بھی صدرِ سادات کو دیا گیا پھر چاند کی سطح سے لی گئی عرب ممالک کی ایک رنگین تصویر بھی پیش کی گئی سب سے اہم شے جو ڈاکٹر فاروق الباز نے صدرِ سادات کو پیش کیا۔ چاند کی ایک تصویر ہے جس میں وہ عظیم دراڑ دکھائی دیتی ہے جو

---

(27) (سنن الترمذي، أَبْوَابُ صِفَةِ الْجَنَّةِ، ابُ مَا جَاءَ فِي صِفَةِ الْجَنَّةِ وَنَعِيمِهَا، ۲۹۳/۴، الحديث ۲۵۲۶، دار الغرب الإسلامي – بيروت، الطبعة: الأولى، ۱۹۹۶م)

چاند کی سطح پر پائی جاتی ہے اور جس کا نام سائنسدانوں نے عرب دراڑ رکھا ہے کیوں کہ یہ معجزہ شَقُّ القَمَر سے تعلق رکھتا ہے چاند کے دونوں ٹکڑے جب باہم ملے تھے تو یہ دراڑ نشانی رہ گئی تھی۔

مصر کے صدرِ سادات نے یہ سب آشیاء مصری سائنس ریسرچ سینٹر کے شعبہ خلا بازی میں رکھنے کے لیے دے دی ہیں ایک مسلمان کے لیے اِس سے زیادہ خوشی کی بات اور کیا ہو سکتی ہے کہ دورِ جدید میں قرآنی معجزہ کی تصدیق ظُہور میں آتی ہے مُتَذَبْذِبین (تذبذب میں پڑنے والے) اور مُتَشَکِّکِین (شک کرنے والوں) کو اسلام کے متعلق شُکوک وشُبہات چھوڑ کر حقائق پر ایمان لے آنا چاہیے۔

چیست یاران طریقت العد ازیں تدبیرما !

عرب دراڑ

معجزہ شَقُّ القَمَر کی سائنسی تائید

چاند کے دو ٹکڑے ہونے کی تصویر بے نظیر

روسی اور امریکی خلائی جہازوں نے چاند کی جو تصاویر لی تھیں اُن میں چاند کے عَین وَسط میں ایک سرے سے دوسرے تک ایک واضح اور مسلسل شِگاف نُما عُودی (عود جیسا) نشان موجود ہے جو معجزہ شَقُّ القَمَر کی زبانِ حال توثیق (تصدیق) کر رہا ہے۔

واشنگٹن کے طبقاتِ ارضی و جرّاح فلکی کے ریسرچ سینٹر کے ڈائریکٹر مصری سائنسدان ڈاکٹر فاروق الباز نے ۱۹۷۸ء کے اَوائل (آغاز) میں ہندوستان جاتے ہوئے مصر میں وہ تصویر و دیگر نوادرات (عجیب وغریب چیزیں) صدرِ سادات کی خدمت میں پیش کر کے بتلایا کہ سائنسدانوں نے اِس تاریخی جوڑ کے نشان کا نام "عرب دراڑ" رکھا ہے۔

فیصلہ حق﴾ اسلام کے دَم بھرنے والے تمام فرقے غیر مقلدین وہابیہ تک شَقُّ القَمَر کو معجزہ مانتے ہیں سابقین فرقوں مَیں اہلِ حق کا اِس پر اِجماع ثابت ہے جس کی تصریح ہم آگے چل کر عرض کریں گے سابق دور میں بھی اَہلِ حق کے بالمقابل گمراہ فرقوں نے شَقُّ القَمَر کے بارے میں کچھ عقلی ڈھکوسلے کچھ روایات پر اعتراضات اٹھائے تو ہمارے اسلاف صالحین رحمھم اللہ تعالیٰ نے اُنہیں دندان شِکن جواب دیئے ہمارے دور میں پھر وہی اعتراضات دہرائے جا رہے ہیں عقلی ڈھکوسلوں سے کہ یہ عقلاً بعید ہے اُس کے جوابات آئیں گے اور کچھ سابقہ تحریروں میں لکھے جا چکے ہیں بعض وہی اعتراضات مودودی نے "**تفہیم القرآن**" کی سورۃ القمر کے حاشیہ نمبر ا پر اور بعینہٖ وہی مضمون "**سیرت سرورعالم** "ص ۴۰۳ج ۱تا ص ۳۰۶ ج ۱" میں مُلَمَّع سازی (جعل سازی) کر کے پیش کیا اور سیرۃ میں عنوان تو قائم کرایا حِسّی معجزہ کا پھر اُسی بحث میں کھینچا تانی کر کے فیصلہ یہ کیا کہ معجزہ نہیں اور نہ ہی کافروں نے اُس کا مطالبہ کیا بلکہ یہ ایک حادثہ ہے جو علاماتِ قیامت کی ایک علامت کا اِظہار ہے اور بس اور روایاتِ صحیحہ کا انکار بعض کا اقرار کر کے انکار کر دیا اور اُس میں صحابہ کرام پر بھی دقیق حملے [28] کر دیئے اور معجزہ شَقُّ القَمَر کی بعض روایات کے بارے میں تحقیر (بے حرمتی) کے طور لکھا کہ وہ قصے جو عوام میں مشہور ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے انگلی سے چاند کی طرف اشارہ کیا اور وہ دو ٹکڑے ہو گیا [29] از مودودی۔

---

[28] دقیق حملے" سے مراد ایسے اعتراضات یا تنقید ہے جو بظاہر معمولی یا باریک نکات پر مبنی ہوں لیکن ان کی نوعیت اتنی گہری ہو کہ اس سے بڑے مسائل پیدا ہو سکتے ہوں۔

[29] (تفہیم القران، سورت القمر، ۲۲۹/۵، مرکز الحرمین الاسلامی، الطبع ۲۰۰۷ء)

عقیدہ اہلسنت﴾ الحمد للہ اہلسنت قدماء اور موجودین کا عقیدہ ہے کو شَقُّ القَمَر حضور سرورِعالم نورِ مجسّم شفیعِ معظم حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کے معجزاتِ شریفہ میں سے ایک عظیم معجزہ ہے اَہلِ مکّہ نے حضور ﷺ سے ایک معجزہ کی درخواست کی تھی تو حضور ﷺ نے چاند شق کر کے دکھا دیا، چاند کے دو ٹکڑے ہوگئے اور اُس کا ہر حصّہ دوسرے سے جدا ہو گیا آپ نے فرمایا کہ گواہ رہو، قریش مکّہ نے کہا کہ محمد ﷺ نے جادو سے ہماری نظر بند کر دی ہے، اِس پر اُنہی کی جماعت کے لوگوں نے کہا کہ اگر یہ نظر بندی ہے، تو مکّہ معظمہ سے باہر کسی کو بھی چاند کے دو حصّے نظر نہ آئے ہوں گے اب جو قافلے آنیوالے ہیں اُن کی جُستجو رکھو اور مسافروں سے دریافت کرو، اگر دوسرے مقامات پر بھی چاند کا شق ہونا دیکھا گیا ہے تو بے شک یہ معجزہ ہے چنانچہ سفر سے آنے والوں سے دریافت کیا گیا اُنہوں نے کہا کہ ہم نے دیکھا کہ اُس روز چاند کے دو حصّے ہو گئے تھے۔ آخر اُن مشرکین کے لیے انکار کی کوئی گنجائش باقی نہ رہی اور جن کے مقدّر میں ایمان تھا وہ ایمان لے آئے مگر سردارانِ قریش جاہلانہ تعصّب وعناد (دشمنی) میں ڈوبے یہی کہتے رہے کہ یہ جادو ہے۔[30]

دورِ حاضر کا حوالہ﴾ بلاشبہ یہ معجزہ حق ہے قرآن کے علاوہ بہت سی صحیح حدیثوں سے بھی ہے اور آپ کا یہ معجزہ اِس حد شہرت تک پہنچا ہوا ہے کہ اِس کا انکار کرنا صرف عقل وانصاف سے دشمنی ہے بلکہ بے دینی ہے۔[31] (خزائن العرفان)

نوٹ﴾ صدر الافاضل علامہ سیّد نعیم الدین مراد آبادی رحمہ اللہ کا حوالہ کافی ہے کہ آپ اہلسنت کے مسلک کے بہترین پاسبان ہیں۔

سابقین اہلسنت﴾ اِمام فخر الدین رازی اپنی تفسیر ص ۲۸ ج ۲۹ میں لکھتے ہیں:

وَفِي الصَّحِيحِ خَبَرٌ مَشْهُورٌ رَوَاهُ جَمْعٌ مِنَ الصَّحَابَةِ. وَقَالُوا: سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آيَةَ الِانْشِقَاقِ بِعَيْنِهَا مُعْجِزَةً. فَسَأَلَ رَبَّهُ فَشَقَّهُ وَمَضَى.[32]

اُس کے بعد وہی اعتراضات جو مودودی و دیگر بد مذہب نے اُٹھائے اُن کا خوب رد لکھا: ص ۲۸ تا ۳۱

دلائل اہلسنت﴾ اہلسنت کا اِستِدلال (دلیل) قرآن واَحادیثِ صحیحہ واجماعِ اُمّت سے ہے قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے واضح طور پر فرمایا:

اقتربت الساعة وَانْشَقَّ الْقَمَر وان یروا اٰیة یعرضوا ویقولوا سحر مستمر وکذبوا واتبعوا اھواء ھم وکل امر مستتر

ترجمہ﴾ قریب آئی قیامت اور شق ہو گیا (پھٹ گیا) چاند اور اگر وہ دیکھیں کوئی نشانی تو منہ پھیرتے اور کہتے ہیں یہ تو جادو ہے چلا آتا اور اُنہوں نے جھٹلایا اور اپنی خواہشوں کے پیچھے ہوئے اور ہر کام قرار پا چکا ہے۔

قاعدہ﴾ خود مودودی نے سیرت سرورِ عالم ص ۳۸۱ ج ۱ میں لکھا کہ قرآن کی اِصطلاح میں آیات اور مُتَکَلِّمین کی اِصطلاح میں معجزات کہا جاتا ہے مذکورہ آیت میں اِنْشَقَّ الْقَمَر کے بعد آیتہ صاف وصریح ہے لیکن مودودی اِس آیت وقاعدہ کے لکھنے کے باوجود شَقُّ القَمَر کے معجزہ ہونے کا قائل نہیں بلکہ صاف لکھتا ہے کہ یہ ایک حادثہ ہے جو قیامت کی علامت ہے۔ تفصیل آتی ہے۔ (ان شاء اللہ)

---

[30] (ترجمہ کنزالایمان مع خزائن العرفان، سورت القمر تحت آیت ۱، ۲/۹۷۶ مکتبۃ المدینۃ، طباعت دوم ۱۴۳۴ھ)

[31] (ترجمہ کنزالایمان مع خزائن العرفان، سورت القمر تحت آیت ۱، ۲/۹۷۶ مکتبۃ المدینۃ، طباعت دوم ۱۴۳۴ھ)

[32] (التفسير الكبير، سورت القمر تحت آيت ۲، ۲۹/۲۸۸، دار إحياء التراث العربي – بيروت، الطبعة: الثالثة ۱۴۲۰ھ)

اِستدلال اھلسنت﴿ اِس آیت میں بتایا گیا ہے کہ چاند کا شق ہونا جو حضور ﷺ کا عظیم معجزہ ہے مکّہ والوں کے لیے آخری نشان ہے اُس کے بعد اُن کے لیے قیامت کا قیام ہی باقی رہ گیا ہے اللہ تعالیٰ کی عظیم الشان دلیل سامنے آچکی اُس کے آخری پیغمبر حضرت محمد رسول اللہ ﷺ نے اُن کی خواہش پر چاند کے دو ٹکڑے کردیئے اُس کے باوجود اُن کا ایمان نہ لانا قیامت کو دعوت دینا اور ہلاکت کو پکارنا ہے تو اب اُن کو ہلاکت کے لیے تیار ہو جانا چاہیے اب اُن کی ہلاکت کا کام قرار پاچکا ہے جسے کوئی نہیں ٹال سکتا اُس کے قہر و غضب نے سراپا عِناد و کفر اور نہایت ہی ناپسندیدہ اشخاص وافراد سے زمین کو پاک کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے گویا اب حجّت (دلیل) پوری ہو چکی، اُس کا دستورِ قدرت ہے جو پہلی اُمّتوں سے بھی برتا گیا ہے کہ معجزوں کے دیکھنے کے بعد ایمان نہ لانے پر کفّار کی ہلاکت و بربادی قطعی (یقینی) و حتمی ہو جاتی ہے۔

قرینہ قویہ﴿ پہلی اُمّتوں کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا جو دستور رہا ہے منکرین سردارانِ قریش کے ہلاک و برباد کرنے سے پہلے دو باتیں ضروری تھیں۔

۱)اِتمام حجّت کے لیے کھلی نشانی کا ظاہر ہونا۔

۲)اللہ تعالیٰ کے پیغمبر ﷺ کا اپنے ماننے والوں کے ہمراہ اُس شہر سے ہجرت کر جانا۔

چنانچہ ہجرت سے پہلے معجزہ شَقُّ القَمر جو ایک عظیم الشان اور کھلی نشانی تھی ظاہر ہوا اور اُس کو دیکھ کر بھی جب منکرین سردارانِ قریش ایمان نہ لائے بلکہ اُس کو جادو قرار دیا اور اُس کی کھلی تکذیب کی (یعنی انکار کیا) بلکہ جُھٹلانے کی اِنتہا کر دی تو حضور اکرم ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے مکّہ سے ہجرت کر جانے کا حکم دیا اور آپ کو ہجرت کا حکم ہونا منکرین سردارانِ قریش کے عذاب کا پیش خیمہ تھا، اہلِ فہم صحابہ سمجھ گئے کہ منکرین کے عذاب کا وقت قریب آگیا تھا حضور اکرم ﷺ کے خاص محرمِ راز (رازدان) سیّدنا ابو بکر صدّیق رضی اللہ عنہ نے اُس پر کلمہ " انا للہ وانا الیہ راجعون " پڑھ کر اُن کی ہلاکت کے قریب آجانے پر اظہارِ افسوس فرمایا۔ چنانچہ سیّدنا ابنِ عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

لما أخرج أهل مكة النبي صلى الله عليه وسلم قال أبو بكر الصديق رضي الله عنه: إنا لله وإنا إليه راجعون[33]

ترجمہ﴿ جب رسول اللہ ﷺ مکّہ سے نکلے تو ابو بکر نے کہا" إنا لله وإنا إليه راجعون " اللہ کے رسول نکالے گئے اب کفّارِ مکّہ ضرور ہلاک ہوں گے۔(مستدرک ص۷ ج۳)

علم غیب﴿ صدّیق اکبر رضی اللہ عنہ کی یہ خبرِ غیب ہے کیونکہ علم الحدیث کا قاعدہ مُسلّمہ ہے کہ جو بات صحابی بیان کرے اور وہ عقل وَراء (باہر) ہو تو وہ قولِ رسول ہوتا ہے (ﷺ) اگر کوئی یہ قاعدہ نہیں مانتا تب بھی سیّدنا صدّیقِ اکبر رضی اللہ عنہ کا علمِ غیب ثابت ہوتا ہے کیونکہ آپ نے جیسے فرمایا ویسے ہی ہوا چنانچہ اُس کے بعد وہ آیت نازل ہوئی جس میں مسلمانوں کو جہاد کی اجازت دی گئی اور کفّار سے قِتال و جنگ کرنے کا فرمان وارد ہوا۔[34]

فائدہ﴿ یہ حدیث نسائی شریف میں بھی ہے اُس میں یہ الفاظ بھی ہیں کہ حضرت ابو بکر صدّیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کے ہجرت کرنے سے میں سمجھ گیا کہ اب کفّارِ مکّہ سے جنگ ہو گی۔[35](نسائی ص۵۰ ج۲)

---

[33](المستدرك على الصحيحين، كتاب الجهاد، ۷٦/۲، الحديث ۲۳۷٦، دار الكتب العلمية بيروت، الطبعة: الأولى، ۱٤۱۱ ۱۹۹۰)

[34](المستدرك على الصحيحين، كتاب الجهاد، ۷٦/۲، الحديث ۲۳۷٦، دار الكتب العلمية بيروت، الطبعة: الأولى، ۱٤۱۱ ۱۹۹۰)

[35](السنن الصغرى للنسائي، كتاب الجهاد، بَابُ: وُجُوبِ الْجِهَادِ، ۲/٦، الحديث ۳۰۸۵، الناشر: مكتب المطبوعات الإسلامية حلب، الطبعة: الثانية، ۱٤۰٦ ۱۹۸٦)

نیز یہ حدیث مسندِامام احمد میں بھی ہے اُس میں یوں ہے کہ حضرت ابو بکر صدّیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ کافروں نے اپنے نبی ﷺ کو نکال دیا۔"انا اللہ وانا الیہ راجعون"اب وہ ضرور ہلاک ہوں گے اُس پر یہ آیت نازل ہوئی:"أُذِنَ لِلَّذِينَ يُقَاتَلُونَ بِأَنَّهُمْ ظُلِمُوا، وَإِنَّ اللَّهَ عَلَىٰ نَصْرِهِمْ لَقَدِيرٌ"ابنِ عباس فرماتے ہیں:"یہ پہلی آیت ہے جو کفّار کے ساتھ جہاد کرنے کے بارے میں نازل ہوئی۔"[36] (مسندِامام احمد ص۲۱۶ ج۱) اِمام حاکم اپنی سَند کے مطابق حدیث کو شرطِ شیخین پر صحیح قرار دیتے ہیں اور امام ترمذی نے بھی اِس حدیث کو اپنی سَند سے کتاب التفسیر میں روایت کیا اور فرمایا: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ، ترمذی کہ یہ حدیث حَسن ہے۔[37]

تردیدِ مودودی» اگر شقِّ قمر ایک حادثاتی چیز ہوتی جس کا رسول اللہ ﷺ کے معجزہ سے کوئی تعلق نہ ہوتا تو پھر اللہ تعالیٰ کا وہ دستور ناقص (ادھورا) رہ جاتا ہے جو پہلے سے چلا آرہا ہے کہ کسی قوم پر عذاب بھیجنے سے پہلے اُس قوم کے رسول علیہ السلام کے ذریعے ایک کھلی نشانی و معجزہ ظاہر ہوتا تھا، جس کے ذریعے اُس قوم پر حجّت خداوندی پوری ہو جاتی اور اُس معجزہ کے انکار و تکذیب کی صورت میں وہ قوم مستحقِ عذاب قرار پائی۔اور عذاب سے پہلے پیغمبر علیہ السلام وہاں سے ہجرت کر جاتے حضرت ابو بکر صدّیق رضی اللہ عنہ کا ہجرت پر یہ فرمانا کہ اب کفّارِ مکّہ ضرور ہلاک ہوں گے عذابِ الٰہی کے نُزول کے تَیَقُّن (یقین ہونے) کی بناپر تھا یعنی اُن کو یقین ہو گیا تھا کہ اب کفّارِ مکّہ پر عذابِ الٰہی مُسلّط ہو گا اور عذاب اُس وقت تک مُسلّط نہیں ہوتا تھا جب تک کہ اُس قوم کو پہلے کوئی کھلی نشانی نہ دکھائی جائے جسے وہ قوم جھٹلائے اور عذاب کی مستحق ٹھہرے اور یہ کھلی نشانی خدا تعالیٰ کے پیغمبر کے ہی واسطہ سے ظاہر کی جاتی تھی پوری تاریخ انبیاء علیہم السلام اور تاریخِ اُمَمِ سابقہ (گزشتہ امتوں کی تاریخ) اِس پر گواہ ہے لہذا تسلیم کرنا ہو گا کہ "شَقُّ القَمر" کوئی حادثاتی چیز نہ تھی بلکہ یہ نبی آخر الزمان حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کا ہی عظیم الشان معجزہ ہے۔

تائید ازمفسرینِ سلف صالحین رحمھم اللہ تعالیٰ» خیر القرون کے مُفسّرین سے لے کر دورِ حاضر کے تمام اہلِ حق آیتِ مذکورہ سے اِستدلال کیا کہ انشقاق القمر حضور سرورِ عالم ﷺ کا معجزہ ہے اُس کے خلاف جو اَوہامِ باطلہ (باطل خیالات) تھے اُن کی تردید فرمائی ہمارے دور میں دوسرے بدمذہب سے بڑھ کر مودودی نے شَقُّ القمر مانا لیکن نہ بحیثیتِ معجزہ بلکہ بطورِ حادثہ۔(معاذاللہ)

اُمّ التفاسیر» اِمام اِبنِ جریر طبری علیہ الرحمہ مُتوفّٰی سن ۳۱۰ھ اپنی مَعرَکۃُ الآرا تفسیر جامع البیان ج۲۷ ص۵۰ میں اِس آیت کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ

أن كفار أهل مكة سألوه آية، فأراهم صلى الله عليه وسلم انشقاق القمر، آية حجة على صدق قوله، وحقيقة نبوّته[38]

ترجمہ» بے شک کفّارِ اہلِ مکّہ نے حضور ﷺ سے کوئی معجزہ طلب کیا تو آپ نے اُنہیں اپنے دعویٰ رسالت کی سچّائی اور اپنی نبوّت کے حق ہونے پر بطورِ حجّت چاند کو دو ٹکڑے کر دکھلایا۔

---

(36)(مسند الإمام أحمد بن حنبل، مُسْنَدُ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، ۳۵۹/۳، الحديث ۱۸۶۶، مؤسسة الرسالة، الطبعة: الأولى، ۱۴۲۱ھ ۲۰۰۱م)

(37)(سنن الترمذي، أَبْوَابُ تَفْسِيرِ الْقُرْآنِ، بَابٌ: وَمِنْ سُورَةِ الحَجِّ، ۳۲۵/۵، الحديث ۳۱۷۱، شركة مكتبة ومطبعة مصطفى البابي الحلبي مصر، الطبعة: الثانية، ۱۳۹۵ھ ۱۹۷۵م)

(38)(جامع البيان في تأويل القرآن، سورت القمر تحت آيت ۱، ۵۶۵/۲۲، الناشر: مؤسسة الرسالة، الطبعة: الأولى، ۱۴۲۰ھ ۲۰۰۰م)

فائدہ﴾اِس میں دونوں اُمور مصرّح (واضح) ہیں۔

۱)کفّار کے سوال میں **انشقاق القمر** ہوا۔

۲)یہ معجزہ ہے رسول اللہ ﷺ کی نبوّت کی صَداقت کی دلیل ہے۔

تعارف﴾اِمام المُفسّرین اِمام ابو جعفر محمد بن جریر طبری نے جن کی عظمت وجَلالت اور جن کے محدّث ومُفسّر اور ایک عظیم الشان مورّخ ہونے پر اور اُن کی اُس تفسیر **جامع البیان** کے سب تفسیروں سے اہم واَقدم (قدیم تر) ہونے بلکہ اُمّ التفاسیر ہونے پر اُمّت کا اتفاق ہے[39]، اِس حقیقت کو واضح طور پر بیان فرمادیا کہ شَقُّ القمر حضور ﷺ کا معجزہ ہے جو کفّارِ مکّہ کی طلب پر آپ نے ظاہر فرمایا اور یہ معجزہ آپ کی صَداقتِ نبوّت وحقّانیتِ رسالت کی روشن دلیل ہے جو شخص اُسے حضور ﷺ کا معجزہ تسلیم کرنے کی بجائے اتفاقی حادثہ قرار دیتا ہے وہ نہ صرف حضور کے معجزات شریفہ کا منکر ہے بلکہ حقیقت یہ ہے کہ وہ حضور ﷺ کی نبوّت ورسالت پر بھی یقین کامل نہیں رکھتا بلکہ ہم تو ایسے لوگوں کو یہودیوں کا ایجنٹ سمجھتے ہیں جو حضور سرورِ عالم ﷺ کے کمالات اور معجزات کا انکار کرتا ہے۔

تفسیر القرطبی﴾اِمام ابو عبداللہ محمد بن احمد الانصاری القرطبّی علیہ الرحمہ مُتوَفّی سن ۶۷۱ھ اپنی **تفسیر الجامع الاحکام القرآن** میں لکھتے ہیں کہ "عادل اور ثِقہ آحاد راویوں کی نقل وروایت سے ثابت ہے کہ چاند مکّہ میں دو ٹکڑے ہوا اور ظاہر قرآن سے یہی معلوم ہوتا ہے یہ ایک ایسا معجزہ تھا جو رات کو ظاہر ہوا اور ضروری نہیں کہ اُسے اُس خِطّہ زمین کے سب لوگ دیکھتے۔"[40]

اور یہ معجزہ یوں ظاہر ہوا کہ کفّارِ مکّہ نے کہا کہ اگر آپ نبی ہیں تو معجزہ دکھائیں تو آپ نے اُس وقت اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائی تو مروِی ہے کہ جب حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ ابو جہل کے رسول اللہ ﷺ کو گالیاں بکنے کی وجہ سے غضبناک ہو کر اسلام لائے تو اُنہوں نے حضور ﷺ سے سوال کیا کہ آپ اُنہیں کوئی معجزہ دکھائیں جس سے اُن کے ایمان ویقین میں ترقی ہو اور صحیح حدیث سے بھی گزرا کہ اہلِ مکّہ نے بھی آپ سے معجزہ طلب کیا تو آپ نے اُنہیں چاند دو ٹکڑے کرکے دکھادیا جیسا کہ حضرت عبداللہ بن مسعود وغیرہ کی حدیث میں ہے اور حضرت حذیفہ سے مروی ہے کہ اُنہوں نے مدائن میں خطبہ دیا پھر فرمایا: "سنو! بلاشبہ قیامت قریب آگئی اور چاند تمہارے نبی ﷺ کے عہد مبارک میں دو ٹکڑے ہوا۔"[41]

فائدہ﴾اِس طرح تمام اہلِ حق کی تفاسیر میں تصریحات ہیں بلکہ اُن کا بِالاِستیعاب (پوری تفصیل کے ساتھ) مطالعہ کیا جائے تو وہ اپنے دور سے اور اُن سے پہلے کے جُملہ (تمام) بدمذاہب کی تردید لکھتے چلے گئے اُن میں مودودی کے اعتراضات کا قلع قمع کیا (یعنی جڑ سے اکھیڑ دیا)۔ آخر میں اِمام رازی کا حوالہ ملاحظہ ہو کہ وہ مودودی جیسے منکرین رد فرماتے ہیں۔

---

(۱۱) جیسے مودودی کہتا ہے۔ تفہیم القرآن وسیرت سرورِ عالم۔)

(۱۲) اتقان ص ج ۲: ان کے مزید حالات کے لئے فقیر کی تصنیف طبری کا مطالعہ کیجئے۔ (اویسی غفرلہ)

(40)(الجامع لأحکام القرآن، سورت القمر تحت آیت الی ۸ ، ۱۲۶/۱۷، دار الکتب المصریۃ القاھرۃ، الطبعۃ: الثانیۃ، ۱۳۸۴ھ ۱۹۶۴م)

(بلکہ اس قدر کافی تھا کہ اسے وہ لوگ دیکھیں جنہوں نے معجزہ طلب کیا یا ان کے علاوہ کچھ دوسرے لوگ)

(41)(الجامع لأحکام القرآن، سورت القمر تحت آیت الی ۸ ، ۱۲۶/۱۷، دار الکتب المصریۃ القاھرۃ، الطبعۃ: الثانیۃ، ۱۳۸۴ھ ۱۹۶۴م)

اِمام رازی رحمہ اللہ علیہ﴾ اِمام فخر الدین رازی علیہ الرحمہ مُتَوَفّی سن ۶۰۶ھ اپنی "تفسیر کبیر" میں اِس آیت کے تفسیر کرتے ہوئے شَقُّ الْقَمَر کو حضور ﷺ کا عظیم الشان معجزہ قرار دیتے ہیں اور فرماتے ہیں آپ نے یہ معجزہ مشرکین کے مطالبہ پر ظاہر فرمایا اور اِس سلسلے میں متعلقہ و ممکنہ سوال وجواب کرنے کے بعد فرماتے ہیں کہ بَعْضُ ضُعَفَاءِ الْأَذْهَانِ يُنْكِرُهُ [42] (تفسیر کبیر ج۲۹ ص۲۹)

ترجمہ﴾ کچھ کمزور ذہن والے لوگ اُس کے منکر ہیں۔

اِس سے معلوم ہوا کہ کوئی قوّی الذہن اور قوّی الایمان شخص حضور ﷺ کے اُس عظیم معجزہ کا انکار نہیں کرتا اور جو لوگ اُسے اُس کے معجزہ ہونے سے انکار کرتے ہوئے اُسے ایک اتفاقی حادثہ قرار دیتے ہیں وہ بھٹکے ہوئے ہیں۔ دین سے دور اور کمزور ذہن والے لوگ ہیں۔[43]

شَقُّ الْقَمَر اِجماعِ امت﴾ شوکانی کو بعض لوگ تیرھویں صدی کا بہت بڑا محقق مانتے ہیں وہ بھی اِس معجزہ پر اِجماع کا قائل ہے چنانچہ وہ اپنی "تفسیر فتح القدیر" میں لکھتا ہے کہ "اقتربة الساعة وانشَقُّ الْقَمَر" اللہ تعالیٰ کے اِس فرمان سے مراد چاند کا شق ہونا ہے جو اَیّامِ نبوّت میں رسول اللہ ﷺ کا معجزہ واقع ہوا[44] پھر لکھا کہ

وَإِنْ نَظَرْنَا إِلَى أَقْوَالِ أَهْلِ الْعِلْمِ فَقَدِ اتَّفَقُوا عَلَى هَذَا، وَلَا يُلْتَفَتُ إِلَى شُذُوذِ مَنْ شَذَّ، وَاسْتِبْعَادِ مَنِ اسْتَبْعَدَ[45]

ترجمہ﴾ اگر ہم اَہلِ علم کے اَقوال کو دیکھیں تو سب اِس پر متفق ہیں اور اُس کی طرف توجہ ہی نہ کی جائے جو اُس اتفاق و اِجماع سے الگ ہوا اور بعید سمجھنے والے نے بعید سمجھا۔ (فتح القدیر ج۵ ص۱۲۰)

فائدہ﴾ یہاں سے واضح ہو گیا کہ تمام عُلماء کا اِس بات پر اتفاق و اِجماع ہے شَقُّ الْقَمَر جن کا قرآن میں ذکر ہے وہی معجزہ ہے جس کا رسول اللہ ﷺ سے ظُہور ہوا اور جس نے انکار کیا وہ شُذوذ (مخالفتِ اصول) کا مرتکب ہوا۔

یعنی اِجماع و اتفاق کے ہو چکنے کے بعد شیطانی وہم و وسوسہ میں مبتلا ہو گیا جس کی طرف کوئی توجہ نہ کی جائے ثابت ہوا کہ بات تو وہی حق ہے جو اہلِ سنّت نے فرمائی اُس کے خلاف جو بھی کچھ کہتا ہے تو وہ وسوسۂ شیطان میں مبتلا ہے۔

ابن کثیر﴾ منکرینِ معجزہ شَقُّ الْقَمَر کے نزدیک اِبنِ کثیر ایک برگزیدہ (پسندیدہ) مفسّر و مورّخ ہے اُس کی بھی سنیئے اُس نے لکھا کہ

قَدْ كَانَ الِانْشِقَاقُ فِي زَمَانِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا ثَبَتَ ذَلِكَ فِي الْأَحَادِيثِ الْمُتَوَاتِرَةِ بِالْأَسَانِيدِ الصَّحِيحَةِ۔۔۔۔۔ قَالَ: وَهَذَا أَمْرٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ بَيْنَ الْعُلَمَاءِ أَنَّ انْشِقَاقَ الْقَمَرِ قَدْ وَقَعَ فِي زَمَانِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَأَنَّهُ كَانَ إِحْدَى الْمُعْجِزَاتِ الْبَاهِرَاتِ۔[46] (تفسیر ابن کثیر ج۴ ص۲۶۱)

---

[42] (التفسیر الکبیر، سورت القمر تحت آیت ۲، ۲۸۹/۲۹، دار إحیاء التراث العربي – بیروت. الطبعة: الثالثة ۱۴۲۰ھ)

(۴۳) اس وقت کے کافروں نے نہیں مانا آج مورد دی اور اس کے ہمنوا نہیں مانتے (اویسی غفرلہ)

[44] (فتح القدیر، سورت القمر تحت آیت ۱ الی ۱۷، ۱۴۴/۵، دار ابن کثیر، دار الکلم الطیب دمشق، بیروت. الطبعة: الأولى ۱۴۱۴ھ)

[45] (فتح القدیر، سورت القمر تحت آیت ۱ الی ۱۷، ۱۴۵/۵، دار ابن کثیر، دار الکلم الطیب دمشق، بیروت. الطبعة: الأولى ۱۴۱۴ھ)

[46] (تفسیر القرآن العظیم (ابن کثیر)، [سورة القمر (۵۴): الآیات ۱ الی ۵]. ذِكْرُ الْأَحَادِيثِ الْوَارِدَةِ فِي ذَلِكَ، ۴۳۷/۷، دار الکتب العلمیة، منشورات محمد علي بیضون. الطبعة: الأولى ۱۴۱۹ھ)

ترجمہ﴾ یہ شَقُّ القَمر رسول اللہ ﷺ کے زمانۂ اقدس میں تھاجیسا کہ اَسنادِ صحیحہ کے ساتھ متُواتر حدیثوں میں وارد ہوااور یہ عُلماء کے درمیان مُتّفق علیہ ہے یعنی چاند کا شق ہونا نبی کریم ﷺ کے روشن معجزوں میں سے ایک معجزہ ہے۔

فوائد﴾ مخالفین کے اِمام ومُقتدَا اِبنِ کثیر کی عبارت سے مندرجہ ذیل فوائد حاصل ہوئے:۔

1. شَقُّ القَمر کا واقعہ حضور ﷺ کے زمانۂ اقدس میں ظاہر ہوا۔
2. شَقُّ القَمر صحیح سندوں کے ساتھ اَحادِیثِ مُتَواترہ سے ثابت ہے۔
3. شَقُّ القَمر کے حضور ﷺ کے زمانہ میں واقع ہونے پر تمام عُلماء کا اِجماع واتفاق ہے۔
4. شَقُّ القَمر رسول اللہ ﷺ کے روشن معجزوں میں سے ایک معجزہ ہے۔

سوال﴾ اِمام قرطبّی نے لکھا کہ شَقُّ القَمر کا معجزہ اَخبارِ آحاد سے ثابت ہے جب کہ مُفسّر اِبنِ کثیر اپنی تفسیر میں اُسے اَحادِیثِ مُتَواتِرہ سے ثابت مانتے ہیں تو دونوں کے خیالات میں تَضاد وتَناقُص (اختلاف) واقع ہوگیا۔

جواب﴾ اِمام قرطبّی کا اِرشاد بجاہے کہ چاند کے دو ٹکڑے ہونے کا معجزہ جن حدیثوں سے وہ اپنے طور پر اَخبارِ آحاد کہتے ہیں مگر وہ اَحادِیث اِس حد تک کثرت کے ساتھ منقول ہوئی ہیں کہ مَعنوی لحاظ سے مُتَواتِرہ ہی قرار پاتی ہیں۔ بہر صورت جب اُن کا تَواتُر معنوی ثابت ہوگیا تو اُس پر یقین وایمان رکھنا واجب وضروری اور اُس کا اِنکار کرنا بے دینی وگمراہی ہوگی۔

شَقُّ القَمَر متواتر ھے﴾ اِمام المحققین پیر سیّد شریف جرجانی علیہ الرحمہ مُتَوَفّی سن ۸۱۶ھ شرح مواقف میں فرماتے ہیں:

الکلام في سائر المعجزات أي ماسوی القرآن وهي أنواع* الأول انشقاق القمر علی مادل علیه قوله تعالی اقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وانشق الْقَمَر) وهذا متواتر قد رواه جمع کثیر من الصحابة کابن مسعود وغیره قالوا قد انشَقُّ الْقَمَر شقین متباعدین بحیث کان الجبل بینهما وکان ذلك في مقام التحدي فیکون معجزة[47] (الشرح المواقف للجرانی ج۲ص۴۲۵)

باقی معجزات کی بحث یعنی قرآن کے سوااور اُن کی کئی ایک قسمیں ہیں پہلا قسم چاند کا شق ہونا ہے بنابراں کہ اُس پر اللہ تعالیٰ کا قول "اقتربت الساعة وانشَقَّ الْقَمَر" دلالت کرتا ہے اور یہ متواتر ہے اِس کو اِبنِ مسعود وغیرہ ایسے بہت سے صحابہ کی ایک جماعت نے روایت کیا اور سب نے کہا کہ چاند دو ٹکڑے ہوا جو ایک دوسرے سے اِس حد تک دور ہوگئے کہ پہاڑ اُن کے درمیان تھا اور کفّار کے ساتھ مقابلہ کے مقام میں تھا لہٰذا یہ حضور ﷺ کا معجزہ ہوگا۔

فوائدوعقائد﴾ سیّد میر شریف قُدّس سرہ اَہلسنّت کے مایہ ناز مُحقّق حنفی مسلم ہیں عقائد اور فُنون پر آپکی متعدّد (کثیر) تصانیف ہیں اور بعض تصانیف درس نظامی کے کورس میں شامل ہیں اُن کی تصریح سے مندرج ذیل عقائد وفوائد حاصل ہوئے:

1. شَقُّ القَمر قرآن سے ثابت ہے۔
2. یہ تَواتُر سے ثابت ہے لہذا متواتر ہوا۔
3. اُسے صحابہ کرام کی ایک بہت بڑی جماعت نے روایت کیا۔

---

(47) (شرح المواقف للجرجاني ،الکلام في سائر المعجزات ، ۲۵۶/۸، : مطبعة السعادة بجوار محافظة مصر ،الطبعة: الأولی علی نفقة الحاج محمد أفندي)

4. شَقُّ الْقَمر اِس قدر واضح تھا کہ چاند کے دو ٹکڑے ایک دوسرے سے کافی دور دور ہو گئے تھے اور پہاڑ اُن کے بیچ میں تھا ایک ٹکڑا پہاڑ کے ایک طرف اور دوسرا دوسری طرف ہو کر نظر آرہا تھا۔

5. یہ کافروں کے ساتھ مقابلہ و چیلنج (Challenge) کے دوران ہوا۔

6. یہ حضور ﷺ کا معجزہ ہے۔

جب یہ تَوَاتُر سے ثابت ہوا تو یقینی اور ایسا قطعی ہوا کہ اِس کا منکر بے دینی اور گمراہی کا مرتکب ٹھہرتا ہے اِس لیے ہم منکرینِ معجزہ شَقُّ الْقَمَر کو گمراہ سمجھتے ہیں بلکہ اُن کی یہ حرکت یہودیانہ سازش کا گمان کرتے ہیں اِس لیے یہودیوں نے جال بچھا رکھا ہے کہ مسلمانوں میں ہی سے ایسے لوگ اُن کا آلۂ کار بن کر کام کریں جو رسول اللہ ﷺ کے اعزاز واِکرام کی کمی کا باعث ہوں۔ (معاذ اللہ)

شہادت صحابہ کرام از صِحاح سِتّہ وغیرھا من الکُتُبِ المُعتَمَدہ

حضرت عبداللہ بن مسعود فرماتے ہیں کہ

"انشَقَّ الْقَمَر على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم، فقالت قريش: هذا سحر ابن أبي كَبْشة سحركم فسلوا السُّفَّار، فسألوهم، فقالوا: نعم قد رأيناه، فأنزل الله تبارك وتعالى: (اقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانشَقَّ الْقَمَر)"[48]

(تفسیر عیشا پوری بندہ الی ابن سعود — اسباب النزول ص ۲۶۸)

ترجمہ رسول اللہ ﷺ کے زمانۂ اقدس میں چاند دو ٹکڑے ہو گیا تو قریش نے کہا: یہ اِبنِ ابی کبشہ (محمد ﷺ) کا جادو ہے اُس نے تم پر جادو کر دیا تو تم مسافروں سے پوچھو۔ پس اُنہوں نے اُن سے پوچھا وہ بولے ہاں ہم نے دیکھا ہے تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی (قیامت قریب آگئی اور چاند شق ہو گیا)۔

فائدہ ابو کبشہ حضور ﷺ کے ایک جدّا مجد کی کُنیت ہے اِس سے ظاہر ہے کہ انشقاقِ قمر (چاند کے دو ٹکڑے ہونے) کے بعد یہ آیت نازل ہوئی اور "انشق" فِعلِ ماضی ہے اور فِعلِ ماضی کا کام یا واقعہ کے ہو چکنے کو ظاہر کرتا ہے اور جو لوگ اُس کا یہ مطلب لیتے ہیں کہ قیامت کے قریب چاند شق ہو گا تو اُس کا حضور ﷺ کے معجزہ سے کوئی تعلق نہیں ہم جس کی بات کر رہے ہیں وہ وہی شَقّ قمر ہے جو حضور ﷺ کے معجزہ کی صورت میں واقع ہو چکا، اُس کے بعد بھی قریبِ قیامِ قیامت اگر وہ دوبارہ ہو تو ہوا، اُس سے حضور ﷺ کے معجزہ کی نفی نہیں ہوتی ہے جیسا کہ تفسیر روح البیان میں ص ۲۹۳ ج ۱۹، امام اسمٰعیل حقی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ

دلت صيغة الماضي على تحقق الانشقاق في زمن النبي عليه السلام ويدل عليه قراءة حذيفة رضى الله عنه وقد انشَقَّ الْقَمَر[49]

ترجمہ ماضی کا صیغہ دلالت کرتا ہے کہ چاند حضور ﷺ کے زمانہ میں دو ٹکڑے ہوا اور اُس پر حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کی قراءت "وقد انشَقَّ الْقَمَر" دلالت کرتی ہے۔

---

[48] (جامع البيان عن تأويل آي القرآن، كتاب تفسير القرآن، باب سورة القمر، ۲۲/۵۷۶، دار التربية والتراث، تاريخ النشر بالشاملة: ۸ ذو الحجة ۱۴۳۱)

[49] (روح البیان، سورت القمر تحت آیت ۱ الی ۴، ۹/۲۶۳، دار ابن کثیر، دار الفکر بیروت)

یعنی حضور ﷺ کے اِس معجزہ کا ذکر بہ صیغہ ماضی ہوا جس سے ثابت ہوتا ہے کہ چاند دو ٹکڑے ہو چکا اور صحابی مصطفی ﷺ حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی قراءت میں "وقد انشَقَّ الْقَمَر" ہے یعنی اُس میں لفظ "قد" ہے ماضی مطلق پر داخل ہو کر اُس کو ماضی قریب کر دیتا ہے یعنی اِس آیت کے نُزول سے پہلے زمانہ قریب میں یہ کام ہو چکا اور شَقُّ الْقَمر واقع ہو گیا اور آیت میں مذکورہ "انشَقَّ الْقَمَر" صیغہ ماضی کو اگر زمانہ آئندہ پر محمول کیا جائے تو کہنا ہو گا کہ یہ "سین" شق کے معنی میں ہے اور یہ تاویل ظاہرِ قرآن اور اَحادِیث صحیحہ مُتَواترہ اور اِجماعِ سلف و خلف کے بھی خلاف ہو گا بلکہ اُس کے بعد جو فرمایا گیا: "وان یروا اٰیۃ یعرضوا" اور اگر دیکھیں کوئی نشانی تو منہ پھیرتے ہیں، بھی بے معنی ہو جائے گا کیونکہ قیامت کے قیام کے وقت جب آسمان پھٹے گا اور چاند بھی شق ہو گا اُس وقت تو کسی کو بھی منہ پھیرنے اور اُسے جادو کہنے کی جراءت نہ ہو گی پھر امام اسمٰعیل حقی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ اُس کی تائید حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ کے اِس اِرشاد سے بھی ہوتی ہے جو آپ نے اَہلِ مدائن سے خطاب کے دوران فرمایا کہ بے شک چاند تمہارے نبی ﷺ کے زمانہ میں دو ٹکڑے ہو چکا اور یہ حذیفہ وہ شخصیّت ہیں جنہیں رسول ﷺ کا راز دار کہا جاتا ہے اور جو اُس کا یہ مطلب لیتا ہے کہ قیامت کے قریب شَقُّ الْقَمر ہو گا جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: "اذا السماء انشقت" کہ جب آسمان پھٹ جائے گا، اس قول کا کوئی اعتبار نہیں، اللہ تعالیٰ کا اِس موقع پر یہ صیغۂ ماضی ارشاد فرمانا اُس کے واقع ہو چکنے پر دلالت کر رہا ہے علاوہ ازیں ہم کہتے ہیں کہ ہو سکتا ہے چاند کا شق ہونا دوبارہ ہوا ایک بار تو زمانۂ اقدس حضور اکرم ﷺ میں ہو چکا جو آپ کے معجزہ کی حیثیت بھی رکھتا ہے اور جس سے قریب قیامت کی طرف بھی ارشاد کرنا مقصود ہو اور دوسری بار قیامت کے دن ہو جب آسمان پھٹ جائے گا۔[50]

قرآنی آیت کا قرینہ﴾ اِس آیت میں قطعی طور پر وہی شَقُّ الْقَمر مراد ہے جو حضور ﷺ کے زمانہ میں ہوا اور آپ کے اشارہ سے ہوا اِس سے وہ شَقُّ الْقَمر نہیں جو قیامِ قیامت کے وقت آسمان کے پھٹ جانے کے ساتھ ہو گا کیونکہ اُس کے بعد یہ جو فرمایا گیا ہے کہ "اور اگر دیکھیں کوئی نشانی تو کہتے ہیں کہ یہ جادو ہے جو چلا آتا ہے" بے معنی ہو جائے گا کیونکہ قیامِ قیامت کے وقت تو کوئی بھی ایسا نہیں کہہ سکے گا۔

اور یہ حقیقت ہے کہ اگر کوئی اور دلیل بھی نہ ہوتی تو شَقُّ الْقَمر کا معجزۂ رسول اللہ ﷺ ہونے میں یہی آیت کافی دلیل ہے اِس لیے کہ آیت میں ہے: "وان یروا آیۃ یعرضوا الخ" کفّار کوئی آیت (معجزہ) دیکھتے ہیں تو منہ پھیر لیتے ہیں اور اُسے "مستمر" پہلے سے چلا آنے والا جادو قرار دیتے ہیں۔ مودودی نے خود اقرار کیا ہے کہ قرآنی اِصطلاح میں آیۃ اور متکلمین کی اِصطلاح میں معجزہ ہے دوسرا آیت میں صریح ہے کہ کفّار نے اُس انشقاق القمر کو جادو کہا ہے اِس پر ہمارا سوال ہے کہ کفّار رسول اللہ ﷺ کا معجزہ دیکھ کر جادو کا الزام لگاتے اور آپ کو (معاذ اللہ) جادوگر بھی اِس لیے کہتے ہیں کہ آپ سے خَوارِقِ عادات (خلاف عادت وفطرت امور) کا صُدور ہوتا اور نہ کوئی واقعہ مودودی یا اُس کا کوئی ہمنوا ثابت کر دے کہ قدرتی حادثہ کے وقت کفّار نے حضور علیہ السلام کو جادو کا الزام لگایا ہو بلکہ ہم چیلنج کے طور پر کہتے ہیں کہ کفّار بارہا حوادِث میں مبتلا ہوئے قحط کی مصیبت میں شکار ہوئے۔ بارہا کُسوف وخُسوف[51] پیش آیا کبھی نہیں کہا کہ "ھذا سحر مستمر" بلکہ سِحر وغیرہ کا اِلزام تب لگایا جب کوئی معجزہ حضور علیہ السلام سے دیکھا چنانچہ معجزات کے اَبواب ہمارے سے دعویٰ کی دلیل ہیں اِس لیے ثابت ہوا کہ آیت ہی ثابت کرتی ہے کہ انشقاق القمر اچانک کا حادثہ نہ تھا بلکہ حضور سرورِ عالم ﷺ کا معجزہ تھا جس پر کفّار کو کہنا پڑا: "ھذا سحر مستمر"

زرقانی شرح مواہب اللدنیہ میں ہے ص۱۰۷ ج۵

---

[50](روح البیان، سورت القمر تحت آیت ۱ الی ۲، ۲۶۳/۹، دار ابن کثیر، دار الفکر بیروت)

[51](کسوف کا معنی سورج گرہن اور خسوف کا معنی چاند گرہن ہے)

فإن ذلك ظاهر في أن المراد بقوله: {انْشَقَّ} , وقوع انشقاقه؛ لأن الكفار لا يقولون ذلك يوم القيامة فإذا تبيّن أن قولهم ذلك إنما هو في الدنيا تبين وقوع الانشقاق, وأنه المراد بالآية التي زعموا أنها سحر ، وسيأتي ذلك صريحًا في حديث ابن مسعود وغيره.[52]

اِس لیے کہ یہ ظاہر اُس میں ہے کہ انْشَقَّ سے وُقوعِ انشقاق مراد ہے کیونکہ کفّار سحر مستمر قیامت میں تو نہیں کہیں بلکہ اِن معجزات کے بارے میں جو حضور علیہ السلام سے ظاہر ہوتے ہیں۔

۲-عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ چاند دو ٹکڑے ہوا میں نے اُسے دو حصّوں میں دیکھا۔اِمام ابو نُعیم کا عنوان" لما افتتح المشركون" کے تحت حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی حدیث کو لانا اِس بات کا اظہار ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود کی اِس حدیث کا تعلق مشرکینِ مکّہ کے سوال وطلب سے ہے۔[53] گویا حضرت عبداللہ بن مسعود یہ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ نے یہ نشانی مشرکین کے سوال کرنے پر دکھائی لہٰذا ثابت ہوا کہ حضرت عبداللہ بن مسعود اُسے محض قیامت کی نشانی اور ایک اتفاقی حادثہ قرار نہیں دے رہے بلکہ وہ اُسے کفّار کی طلب سے متعلق کرکے اُس کو حضور ﷺ کا معجزہ ٹھہراتے ہیں جیسا کہ ہم اِبنِ جریر طبری وترمذی واَسباب النزول اِمام واحدی کے حوالہ سے عبداللہ بن مسعود کی حدیثِ صریح کے حوالے کے ساتھ بیان کرچکے ہیں۔

۳- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے جسے اِمام ابو نُعیم اپنی دوسندوں کے ساتھ دلائل النبوة میں لاتے ہیں اُن کی ایک سند یہ ہے احمد بن اسحاق تا اِمام شعبہ رضی اللہ عنہ اور دوسری سند یہ ہے ابو محمد بن حیان تا اِمام شعبہ رضی اللہ عنہ اور شعبہ اعمش سے وہ مجاہد سے اور وہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ

انْشَقُّ الْقَمَرَ على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم: اشهدوا "[54]

لما افتتح (اقترح) المشركون أن يريهم آية) انْشَقُّ الْقَمَرَ الخ (دلائل النبوة ص ۲۳۴)

ترجمه﴾ جب مشرکین نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا کہ آپ اُن کو کوئی نشانی دکھائیں تو آپ کا معجزہ ظاہر ہوا چاند شق ہوگیا۔

لطیفه﴾ مودودی نے لکھا ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر سے بھی ایسی کوئی روایت نہیں جس سے ثابت ہو کہ کفّار کے سوال پر چاند شق ہوا ہو لیکن ہم نے دلائل النبوة سے حضرت عبداللہ بن عمر کی روایت بھی نقل کرکے دکھادی جو اِس حقیقت کو روزِ روشن کی طرح واضح کررہی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے یہ معجزہ کفّار کے مطالبہ پر دکھایا۔

---

[52] شرح الزرقاني على المواهب اللدنية بالمنح المحمدية، المقصد الرابع: في معجزاته صلى الله عليه وسلم الدالة على ثبوت نبوّته، ۴۷۰/۶، دار الكتب العلمية، الطبعة: الأولى ۱۴۱۷هـ ۱۹۹۶م)

[53] (دلائل النبوة لأبي نعيم الأصبهاني، الفصل السدس عشر الفصل العشرون في ذكر ما دار بينه وبين المشركين، فأما انشقاق القمر فكان بمكة لما افتتح المشركون، ۲۷۹/۱، الحديث ۲۰۷، دار النفائس، بيروت، الطبعة: الثانية، ۱۴۰۶ هـ ۱۹۸۶م ۱۹۹۰)

[54] (دلائل النبوة لأبي نعيم الأصبهاني، الفصل السدس عشر الفصل العشرون في ذكر ما دار بينه وبين المشركين، فأما انشقاق القمر فكان بمكة لما افتتح المشركون، ۲۷۹/۱، الحديث ۲۰۸، دار النفائس، بيروت، الطبعة: الثانية، ۱۴۰۶ هـ ۱۹۸۶م ۱۹۹۰)

فائدہ﴾ مودودی کی یہ عام عادت ہے اپنے مطالعہ کے بھروسہ پر بہت سی راویوں کی روایات کی نفی کر دیتا ہے اور اُس کا یہ حربہ عام ہے کہ مسئلہ کی قوّت کو کمزور کرنے کے لیے ایک دوراویوں کی روایت کو مان کر پھر کسی وجہ سے اُنہیں بھی ٹھکرا دیتا ہے اگرچہ وہ روایت متعدّد (کثیر) راویوں سے مروِی ہو۔ (55)

۴۔حضرت اِبنِ عباس رضی اللہ عنہ نے " { اقتربت الساعة وانشقَّ القَمَر } " کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا کہ مشرکین اکٹھے ہو کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اُن میں ولید بن مُغیرہ، ابو جہل بن ہشام، عاص بن ہشام، عاص بن وائل، اَسود بن ہشام، اَسود بن مطلب بن اَسد بن عبد العُزیٰ، اَسود بن عبد یغوث، زمعہ بن اسود، نضر بن حارث اور اُن جیسے بہت بڑے سردارانِ قریش تھے سب نے نبی کریم ﷺ سے کہا کہ اگر آپ سچے ہیں تو ہمیں چاند دو ٹکڑے کر کے دکھا دیں جس کا ایک نصف (آدھا) حصّہ ابو قیس پہاڑ پر اور دوسرا نصف (آدھا) حصّہ قعیقعان پہاڑ پر ہو۔ حضور ﷺ نے فرمایا: "إن فعلت تؤمنوا؟" اگر میں یہ کر دوں تو کیا تم ایمان لاؤ گے؟ " قالوا نعم " "بولے ہاں" اور یہ چاند کی چودھویں رات تھی تو رسول اللہ ﷺ نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ جو کفّار نے آپ سے طلب کیا وہ حضور ﷺ کو عطاء فرمائے اِس پر چاند دو ٹکڑے ہو گیا جس کا ایک ٹکڑا جبلِ ابی قبیس پر اور دوسرا ٹکڑا جبلِ قعیقعان پر نظر آرہا تھا اور رسول اللہ ﷺ پکار پکار کر فرمارہے تھے اے ابو سلمہ اِبنِ عبد الاسد اور اے ارقم بن ابی الارقم گواہ ہو جاؤ۔[56] (دلائل النبوة ص ۲۳۴۔۲۳۵)

عُلماء یہود کا سوال﴾ اِمام ابو نُعیم دلائل النبوة میں اپنی سند کے ساتھ لائے اُس میں ہے کہ یہود کے عُلماء بھی رسول اللہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہنے لگے کہ ہمیں آپ کوئی نشانی دکھائیں تا کہ ہم آپ پر ایمان لے آئیں تو رسول اللہ ﷺ نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ اُن کو نشانی دکھلائے تو اُس نے اُن کو چاند دکھا دیا بے شک وہ پھٹ گیا اور دو ٹکڑے ہو گیا اُن میں سے ایک حصّہ صفا پر اور دوسرا مروہ پر ہو گیا اور اِس قدر دیر تک ایسے رہا جس قدر عصر سے غُروب تک کے درمیان کا وقفہ ہے وہ اُن دونوں حصّوں کو دیکھتے رہے پھر چاند غائب ہو گیا تو وہ بولے جادو ہے جو چلا آتا ہے۔[57]

چاند دوبارہ شق ہوا﴾ مودودی اور اُس کے ہمنوا ایک دفعہ کا رونا رو رہے ہیں لیکن الحمد للہ کُتُبِ سِیَر (سیرت کی کتابوں) میں دوبارہ شَقُّ القَمر ہوا۔ چنانچہ بعض روایات میں ہے کہ چاند دوبارہ شق ہوا، اگر تمام رِوایات کو جمع کیا جائے تو اِس موقف کی تائید ہوتی ہے کہ چاند دو بار ہی شق ہوا اگرچہ مشہور ایک بار ہی ہے ابھی حدیث میں گزرا ہے کہ مشرکین نے سوال کیا اور چاند دو ٹکڑے ہو گیا جس کا ایک ٹکڑا جبلِ قعیقعان پر اور دوسرا جبلِ ابی قبیس پر تھا جسے سب نے دیکھا اور حدیث میں گزرا ہے کہ عُلماء یہود نے سوال کیا تو چاند شق ہوا جس کا ایک حصّہ جبل صفا پر اور دوسرا حصّہ جبل مروہ پر نظر آتا رہا نیز اِمام بیہقی مُتوفّٰی سن ۴۵۸ھ اپنی کتاب "دلائل النبوة" اور اِمام حاکم نے "مُستدرک شریف" میں حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی حدیث سند کے ساتھ روایت فرماتے ہیں اُنہوں نے فرمایا: رأيت القمر منشقا بشقتين مرتين بمكة الخ[58] (الدلائل النبوة للإمام البيهقي ج ۲ ص ۲۶۵ ومستدرک ج ۲ ص ۴۷۱)

یعنی: میں نے مکّہ میں چاند کو دوبارہ دو ٹکڑوں میں پھٹا ہوا دیکھا۔

---

(۱۴) جیسا کہ داڑھی کے مسئلہ میں کیا تفصیل (فقیر کے رسالہ "اسلامی داڑھی" میں پڑھئے)، اویسی غفرلہ

[56] (دلائل النبوة لأبي نعيم الأصبهاني. الفصل السدس عشر الفصل العشرون في ذكر ما دار بينه وبين المشركين. فأما انشقاق القمر فكان بمكة لما افتتح المشركون. ۲۷۹/۱. الحديث ۲۰۹، دار النفائس، بيروت. الطبعة: الثانية، ۱۴۰۶ھ ۱۹۸۶م ۱۹۹۰)

[57] (دلائل النبوة لأبي نعيم الأصبهاني. الفصل السدس عشر الفصل العشرون في ذكر ما دار بينه وبين المشركين. فأما انشقاق القمر فكان بمكة لما افتتح المشركون. ۲۸۰/۱. الحديث ۲۱۰، دار النفائس، بيروت. الطبعة: الثانية، ۱۴۰۶ھ ۱۹۸۶م ۱۹۹۰)

[58] (المستدرك على الصحيحين، كتاب التفسير، تفسير سورة القمر بسم الله الرحمن الرحيم، ۵۱۲/۲. الحديث ۳۷۵۷، دار الكتب العلمية بيروت. الطبعة: الأولى، ۱۴۱۱ ۱۹۹۰)

اس کے بعد مکمل حدیث ہے کہ مشرکوں نے کہا کہ محمد کا چاند پر بھی جادو ہو گیا ہےاِس حدیث سے بھی یہی ثابت ہوتا ہے کہ یہ معجزہ دوبارہ دکھایا گیا ایک بار قریشِ مکّہ کو اور دوسری بار عُلمائےیہود کو اور امام حاکم نے کہا یہ حدیث شرطِ صحیحین پر صحیح ہے رسول اللہ ﷺ کی شان کو دیکھا جائے تو کسی تاویل و توجیہہ کے ذریعے اُسے ایک ہی بار قرار دیئے بغیر دو بار تسلیم کرنے سے ایمان کو مزید جِلا نصیب ہوتی ہے۔

٦-اِمام ابو نُعیم "دلائل النبوة" میں اپنی سند سے لائے ہیں حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروِی ہے کہ چاند عہدِ مصطفیٰ ﷺ میں شق ہوا تو قریش نے کہا یہ ابنِ ابی کبشہ کا جادو ہے اُس نے تم پر جادو کر دیا ہے تو بعض نے کہا کہ اُس کو دیکھو جو مسافر تمہارے پاس خبر لائیں کیونکہ محمد سب لوگوں پر جادو نہیں کر سکتے کہتے ہیں کہ مسافر آئے تو کہنے لگے اِس طرح ہے۔[59] (دلائل النبوة ص ۲۳۵)

فائدہ﴾ یہ حدیث بھی حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروِی ہے جس سے ثابت ہو رہا ہے کہ اُنہوں نے حضور ﷺ سے سوال کر کے معجزہ دیکھا جسے جادو کہہ کر ایمان نہ لائے جب کہ مودودی صاحب اپنی کوتاہ نظری سے کہہ گئے کہ حضرت اِبنِ مسعود کی کوئی روایت اُن کی نَظرِ کَج (ٹیڑھی نظر) سے نہیں گزری۔

٧-حضرت عبد اللہ بن مسعود سے مروِی ہے جسے اِمام ابو نُعیم نے اپنی سند سے روایت کرتے ہیں حضرت عبد اللہ بن مسعود فرماتے ہیں:

انشَقُّ الْقَمَر ونحن بمكة فقالت كفار قريش: سحر سحركم ابن أبي كبشة فانظروا إلى السفار يأتونكم فإن أخبروكم أنهم رأوه مثل ما رأيتم فقد صدق قال: فما قدم عليهم أحد من وجه من الوجوه إلا أخبروهم بأنهم رأوه.[60] (دلائل النبوة ص ۲۳٦)

ترجمہ﴾ چاند شق ہو گیا اور ہم مکّہ میں تھے تو قریش نے کہا کہ ابن ابی کبشہ (محمد) نے تم پر جادو کر دیا پس تم مسافروں کو دیکھو وہ تمہارے پاس آتے ہیں پس اگر وہ تمہیں خبر دیں کہ انہوں نے بھی ایسے دیکھا جیسے تم نے دیکھا محمد سچے ہیں،ابن مسعود فرماتے ہیں کہ مکّہ میں سارے راستوں سے جو مسافر بھی آئے سب نے ان کو خبر دی کہ انہوں نے اسے دیکھا۔

فائدہ﴾ اِس روایت میں "فقد صدق" کے الفاظ پر غور فرمائیں،یعنی اُنہوں نے سچ کہا کہ وہ اللہ کے نبی ہیں یعنی اگر مسافر بھی تصدیق کر دیں تو واقعی چاند دو ٹکڑے ہو گیا اور وہ اپنے دعویٰ نبوّت میں سچے ہیں اِس سے ثابت ہوا کہ قریش نے آپ سے نبوّت کی سچائی کے لیے معجزہ طلب کیا تھا جو آپ نے دکھا دیا لیکن کچھ لوگ پھر بھی ایمان کی دولت سے محروم رہے۔

٨-حضرت اِمام ابو نُعیم رحمہ اللہ تعالیٰ "دلائل النبوة" میں روایت فرماتے ہیں کہ

رواه عمر (لعله عمرو) بن ابي قيس (الرازى) عن مغيرة مثله[61] ((دلائل النبوة ص ۲۳۴)

---

[59] (دلائل النبوة لأبي نعيم الأصبهاني. الفصل السادس عشر الفصل العشرون في ذكر ما دار بينه وبين المشركين. فأما انشقاق القمر فكان بمكة لما افتتح المشركون. ١/٢٨٠. الحديث ٢١١. دار النفائس. بيروت. الطبعة: الثانية. ١٤٠٦ هـ ١٩٨٦ م ١٩٩٠)

[60] (دلائل النبوة لأبي نعيم الأصبهاني. الفصل السادس عشر الفصل العشرون في ذكر ما دار بينه وبين المشركين. فأما انشقاق القمر فكان بمكة لما افتتح المشركون. ١/٢٨١. الحديث ٢١٢. دار النفائس. بيروت. الطبعة: الثانية. ١٤٠٦ هـ ١٩٨٦ م ١٩٩٠)

[61] (دلائل النبوة لأبي نعيم الأصبهاني. الفصل السادس عشر الفصل العشرون في ذكر ما دار بينه وبين المشركين. فأما انشقاق القمر فكان بمكة لما افتتح المشركون. ١/٢٨١. الحديث ٢١٣. دار النفائس. بيروت. الطبعة: الثانية. ١٤٠٦ هـ ١٩٨٦ م ١٩٩٠)

ترجمہ﴾اِس حدیث کو عُمر بن ابی قیس نے بھی اِس طرح مُغیرہ سے روایت کیا۔

دلائل النبوۃ میں عمر بن ابی قیس ہے مگر مُصَحِّح (تصحیح کنندہ) نے حاشیہ میں تصحیح کرتے ہوئے لکھا ہے کہ شاید یہ عَمرو بن ابی قیس رازی ہیں۔ جنہوں نے اپنی سند کے ساتھ عبداللہ بن مسعود کی حدیث کی طرح حضرت مُغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا اور یہ ایک اور صحابی کے نام کا اضافہ ہے یعنی حضرت اِبنِ مسعود، حضرت عبداللہ بن عمر کے علاوہ حضرت مُغیرہ نے بھی اِس کو روایت کیا جس میں ہے کہ یہ معجزہ کفّار کے سوال کرنے پر دکھایا گیا۔

تعارف عَمرو بن ابی قیس﴾ یہ عَمرو بن ابی قیس عظیم الشان محدّث ہیں جو امام ابو اسحٰق سبیعی و منصور بن مُعتَمر و منہال بن عمرو، و ایوب سختیانی وابراہیم بن مہاجر و سماک بن حرب و حجاج بن ارطاۃ و زبیر بن عدی و ابو فروہ بن سالم و مطرف بن طریف و محمد بن منکدر و شعیب بن خالد اور عاصم ابن ابی النجود وغیرہم جیسے ائمّہ حدیث کے شاگرد ہیں، اِمام اِبنِ حبان اور اِمام اِبنِ شاہین نے اُن کو ثِقَہ راویوں میں شمار کیا اور اِمام ابو بکر بزار نے اپنی سُنَن میں فرمایا کہ مُستقیم الحدیث ہیں۔(62) (تہذیب التہذیب ج ۸ ص ۹۴)

یہ حضرت مُغیرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں اُنہوں نے فرمایا کہ شَقُّ القَمر کا واقعہ مکّہ میں ہوا آگے پوری حدیثِ اِس طرح روایت فرمائی جس طرح حضرت عبداللہ بن مسعود کی حدیث گزری۔

الحمد للہ ہم نے جناب مودودی کے اِس دعویٰ کو دلائل کی روشنی میں غلط ثابت کردیا کہ اِمام ابو نُعیم نے اِسی مضمون کی صرف ایک روایت اِبنِ عباس سے نقل کی جو سند کے حساب سے ضعیف ہے قارئین نے ملاحظہ فرمالیا کہ ایک حدیث نہیں بلکہ یہ سات (۷) حدیثیں ہیں، اور اس مضمون کی دیگر کُتُب میں بے شمار حدیثیں ہیں اِس کے باوجود مودودی صاحب کا یہ کہنا بہت بڑی کذب بیانی (غلط بیانی کرنا) علمی بددیانتی اور حق سے صریح اِنحراف (منہ موڑنا) ہے۔

روایت اِبنِ مسعود کی توثیق﴾امام ابو نُعیم و ابن جریر طبری کے علاوہ امام بیہقی و امام ابو داؤد طیالسی مُتَوَفّٰی سن ۲۰۴ھ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت لاتے ہیں جس میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں چاند شق ہوا اور قریش نے کہا کہ یہ ابنِ ابی کبشہ کا جادو ہے تم اُس کا انتظار کرو جو تمہارے پاس مسافر خبر لائیں کیونکہ محمد ﷺ سب لوگوں پر جادو نہیں کر سکتے۔ فرماتے ہیں کہ مسافر آئے اور اُنہوں نے کہا کہ یہ درست ہے۔(63) (مسند ابی داؤد طیالسی ج ا ص ۳۸)

اور **دلائل النبوۃ بھیقی** میں اِس قدر الفاظ زائد ہیں کہ قریش نے کہا کہ مسافروں سے پوچھیں:

«فَإِنْ كَانُوا رَأَوْا مَا رَأَيْتُمْ فَقَدْ صَدَقَ وَإِنْ كَانُوا لم يَرَوْا مَا رَأَيْتُمْ فَهُوَ سِحْرٌ سَحَرَكُمْ بِهِ. قَالَ فَسُئِلَ السُّفَّارُ، قَالَ: وَقَدِمُوا مِنْ كُلِّ وَجْهٍ فَقَالُوا رَأَيْنَا». (64) (دلائل النبوۃ ج ۲ ص ۲۶۶)

ترجمہ﴾پس اگر اُنہوں نے وہ دیکھا ہے جو تم نے دیکھا تو محمد سچے ہیں اور اگر اُنہوں نے وہ نہ دیکھا جو تم نے دیکھا تو وہ جادو ہے جو اُس نے تم پر کردیا کہتے ہیں کہ مسافروں سے پوچھا گیا کہتے ہیں کہ ہر طرف سے مسافر آئے تو اُنہوں نے بتایا کہ ہم نے بھی چاند کو دو ٹکڑوں میں دیکھا۔

---

(62)(تهذيب التهذيب، عمرو" بن أبي قيس الرازي الأزرق، ۹۴/۸،نمبر ۱۴۷، مطبعة دائرة المعارف النظامية، الهند، الطبعة: الطبعة الأولى، ۱۳۲۶ھ)

(63)(مسند أبي داود الطيالسي، مَا أَسْنَدَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، ۲۳۶/۱، الحديث ۲۹۳، دار هجر مصر، الطبعة: الأولى، ۱۴۱۹ھ ۱۹۹۹م)

(64)(دلائل النبوة ومعرفة أحوال صاحب الشريعة، بَابُ سُؤَالِ الْمُشْرِكِينَ رَسُولَ اللهِ، ۲۶۷/۱، دار الكتب العلمية بيروت، الطبعة: الأولى ۱۴۰۵ھ)

فائدہ﴾اِس سے بھی ثابت ہو رہا ہے کہ کفّار کے ساتھ چیلنج والا معاملہ تھا اور اُنہوں نے یہ شرط کی تھی کہ اگر حضور ﷺ اُن کو معجزہ دکھادیں تو وہ آپ پر ایمان لے آئیں گے لیکن جب حضور ﷺ نے یہ معجزہ دکھادیا تو وہ اُسے جادو بتانے لگے اور مسافروں نے بھی چاند کے دو ٹکڑے ہونے کی گواہی دے دی اور اِمام حاکم نے بھی اُس کو روایت کیا اور فرمایا یہ حدیث **بخاری و مسلم** کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔[65] (المستدرک للحاکم ج۲ ص۴۷۱)

ازالہ وھم﴾یہ جو بعض تفاسیر وغیرہ میں "اقتربت الساعة و انشقّ القَمَر" کے تحت اُس کا یہ مفہوم بیان کیا جاتا ہے کہ جیسے تم نے چاند کو دو ٹکڑوں میں شق ہوا دیکھا پس اُس سے یقین کر لو کہ میں نے جو تمہیں قیامت کے قریب ہونے کی خبر دی ہے وہ حق ہے بلا شبہ درست ہے اُس سے یہ نہیں سمجھ لینا چاہیے کہ شَقُّ القَمر تو قریب قیامت کی نشانی کے طور پر واقع ہوا تھا نہ کہ حضور ﷺ کے معجزہ کے طور پر کیونکہ حضور ﷺ کا ہر معجزہ آپ کی نبوّت کی صَداقت کی دلیل ہے اور آپ کی نبوّت چونکہ آخری نبوّت ہے لہذا آپ کا ہر معجزہ قیامت تک کے لیے آخری معجزہ ہونے کی وجہ سے قیامت کے حق ہونے کی نشانی بھی ہے۔

نیز اِمام بیہقی نے **دلائل** میں حضرت جُبَیر بن مُطعِم سے بھی روایت فرمائی جس میں وہی الفاظ ہیں جو حضرت عبد اللہ بن مسعود کی روایت کے ہیں۔[66] (دلائل النبوۃ ج۲ ص۲۶۸)

۹۔اِمام ترمذی اِس حدیث کو اپنی سند کے ساتھ حضور ﷺ کے صحابی حضرت جُبَیر بن مُطعِم رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں:

انشَقَ الْقَمَرُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وآله وَسَلَّمَ حَتَّى صَارَ فِرْقَتَيْنِ عَلَى هَذَا الْجَبَلِ وَعَلَى هَذَا الْجَبَلِ. فَقَالَ النَّاسُ سَحَرَنَا مُحَمَّدٌ فَقَالَ رَجُلٌ: إِنْ كَانَ سَحَرَكُمْ فَلَمْ يَسْحَرِ النَّاسَ كلهم۔[67] (ترمذی ج۲ ص۱۶۱)

ترجمہ﴾اُنہوں نے فرمایا کہ چاند رسول اللہ ﷺ کے زمانۂ اقدس میں شق ہو گیا یہاں کہ اُس پہاڑ کے اوپر دو حصّے ہو گیا پس کفّار نے کہا کہ محمد ﷺ نے ہم پر جادو کر دیا اُن میں سے بعض نے کہا کہ اگر اُنہوں نے ہم پر جادو کر دیا ہے تو وہ سب لوگوں پر جادو نہیں کر سکتے (لہذا دوسرے لوگوں سے چاہیئے)۔

۱۰۔ طبری اور اُن کے شاگردِ رشید اِمام واحدی سند کے ساتھ روایت کرتے ہیں:

"انْشَقَ الْقَمَرُ على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم، فقالت قريش: هذا سحر ابن أبي كَبْشة سحركم فسلوا السُّفّار، فسألوهم، فقالوا: نعم قد رأيناه، فأنزل الله تبارك وتعالى: (اقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ انشَقَ الْقَمَرُ)[68]

(تفسیر ابن جریج ج۲۷ ص۵۱۵۰، واسباب النزول ص۳۶۸)

ترجمہ﴾حضرت مسروق حضرت عبداللہ بن مسعود سے روایت کرتے ہیں اُنہوں نے فرمایا کہ حضور ﷺ کے زمانۂ اقدس میں چاند شق ہوا قریش نے کہا کہ یہ ابنِ ابی کبشہ کا جادو ہے اُس نے تم پر جادو کر دیا پس تم مسافروں سے پوچھو پس اُنہوں نے اُن سے پوچھا تو مسافروں نے کہا ہاں بیشک ہم نے دیکھا تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی قیامت قریب آگئی چاند دو ٹکڑے ہو گیا۔

---

[65] (المستدرك على الصحيحين، كتاب التفسير، تفسير سورة القمر بسم الله الرحمن الرحيم، ۵۱۲/۲، الحديث ۳۷۵۸، دار الكتب العلمية بيروت، الطبعة: الأولى، ۱۴۱۱ - ۱۹۹۰)

[66] (دلائل النبوة ومعرفة أحوال صاحب الشريعة، بَابُ سُؤَالِ الْمُشْرِكِينَ رَسُولَ اللهِ، ۲۶۸/۱، دار الكتب العلمية بيروت، الطبعة: الأولى ۱۴۰۵ هـ)

[67] (سنن الترمذي، أَبْوَابُ تَفْسِيرِ الْقُرْآنِ، بَابٌ: وَمِنْ سُورَةِ القمر، ۳۹۸/۵، الحديث ۳۲۸۹، شركة مكتبة ومطبعة مصطفى البابي الحلبي مصر، الطبعة: الثانية، ۱۳۹۵ هـ ۱۹۷۵م)

[68] (جامع البيان عن تأويل آي القرآن، كتاب تفسير القرآن، باب سورة القمر، ۵۷۲/۲۲، دار التربية والتراث، تاريخ النشر بالشاملة: ۸ ذو الحجة ۱۴۳۱)

مسروق حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے شاگردِ رشید ہیں اور اُن سے روایت فرماتے ہیں۔[69] (تہذیب التہذیب ج۱۰ ص۱۱۰)

روایاتِ صِحاح ستّہ عوام کا خیال ہے کہ جو روایت صحاح ستّہ میں ہو وہ یقیناً صحیح ہے اِس لیے ہم چند روایات صحاح سے عرض کرتے ہیں۔

بخاری شریف حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروِی ہے کہ فرمایا کہ چاند رسول اللہ ﷺ کے زمانۂ اقدس میں دو ٹکڑے ہوا ایک ٹکڑا پہاڑ کے اوپر اور دوسرا پہاڑ کے نیچے تھا اور حضور ﷺ کے زمانہ میں چاند شق ہوا۔[70]

۲-اِمام بخاری یہاں ایک اور حدیث اِبنِ عباس سے لاتے ہیں اُس میں ہے کہ حضور ﷺ کے زمانہ میں چاند شق ہوا۔[71]

۳-حضرت انس رضی اللہ عنہ کی حدیث لاتے ہیں جس کے الفاظ یہ ہیں کہ

أن أهل مكة سألوا رسول الله صلى الله عليه وسلم أن يريهم آية «فأراهم انشقاق القمر»[72] (صحیح البخاری ج۲ ص۴۷۲)

ترجمہ اہلِ مکّہ نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا کہ آپ اُن کو کوئی نشانی دکھائیں تو آپ نے اُنہیں چاند کا پھٹ جانا دکھایا۔

شرح البخاری بخاری کو شارحین نے سمجھا نہ کہ وہ جنہیں بخار آتا ہے اور شُرّاح (شارحین) میں نمبر اوّل علامہ عینی کا ہے۔یہی اِمام بدر الدین عینی مُتوَفّیٰ سن ۸۵۵ھ شرح بخاری میں فرماتے ہیں:

انْشِقَاق الْقَمَر فِي زمن النَّبِي صلى الله عَلَيْهِ وَسلم، معْجزَة لَهُ وَهِي من أُمَّهَات معجزات رَسُول الله، صلى الله عَلَيْهِ وَسلم وآياته النيرة الَّتِي اخْتصّ بِهِ، إِذْ كَانَت معجزات سَائِر الْأَنْبِيَاء لم تتجاوز عَن الأرضيات إِلَى السماويات وَقد نطق الْقُرْآن بِهِ قَالَ تَعَالَى: {اقْتَرَبت السَّاعَة وَانْشَقَّ الْقَمَر}[73] (عمدۃ القاری شرح البخاری ج۱۷ ص۱۰)

ترجمہ چاند کا حضور ﷺ کے زمانہ میں شق ہونا آپ کا معجزہ کے طور پر ہوا اور یہ آپ کے عظیم الشان معجزات میں سے ہے اور آپ کی اُن روشن نشانیوں میں سے ہیں جو آپ کے ساتھ مخصوص کی گئیں کیونکہ باقی پیغمبروں کے معجزات زمین سے تجاوُز نہ کر سکے لیکن حضور ﷺ کا یہ معجزہ زمین سے آسمان کی طرف تجاوُز کر گیا اور قرآن یہی کہتا ہے قیامت قریب آگئی اور چاند شق ہو گیا۔

اِمام بخاری علیہ الرحمہ نے اپنی صحیح کی پہلی جلد میں اِس موضوع کو "باب سؤال المشركين أن يريهم النبي صلى الله عليه وسلم آية، فأراهم انشقاق القمر" کے عُنوان سے شروع کیا ہے یعنی مشرِکین نے حضور ﷺ سے سوال کیا تھا کہ آپ اُنہیں کوئی نشانی دیکھائیں تو آپ نے اُنہیں چاند کا شق ہونا دکھایا۔اِس عُنوان کے تحت حضرت عبداللہ بن مسعود کی روایت لائے ہیں کہ چاند حضور ﷺ کے زمانہ میں دو ٹکڑے ہوا تو آپ نے فرمایا گواہ رہو۔(74) (صحیح البخاری ج۱ ص۵۱۳)

([69])(تهذيب التهذيب، مسروق" بن الأجدع بن مالك بن أمية بن عبد الله، ۱۰/۱۱۰، نمبر ۲۰۵، مطبعة دائرة المعارف النظامية، الهند، الطبعة: الطبعة الأولى، ۱۳۲٦ھ)

([70])(صحيح البخاري، كتاب المناقب، باب سؤال المشركين أن يريهم النبي صلى الله عليه وسلم آية، فأراهم انشقاق القمر، ۴/۲۰٦، الحديث ۳٦۳٦، دار طوق النجاة، الطبعة: الأولى، ۱۴۲۲ھ)

([71])(صحيح البخاري، كتاب المناقب، باب سؤال المشركين أن يريهم النبي صلى الله عليه وسلم آية، فأراهم انشقاق القمر، ۴/۲۰۷، الحديث ۳٦۳۸، دار طوق النجاة، الطبعة: الأولى، ۱۴۲۲ھ)

([72])(صحيح البخاري، كتاب المناقب، باب سؤال المشركين أن يريهم النبي صلى الله عليه وسلم آية، فأراهم انشقاق القمر، ۴/۲۰٦، الحديث ۳٦۳۷، دار طوق النجاة، الطبعة: الأولى، ۱۴۲۲ھ)

([73])(عمدة القاري، كتاب المناقب، (بَابُ انْشِقَاقِ الْقَمَرِ)، ۱۷/۱۰، دار إحياء التراث العربي بيروت)

([74])(صحيح البخاري، كتاب المناقب، باب سؤال المشركين أن يريهم النبي صلى الله عليه وسلم آية، فأراهم انشقاق القمر، ۴/۲۰٦، الحديث ۳٦۳٦، دار طوق النجاة، الطبعة: الأولى، ۱۴۲۲ھ)

اِمام بخاری علیہ رحمتہ کا حضرت عبداللہ بن مسعود کی حدیث کو اِس عُنوانِ بالا مذکورہ کے تحت لانا اِس حقیقت کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود جس **انشقاقِ قمر** یعنی چاند کے دو ٹکڑے ہونے کا ذکر فرمارہے ہیں وہ مشرکین کے سوال کے جواب میں ہوا اُس سے بھی مودودی صاحب ایسے کَج فَہم (بے وقوف) لوگوں کی کَج فَہمی (بے وقوفی) کا رد ہورہا ہے جو کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود کی حدیث سے ثابت نہیں ہوتا کہ یہ معجزہ ہے اور حضور ﷺ نے مشرکین کے سوال کے جواب میں یہ معجزہ دکھایا نیز مودودی صاحب کا یہ کہنا کہ حضرت اِبنِ عباس تو اِس واقعہ کے مُعاصِر (ہم زمانہ) نہیں ہیں اِس کا جواب اِبنِ حجر عسقلانی فتح الباری دیتے ہیں:

"وَإِنْ كَانَ لَمْ يُدْرِكِ الْقِصَّةَ لَكِنْ فِي بَعْضِ طُرُقِهِ مَا يشعر بِأَنَّهُ حمل الحَدِيث عَن بن مَسْعُودٍ "[75]

یعنی: اِبنِ عباس نے اگرچہ واقعۂ شَقّ ِ قمر کو بہ ذات خود نہ پایا لیکن اُن کی حدیث کی بعض سند میں وہ چیز (علامت و دلیل) موجود ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اُنہوں نے حدیث کو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے حاصل کیا۔ (فتح الباری شرح صحیح البخاری ج۷ ص۱۹۴)

اِمام مسلم بھی اپنی **صحیح** میں حضرت عبداللہ بن مسعود کی تین اور حضرت عبداللہ بن عمر کی ایک اور ایک حضرت انس رضی اللہ عنہ کی حدیث لائے ہیں کہ مکّہ والوں نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا کہ آپ اُنہیں کوئی نشانی دکھائیں تو آپ نے اُنہیں چاند کا دوبارہ پھٹ جانا دکھادیا چاند کا ایک ٹکڑا پہاڑ کے پیچھے اور ایک آگے ہوگیا اور پہاڑ دونوں ٹکڑوں کے درمیان تھا۔

امہات المعجزات میں ہے کہ

انْشِقَاقُ الْقَمَرِ مِنْ أُمَّهَاتِ مُعْجِزَاتِ نَبِيِّنَا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ رَوَاهَا عِدَّةٌ مِنَ الصَّحَابَةِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ مَعَ ظَاهِرِ الْآيَةِ الْكَرِيمَةِ وَسِيَاقِهَا قَالَ الزَّجَّاجُ وَقَدْ أَنْكَرَهَا بَعْضُ الْمُبْتَدِعَةِ الْمُضَاهِينَ الْمُخَالِفِي الْمِلَّةِ وَذَلِكَ لَمَّا أَعْمَى اللَّهُ قَلْبَهُ وَلَا إِنْكَارَ لِلْعَقْلِ فِيهَا لِأَنَّ الْقَمَرَ مَخْلُوقٌ لِلَّهِ تَعَالَى يَفْعَلُ فِيهِ مَا يَشَاءُ كَمَا يُفْنِيهِ وَيُكَوِّرُهُ فِي آخِرِ أَمْرِهِ[76] (شرح صحیح مسلم ج۲ ص۳۷۳)

ترجمہ﴾ چاند کا دو ٹکڑے ہونا ہمارے نبی ﷺ کے بڑے معجزات میں سے ہے اور اُسے متعدّد (کثیر) صحابہ نے روایت کیا آیتِ کریمہ کے ظاہر اور اُس کے سیاق کے باوجود اور اِمام زجاج فرماتے ہیں کہ بعض گمراہ ملت کے مخالفین ایسے لوگ اُس کے منکر ہوئے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اُن کے دل کو اندھا کر دیا اور اُس میں عقل کے لیے انکار کی کوئی گنجائش نہیں کیونکہ چاند اللہ کی مخلوق ہے اور وہ اُس میں جو چاہے کرے جیسا کہ وہ اُسے فناہ اور بے نور کر کے لپیٹ دے گا اُس کے آخر امر ہے۔

یعنی اللہ تعالیٰ نظامِ شمس و قمر کے اِختتام پر اُن کو بے نور کر کے لپیٹ دے گا وہ اِس پر قادر ہے کہ اُسے دو ٹکڑے کر دے کوئی چیز اُس کی قدرت سے باہر نہیں ہے بعض بے دینوں نے کہا کہ اگر چاند دو ٹکڑے ہوا ہوتا تو اُس کی نقل تواتر کے ساتھ ہم تک پہنچی ہوتی اور روئے زمین کے سب لوگ اُسے جانتے پہچانتے اور اُن کو اُس کا علم ہوتا اُسے خاص مکّہ والے ہی نہ دیکھتے سب دیکھتے اُس کا جواب یہ ہے کہ اَہلِ اسلام کے صحیح العقیدہ لوگ اِس پر متفق ہیں کہ چاند شق ہوا اور یہ کہ یہ رسول اللہ ﷺ کا معجزہ ہے اور اِس پر سب کا اتفاق و اِجماع چلا آرہا ہے روئے زمین کے سب لوگوں کو اِس کا علم ہونا ضروری نہیں کیونکہ یہ واقعہ رات کو ہوا اور اکثر لوگ سو رہے تھے اور بے خبر تھے اور دروازے بھی بند تھے اور لوگوں نے اپنے اوپر کپڑے اوڑھے ہوئے تھے آسمان کی طرف دیکھنے والے

---

(75) فتح الباري. قَوْلُهُ بَابُ فَضَائِلِ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. (قَوْلُهُ بَابُ انْشِقَاقِ الْقَمَرِ). ۷/۱۸۲. الناشر: دار المعرفة بيروت. ۱۳۷۹

(76) المنهاج شرح صحيح مسلم. قَوْلُهُ بَابُ فَضَائِلِ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. (قَوْلُهُ بَابُ انْشِقَاقِ الْقَمَرِ). ۱۷/۱۴۳. دار إحياء التراث العربي – بيروت. الطبعة: الثانية. ۱۳۹۲

کم تھے، شاذ و نادر لوگ تھے جو آسمان کو دیکھ رہے تھے اور یہ بات مشاہدہ و عادت میں آچکی ہے کہ چاند گرہن وغیرہ ایسے آسمانی تغیّرات (تبدیلیاں) رات کو ہوتے ہیں لیکن تھوڑے لوگ اُسے دیکھتے اور بیان کرتے ہیں دوسروں کو علم بھی نہیں ہوتا اور یہ چاند کا شق ہونا رات کو واقع ہوا اور ایسے لوگوں نے ہی اسے خصوصیّت سے دیکھا جنہوں نے حضور ﷺ سے اُس کا سوال کیا دوسرے لوگ اُس کی طرف متوجہ ہی نہ تھے اور چاند آسمان و زمین کی فضا کے درمیان بعض ملکوں میں دیکھا جاتا ہے اور بعض میں نہیں جیسے کُسوف (چاند گرہن) کا کسی کو علم ہوتا ہے اور کسی کو نہیں۔ لہٰذا اُس کے انکار کی یہ وجہ کوئی منقول نہیں۔

ترمذی﴾ اِمام ترمذی نے اپنی سُنَن میں اپنی سند کے ساتھ حضرت عبد اللہ بن مسعود کے علاوہ حضرت انس والی حدیث بھی روایت کرتے ہیں اُس میں بھی یہی ہے کہ اہلِ مکّہ کے سوال پر آپ نے یہ معجزہ شَقُّ القَمر دکھایا اُس کے بعد امام ترمذی فرماتے ہیں: "هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ" کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے، اِمام ترمذی اُس کو حدیثِ صحیح قرار دے رہے[77] مگر مودودی صاحب اُس میں شک کا شکار نہیں بلکہ اُس کے انکار کا طوق (پھندا) گلے میں ڈالے ہوئے ہیں۔ لاحول ولا قوۃ الا باللّٰہ اور عُلماءِ اُمّت کا فیصلہ ہے کہ حدیثِ صحیح بلکہ ایسی صحیح کہ حدیث شُہرت و تَواتر کو پہنچ رہی ہو، کا انکار گمراہی اور بے دینی ہے پھر امام ترمذی جُبَیر بن مُطعِم رضی اللہ عنہ کی حدیث بھی روایت فرماتے ہیں۔ (صحیح ترمذی ج ۱ ص ۱۶۰)

پھر اُسی ترمذی میں **انشقاقِ قمر** کا باب منعقد فرما کر اُس میں حضرت عبد اللہ بن عمر و ابنِ مسعود و انس اور جُبَیر بن مُطعِم کی حدیثیں روایت کرتے ہیں اور ہم اِمام ابنِ حجر عسقلانی کے حوالہ سے عرض کر چکے اور ابنِ کثیر کا قول بھی نقل کر چکے ہیں، کہ حضرت انس اور حضرت ابنِ عباس نے دوسرے صحابہ سے اور حضور ﷺ سے سنا ہوگا اور ابنِ عباس کے حضرت ابنِ مسعود مودودی صاحب کے شُبہ کا جواب سے حدیثِ مذکور کے سننے کی دلیل صاحبِ **فتح باری** نے ذکر کی ہے نیز اُن کے بارے میں حافظ ابنِ کثیر نے لکھا کہ

فَهَذِهِ طُرُقٌ مُتَعَدِّدَةٌ قَوِيَّةُ الْأَسَانِيدِ تُفِيدُ الْقَطْعَ لِمَنْ تَأَمَّلَهَا وَعَرَفَ عَدَالَةَ رِجَالِهَا.[78] (البداية والنهاية)

ترجمہ﴾ یہ متعدّد (کثیر) طریقوں سے مروی قوی الاسناد اَحادیث ہیں اُس شخص کو یقین و قطعیّت کا فائدہ دیتی ہیں جو اُن میں غور کرے اور اُن کے راویوں کی عَدالت سے واقف ہو۔

چاند اشارے سے ہوچاک

چاند اشارے سے ہوچاک﴾ مودودی و دیگر بد مذاہب کا مُقتَدِر (نامور) بھی الاشارہ لکھتا ہے کہ

"كان ذلك وقت إِشَارَتِهِ الْكَرِيمَةِ".[79] (البدایہ ص ۱۱۸ ج ۳)

یعنی: یہ چاند اُس وقت دو ٹکڑے ہو گیا جب حضور علیہ السلام نے اس کی طرف اشارہ فرمایا۔

یہی ابنِ کثیر چند صفحات کے بعد اُسی البنایہ والنہایہ ص ۱۲۲ ج ۳ میں لکھتا ہے کہ

"أَنَّهُ حِينَ أَشَارَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْشَقَّ عَنْ إِشَارَتِهِ فَصَارَ فِرْقَتَيْنِ"[80]

ترجمہ﴾ بے شک جب حضور سرورِ عالم ﷺ نے اُس چاند کی طرف اشارہ فرمایا تو وہ آپ کے اشارہ سے پھٹ گیا۔

---

[77] (سنن الترمذي، أَبْوَابُ الْفِتَنِ، بَابُ مَا جَاءَ فِي انْشِقَاقِ الْقَمَرِ، ۴/۴۷۷، الحديث ۲۱۸۲، شركة مكتبة ومطبعة مصطفى البابي الحلبي مصر، الطبعة: الثانية، ۱۳۹۵ھ ۱۹۷۵م)

[78] (البداية والنهاية، إسلام قبل الهجرة، فصل انْشِقَاقِ الْقَمَرِ فِي زَمَانِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ۳/۱۲۲، دار الفكر، عام النشر: ۱۴۰۷ھ ۱۹۸۶م)

[79] (البداية والنهاية، إسلام قبل الهجرة، فصل انْشِقَاقِ الْقَمَرِ فِي زَمَانِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ۳/۱۱۸، دار الفكر، عام النشر: ۱۴۰۷ھ ۱۹۸۶م)

[80] (البداية والنهاية، إسلام قبل الهجرة، فصل انْشِقَاقِ الْقَمَرِ فِي زَمَانِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ۳/۱۲۲، دار الفكر، عام النشر: ۱۴۰۷ھ ۱۹۸۶م)

مودودی کے توھُّمات کے جوابات﴾ مودودی کی تحریر "ماہنامہ ترجمان القرآن" میں پھر "تفسیر تفہیم القرآن پ۲۷ سورۃالقمر" میں پھروہی بہ لفظ تین تصانیف میں ہیں ممکن ہے اور تصانیف میں بھی ہوں مجھے اِن تینوں میں یہی ایک جیسی تحریر ملی ہے۔

سوال نمبر ۱ ﴾ سوال قائم کرکے یہ ایک معجزہ تھا یا ایک حادثہ تھا؟(سیرت النبی ص ۴۰۴ ج ۱)

ج ۱ ﴾ لایعنی (بے فائدہ) گفتگو کے بعد خود نتیجہ نکالا کہ سب سے بڑی بات یہ ہے کہ قرآن مجید اِس واقعہ کو رسالتِ محمدی کو نہیں بلکہ قُربِ قیامت کی نشانی کے طور پر پیش کررہا ہے۔[81]

انتباہ﴾ مودودی کی یہی عبارت انکارِ معجزہ شَقُّ القَمر میں صَریح ہے اِسی عبارت کو پڑھ کر ناظرین فیصلہ فرمائیں کہ وہ معجزہ شَقُّ القَمر کا منکر ہے یا نہ یقیناً منکر ہے تو پھر جواُس کی گمراہی میں شک کرے اُسے خود سمجھیئے۔

تبصرہ اویسی مغفِرَلہ﴾ مودودی کی چالا کی دیکھئے کہ شَقُّ القَمر مانا لیکن تسلیم نہیں کیا کہ یہ رسول اللہ ﷺ کا معجزہ ہو بلکہ یہ قیامت کی ایک علامت ہے جیسے دجّال کا آنا۔ مہدی و عیسیٰ علی نبینا علیہما السلام کا تشریف لاکر اُسے قتل کرنا وغیرجیسے یہ صرف قیامت کی نشانیاں ہیں اُنہیں معجزہ سے کوئی تعلق نہیں ایسے شَقُّ القَمر ایک علامتِ قیامت ہے اُسے معجزہ نہ کہا جائے۔

جواب﴾ عبارتِ مودودی خود اپنا جواب خود ہے اِس لیے کہ چودہ سو سال سے تمام مسلمان اُسے معجزہ مانتے چلے آئے اور ہر اسلامی فرقہ کے سربراہ بالخصوص اہلسنّت کے مشائخ واَولیاء عُلماء سب کے سب معجزہ لکھتے چلے آئے صدی چودھویں کی بدنصیبی کہ مودودی اُس میں پیدا ہوکر دُشمنانِ اسلام کی زبان بن کر ایسے عالیشان معجزہ کا صاف انکار کردیا تفصیل مذکور ہوچکی چند مزید تصریحات بھی آگے چل کر عرض کردوں گا۔

سوال﴾ مودودی نے لکھا ہے کہ شَقُّ القَمر کفّار کے سوال پر نہیں ہوا بلکہ ویسے ہی اچانک ہوگیا جسے رسول اللہ ﷺ نے دیکھ کر کافروں اور مسلمانوں کو فرمایا لو دیکھو یہ ہے کرشمۂ قدرت چنانچہ لکھا کہ یہ قصہ جتنے طریقوں سے منقول ہے اُس میں سے کسی میں بھی حضرت انس کی حدیث کے سوا یہ مضمون میری نگاہ سے نہیں گزرا کہ شَقُّ القَمر کا واقعہ مشرکین کے مطالبہ پر ہوا تھا۔

تبصرہ اویسی غُفِرَلہ﴾ مودودی نے سوالِ کفّار اس لئے کہا کہ سوالِ کفّار کے جواب میں جو غریب اَمر (انوکھا کام) صادر ہوتا ہے وہ معجزہ ہوتا ہے چالا کی کرکے معجزہ کے انکارِ صریح کے بعد اُس کے اصل موجِب (سبب) کا ہی انکار کردیا مودودی کے اِس غلط تصوّر کے روکی ضرورت نہیں کیونکہ اُس سے پہلے دلائل پیش کئے ہیں وہ سب کے سب مودودی کے اُس خیالِ باطل اور اُس گمراہ کن نظریہ کی تردید کے لیے کافی ہیں۔

صحابہ کرام پر رکیک (گھٹیا) **حملہ**﴾ مودودی کا کہنا کہ شَقُّ القَمر کا کفّار کے سوال کے نتیجہ میں معجزہ کے طور پر ظاہر ہونا حضرتِ اِبن عباس اور حضرت انس کے سوا کسی اور صحابی سے جو وہاں موجود تھے ثابت نہیں اور یہ دونوں حضرات اُس وقت وہاں نہ تھے۔

جوابات﴾ (۱) مودودی کا بہت بڑا جھوٹ ہے کہ یہ روایت صرف دو صحابیوں کے سوا کسی سے مروی نہیں اَئمّہ حدیث و تفسیر اور مصنّفین کُتبِ سِیَر سب نے متفق ہوکر لکھا کہ انشقاق القمر کی روایت جماعتِ کثیرہ صحابہ و تابعین سے مروی ہے چند تصریحات ملاحظہ ہوں:۔

---

(81)(تفہیم القرآن، سورت القمر، ۵/۲۳۰، مرکز الحرمین الاسلامی، الطبع ۲۰۰۷ء)

۲)حضرت شاہ عبدالحق محدّث دہلوی قدّس سرہ مدارج النبوۃ ص ۳۲۸ ج ۱ میں لکھتے ہیں کہ اِبنِ عبدالبر جو اکابر ِ عُلماء حدیث سے ہیں فرماتے ہیں کہ چاند کے ٹکڑے ہونے والی حدیث کو صحابہ کرام کی جماعتِ کثیرہ نے اور اِسی طرح تابعین کی جماعتِ کثیرہ روایت کرتی ہے اور اُن سے ایک جمِّ غَفیر نے اِسی طرح ہم تک یہ روایت پہنچی اور ائمّہ کرام نے اُس کی تائید فرمائی۔[82] انتھی

اِسی طرح مُتَقَدِّمِین ومُتَاَخِّرِین کی حدیث کی کتابیں بکثرت طُرُق اور متعدّد (کثیر) اَسانید سے مملو (لبریز) اور بھری ہوئی ہیں مواہب لدنیہ میں منقول ہے کہ علامہ ابنِ سُبکی رحمہ اللہ مختصرِ ابنِ حاجب کی شرح میں فرماتے ہیں کہ میرے نزدیک صحیح یہ ہے کہ انشقاقِ قمر یعنی چاند کے ٹکڑے ہونا متواتر ہے اور قرآن میں منصوص علیہ (آیت موجود) ہے[83] اور صحیحین وغیر ہما میں بطُرُقِ کثیرہ صحیحہ مروِی ہے جس کے تَواتُر اور اُس کی صحت میں شک نہیں کیا جاسکتا البتہ اِس معجزہ کا بعض مُبْتَدِعَہ (فرقے)[84] نے انکار کیا ہے یہ ملت کے اُن مخالفوں کی راہ کی موافقت میں ہے جو کہتے ہیں کہ اجرام علویہ خرق والتیام کو قبول نہیں کرتے[85] اور ملت کے مُتَّبِعِین (پیروی کرنے والے) کے عُلماء اِس بارے میں فرماتے ہیں کہ اِس میں عقلاً کوئی اِستحالہ (محال) نہیں ہے اِس لیے کہ چاند و سورج خدا کی مخلوق ہیں وہ جو چاہے اُس میں کرتا ہے جیسا کہ نُصوص میں اَحوالِ قیامت کے ضمن میں مذکور ہے اِس سے پہلے شاہ صاحب قُدّس سرہ نے سیّدنا ابنِ سعود رضی اللہ عنہ کی روایت کرکے لکھا کہ اِس روایت کو صحابہ کرام کی جماعتِ کثیرہ نے نقل فرمایا ہے۔[86]

۲۔مودودی کے اِمام ومُقتَدا ابنِ کثیر نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت کے بارہ میں لکھا کہ

هَذَا مِنْ مُرْسَلَاتِ الصَّحَابَةِ، وَالظَّاهِرُ أَنَّهُ تَلَقَّاهُ عَنِ الْجَمِّ الْغَفِيرِ مِنَ الصَّحَابَةِ، أَوْ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَوْ عَنِ الْجَمِيعِ[87] (البداية والنهاية ج ۳ ص ۱۱۹)

ترجمہ﴾ کہ انس کی روایت القمر مرسلات صحابہ میں سے ہے اور ظاہر ہے کہ اُنہوں نے صحابہ کی بڑی جماعت سے یا نبی ﷺ سے یا سب سے سُن کر روایت کی۔

۳۔اِمام فخر الدین رازی رحمہ اللہ نے تفسیر کبیر ج ۲۹ ص ۲۸ میں لکھا کہ "رَوَاهُ جَمْعٌ مِنَ الصَّحَابَةِ"[88] اُسے صحابہ کی بہت بڑی جماعت نے روایت کیا۔

ترجمہ﴾ یہ حدیث یعنی شَقُّ الْقَمَر کو صحابہ کی بہت بڑی جماعت نے روایت کیا ہے اُن سے اُن جیسے تابعین کثیر التعداد نے روایات کی ایسے ہی ہمارے ہاں ایک جمِّ غفیر (جماعت کثیر) کے ذریعے منقول کر پہنچی۔

---

[82] (مدارج نبوّت، ۲۳۹/۱، شبیر برادرز، سن اشاعت ۲۰۰۴)

[83] (المواهب اللدنية بالمنح المحمدية، أقسام معجزاته، وأما القسم الثالث: وهو ما كان معه من حين ولادته إلى وفاته، ۲۵۴/۲ الناشر: المكتبة التوفيقية، القاهرة مصر)

(۱۵) ان بدعتیوں میں مودودی بھی شامل ہو گیا اور اس کے ہمنوا بھی۔

[85] ("اجرام علویہ خرق والتیام کو قبول نہیں کرتے" کا مطلب ہے کہ آسمانی اجسام یا علوی اجسام (یعنی ستارے، سیارے، اور دیگر فلکیاتی اجسام) اپنے وجود اور طبیعت میں کسی قسم کے ٹوٹ پھوٹ یا مرمت کی حالت کو قبول نہیں کرتے۔)

[86] (المواهب اللدنية بالمنح المحمدية، أقسام معجزاته، وأما القسم الثالث: وهو ما كان معه من حين ولادته إلى وفاته، ۲۵۷/۲ الناشر: المكتبة التوفيقية، القاهرة مصر)

[87] (البداية والنهاية، إسلام قبل الهجرة، فصل انْشِقَاقِ الْقَمَرِ فِي زَمَانِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ۱۱۹/۳، دار الفكر، عام النشر: ۱۴۰۷ھ ۱۹۸۶م)

[88] (التفسير الكبير، سورت القمر تحت آيت ۲، ۲۸۸/۲۹، دار إحياء التراث العربي – بيروت، الطبعة: الثالثة ۱۴۲۰ھ)

صحابہ وقت پہ موجود نہ تھے﴾اِس سے مودودی کا مطلب یہ ہے کہ پہلے تو روایت **انشقاق القمر** بطور معجزہ ثابت نہیں اگر ثابت ہے صرف اُن دو صحابیوں سے وہ بھی موقعہ پر موجود نہ تھے تو اُن کی روایت کا کیا اعتبار، **معاذ الله** گویا اُنہوں نے از خود بیٹھ کر بیان کر دیا صحابہ پر اِس سے بڑھ کر حملہ اور کیا ہو سکتا ہے۔

حضور ﷺ کے تمام صحابہ عُدول (عادل) ہیں حضور اکرم ﷺ کے فیضانِ صُحبت نے اُن کو اِس قدر پاکیزہ کر دیا تھا کہ جھوٹ اور کذب بیانی سے پاک تھے اِس لیے حضور ﷺ اُن کے بارے میں گواہی دے رہے ہیں کہ **مشکوۃ** میں ہے: " **فَإِنَّهُمْ خِيَارُكُمْ** "[89] کہ وہ تم سب سے بہتر ہیں اور **فتح المغیث** میں ہے کہ "**اَلصَّحَابَةُ كُلُّهُمْ عُدُولٌ** ." کہ تمام صحابہ عادل ہیں سچے ہیں[90] اِمام شمس الدین محمد بن عبد الرحمن سخاوی مُتوَفّی سن ۹۰۲ھ **فتح المغیث** میں فرماتے ہیں کہ

هذا إسناد صحيح وأصحاب النبي صلى الله عليه و سلم كلهم ثقة فترك ذكر تأسمائهم في الاسناد لا يضر إذا لم يعارضه ما هو أصح منه۔۔۔ روى البخاري عن الحميدي قال إذا صح الإسناد عن الثقات إلى رجل من الصحابة فهو حجة وإن لم يسم۔۔۔ أما الخبر الذي أرسله الصحابي الصغير عن النبي صلى الله عليه و سلم كان عباس وابن الزبير ونحوهما ممن لم يحفظ عن النبي صلى الله عليه وسلم إلا اليسير وكذا الصحابي الكبير فيما ثبت عن أنه لم يسمعه إلا بواسطة فحكمه الوصل المقتضى للإحتجاج به۔۔۔ بل أهل الحديث وإن سموه مرسلا لا خلاف بينهم في إحتجاج به[91]

(فتح المغیث ج ۱ ص ۱۴۵-۱۴۶)

ترجمہ﴾نبی کریم ﷺ کے سب صحابہ ثِقَہ پس اَسنادِ حدیث میں اُن کے اسماءِ گرامی کا ذکر نہ کرنا مضر (نقصان دہ) نہیں جب کہ اِس سے بڑھ کر صحیح روایت اُس کے خلاف نہ ہو (یہاں تک فرمایا کہ) اِمام بخاری اِمام حمیدی نے روایت کی اُنہوں نے فرمایا کہ جب ثِقَہ راویوں کی اَسناد صحت کے ساتھ کسی صحابی تک پہنچ جائے۔ تو وہ حجّت ہے اگرچہ اُس صحابی کا نام نہ لیا ہو۔ (یہاں تک فرمایا کہ) لیکن وہ حدیث جسے کوئی چھوٹا صحابی درمیان کے واسطہ کو چھوڑ کر نبی ﷺ سے روایات کرے جیسے اِبنِ عباس واِبنِ زبیر اور اُن جیسے دوسرے چھوٹے صحابہ اُن حضرات میں سے جو حضور ﷺ سے کچھ زیادہ حدیثیں محفوظ نہیں رکھتے اور اِس طرح بڑا صحابی اُس حدیث میں جس میں ثابت ہو کہ اُس نے اُس حدیث کو حضور کے واسطہ کے بغیر نہیں سنا لیکن واسطہ کا ذکر نہیں کیا پس اُس کا حکم وَصل ہے گویا جیسے اُس نے اُسے براہِ راست سنا ہے جو اِس بات کا مُقتَضِی (تقاضا کرنے والا) ہے کہ اُس کو حجّت و دلیل قرار دیا جائے (یہاں تک فرمایا کہ) بلکہ محدّثین اگرچہ اُسے مرسَل کہتے ہیں تاہم اُس کے ذریعے حجّت لانے میں کسی کا اختلاف نہیں ہے۔

فائدہ﴾اُصولِ حدیث کے ماہر عُلماء کا فیصلہ ملاحظہ فرمایا کہ اگر کوئی صحابی کسی صحابی سے کسی ایسی بات کا ذکر کرتا ہے جسے اُس نے اُس بات کو حضور ﷺ سے براہِ راست نہیں سنا یا اُس واقعہ کو براہِ راست نہیں دیکھا تو اُس صحابی کی وہ بات حجّت ہے اُسے بطورِ دلیل پیش کیا جائے گا اگرچہ شَقُّ القَمَر کی روایت اور بھی ایسے متعدّد (کثیر) صحابہ سے ہم نقل کر چکے ہیں جنہوں نے براہِ راست اُسے مشاہدہ کیا اور اُس واقعہ میں موجود تھے اور وہ بیان فرما رہے ہیں کہ یہ کفّارِ مکّہ کے سوال کرنے پر دکھایا گیا اُن میں خصوصیّت سے وہ صحابی ہیں جن کا نام لے کر مودودی صاحب نے لکھا کہ اُن کی کوئی روایت اُن کی نظر سے نہیں گزری جیسے حضرت

---

(89)(مشكاة المصابيح. كتاب المناقب . بَاب مَنَاقِبِ الصَّحَابَة. ۱۶۹۵/۳. الحديث ۶۰۱۲. المكتب الإسلامي –بيروت . الطبعة: الثالثة. ۱۹۸۵)

(90)(فتح المغيث. بِمَ تُعْرَفُ الصُّحْبَةُ. ۹۱/۴. مكتبة السنة مصر . الطبعة: الأولى. ۱۴۲۴هـ / ۲۰۰۳م)

(91)(فتح المغيث. المرسل. ج۱ ص ۱۵۲ الى ۱۵۳. دار الكتب العلمية لبنان. الطبعة: الأولى. ۱۴۰۳هـ)

جُبَیر بِن مُعطِم واِبنِ مسعو و عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم۔ہم نے اُنہی صحابہ کرام سے متعدّد (کثیر) اَحادِیث پیش کر دی ہیں تاہم مودودی کا یہ کہنا کہ حضرت اِبنِ عباس اور حضرت انس رضی اللہ عنہم چونکہ اُس واقعہ کے مُعاصِر نہیں ہیں لہٰذا اُن کی روایات حجّت نہیں اِس لیے اُسے حضور ﷺ کا معجزہ قرار نہیں دیا جا سکتا بلکہ یہ ایک حادثہ تھا جو قُربِ قیامت کی علامت کے طور پر ظاہر ہوا چونکہ مودودی نے عُلومِ عربیہ کے اُصول و فنون نہیں پڑھے اِس لیے عموماً اُسے سینہ زوری سے کام چلاتا ہے۔سب سے بڑھ کر یہ کہ وہ بدعقیدتی کے مرض میں مبتلا ہے۔

اِسی لئے اُس کے ہمنوا دیوبندی بھی اُسے گمراہ کہتے و لکھتے ہیں اور اُس کی بدقسمتی سمجھئے کہ وہ صحابہ کرام کا بھی بے ادب گستاخ ہے ملاحظہ ہو اُس کی تصنیف "خلافت و ملوکیت"۔

قاعدہ حدیث شریف[92]﴾ اُصولِ حدیث کے قاعدہ پر اُسے یوں لکھنا تھا کہ اِبنِ عباس اور حضرت انس رضی اللہ عنہم دونوں رسول اللہ ﷺ کے صحابی ہیں اگرچہ یہ دونوں اُس واقعہ میں موجود تھے تاہم اُنہوں نے دوسرے صحابہ سے اور خود حضور ﷺ سے دونوں نے سن لیا ہوگا اور یقیناً سنا ورنہ وہ اپنی طرف سے کبھی کچھ نہیں کہہ سکتے اِس لیے اُن کی روایت حجّت ہے اور یہ حضور ﷺ کا معجزہ عظمٰی ہے جیسا کہ اِبنِ کثیر نے لکھا:

هَذَا مِنْ مُرْسَلَاتِ الصَّحَابَةِ، وَالظَّاهِرُ أَنَّهُ تَلَقَّاهُ عَنِ الْجَمِّ الْغَفِيرِ مِنَ الصَّحَابَةِ، أَوْ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَوْ عَنِ الْجَمِيعِ[93] (البداية والنهاية ج ۳ ص ۱۱۹)

ترجمہ﴾ اور یہ حدیث انس و حدیث اِبنِ عباس صحابہ کی مرسلات میں سے ہے ظاہر ہے کہ اُنہوں نے اُسے دوسرے صحابہ کی بڑی جماعت سے حاصل کیا یا نبی کریم ﷺ سے یا دونوں سے۔

فرسودہ سوالات﴾ اوّل تو ایسا ہونا ممکن ہی نہیں ہے کہ چاند جیسے عظیم کُرّہ کے دو ٹکڑے پھٹ کر الگ ہو جائیں اور سینکڑوں میل ایک دوسرے سے دور ہو جانے کے بعد پھر باہم جڑ جائیں ایک دوسرے سے اگر ایسا ہوا ہوتا تو یہ واقعہ دنیا بھر میں مشہور ہو جاتا، تاریخوں میں اِس کا ذکر آتا، اور علمِ نجوم کی کتابوں میں اُسے بیان کیا جاتا۔

نقد جوابات﴾ جہاں تک اُس کے امکان کی بحث ہے قدیم (پہلے) زمانے میں شاید وہ چل بھی سکتی تھی لیکن موجودہ دور میں سیّاروں کی ساخت کے متعلق انسان کو جو معلومات حاصل ہوئی ہیں اُن کی بناء پر یہ بات بالکل ممکن ہے کہ کُرّہ اپنے اندر کی آتش فشانی (گرمی) کے باعث پھٹ جائے اور اُس زبردست اِنفجار (پھٹنے) سے اُس کے دو ٹکڑے دور تک چلے جائیں اور پھر اپنے مرکزی مقناطیسی قوّت کے سبب سے وہ ایک دوسرے کے ساتھ آملیں۔

رہا دوسرا اعتراض تو وہ اِس لیے بے وزن ہے کہ یہ واقعہ اچانک میں ایک لَحظ (لمحہ) کے لیے پیش آیا تھا ضروری نہیں تھا کہ اُس خاص لمحے میں دنیا بھر کی نگاہیں چاند کی طرف لگی ہوئی ہیں اُس سے کوئی دھماکہ نہیں ہوا تھا کہ لوگوں کی توجہ اُس کی طرف مُنعَطِف (متوجہ) ہوتی پہلے سے کوئی اطلاع اُس کی نہ تھی کہ لوگ اُس کے منتظر ہو کر آسمان کی طرف دیکھ رہے ہوتے اور تمام روئے زمین پر اُسے دیکھا بھی نہیں جا سکتا تھا، بلکہ عرب اور اُس کے مشرقی جانب کے ممالک ہی میں اُس وقت چاند نکلا ہوا تھا تاریخ نگاری کا ذوق اور فن بھی اُس وقت تک اتنا ترقی یافتہ نہ تھا کہ مشرقی ممالک میں جن لوگوں نے اُسے دیکھا ہوتا وہ اُسے

---

(۱۶) اگرچہ اسی قاعدہ کو مودودی نے دبے لفظوں میں مانا ہے لیکن نہ ماننے کے برابر اس لیے کہ وہ مانا من حیث المعجزہ نہیں۔

[93] (البداية والنهاية، إسلام قبل الهجرة، فصل انْشِقَاقِ الْقَمَرِ فِي زَمَانِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ۱۱۹/۳، دار الفكر، عام النشر: ۱۴۰۷ هـ ۱۹۸۶م)

ثَبت (مندرج) کر لیتے اور کسی مورّخ کے پاس یہ شہادتیں جمع ہوتیں اور وہ تاریخ کی کسی کتاب میں اُن کو درج کر لیتا تاہم مالا بار کی تاریخوں میں یہ ذکر آیا ہے کہ اُس رات وہاں کے ایک راجہ نے یہ منظر دیکھا تھا۔[94]

ہیں علمِ نجوم کی کتابیں اور جنتریاں تواُن میں اُس کا ذکر آنا صرف اِس حالت میں ضروری تھا جب کہ چاند کی رفتار اور اُس کی گردِش کے راستے اور اُس کے طُلوع وغُروب کے اَوقات میں اُس سے کوئی فرق واقع ہوا ہوتا یہ صورت چونکہ پیش نہیں آئی اِس لیے قدیم زمانہ کے اَہلِ تَنجِیم (علم نجوم سے حساب لگانے والے) کی توجہ اُس کی طرف مُنعَطِف (متوجہ) نہیں ہوئی اُس زمانے میں رَصد گاہیں (فلکیاتی مراکز) اِس حد تک ترقی یافتہ نہیں تھیں کہ اَفلاک میں پیش آنے والے ہر واقعہ کا نوٹس لیتیں اور اُس کو ریکارڈ پر محفوظ کر لیتیں۔[95] (ترجمان القرآن)

یہ جوابات مودودی نے لکھے صرف اِس لیے کہ شَقُّ القَمَر کا وُقوع حق ہے لیکن یہ اُس کی بدقسمتی سمجھیئے کہ اُس نے شَقُّ القَمَر معجزۂ مصطفےٰ ﷺ کی حیثیت سے نہیں بلکہ ایک حادثہ کے طور پر مانا بلکہ معجزہ کے انکار پر دلائل جو در حقیقت جہالات کا مجموعہ کے **تفہیم القرآن** اور **سیرت سرور عالم** اور **ماہنامہ ترجمان القرآن** کے کئی صفحات سیاہ (کالا) کر کے اپنا عمل نامہ سیاہ (کالا) کر ڈالا۔ اُس کے مضامین کی تردید اَوراقِ سابقہ میں آ گئی تلخیص (خلاصہ) کے طور پر سوالات اور اُن کے جوابات آگے آئیں گے۔

تقریر قاضی عیاض رحمہ اللہ﴾ فرسودہ سوالات کے جواب میں حضرت قاضی عیاض رحمہ اللہ نے فرمایا کہ

یہ اعتراض اِس لیے (باطل) ہے کہ ہمارے پاس یہ بات اَہلِ زمین کی طرف سے منقول نہیں ہے کہ وہ اُس رات گھات میں لگے رہے ہوں اور اُنہوں نے چاند کے ٹکڑے ہوتے نہ دیکھا اور اگر ہم تک ایسے لوگوں کی روایت منقول بھی ہوتی جن کا جھوٹ پر بوجہ کثرت میلان جائز نہیں تو تب بھی ہم پر یہ حجّت نہیں ہوتی کیونکہ چاند تمام زمین والوں کے لیے ایک حال پر نہیں ہوتا بلاشبہ ایک قوم پر دوسری قوم سے پہلے طُلوع کرتا ہے اور کبھی زمین میں سے ایک قوم پر دوسرے کے طرف مخالف میں ہوتا ہے یا قوم اور اُس کے درمیان بادل یا پہاڑ حائل ہو (کیا تم دیکھتے نہیں)، کہ ہم بعض شہروں میں چاند گرہن پاتے ہیں اور بعض میں نہیں اور کسی شہر میں گرہن جُزوی ہوتا ہے اور کسی میں پورا اور جس جگہ اُس کو صرف وہی پہچانتے ہیں جو اُس علم کے مُدّعی ہیں۔

"ذٰلِكَ تَقْدِيرُ الْعَزِيزِ الْعَلِيمِ"

یہ برتر علم کی قدرت ہے اور یہ کہ چاند کا معجزہ تورات کے وقت تھا اور عادتاً لوگوں میں رات کو آرام وسکون ہوتا ہے دروازے بند ہوتے ہیں اور کام کاج سے علیحدہ اور آسمان کے اُمور کو اُن لوگوں کے سوا جو کہ اُس کے منتظِر ہوں یا اُس کی گھات میں ہوں کم لوگ پہچانتے ہیں۔ اِس لیے چاند گرہن، اکثر ملکوں میں نہیں ہوتا اور اکثر لوگ اُس کو جانتے ہی نہیں چہ جائیکہ اُس کی خبر دیں اور اکثر ثِقَہ حضرات بتاتے ہیں جو اُنہوں نے عجائبات کا مشاہدہ کیا ہے یعنی آسمان پر چمک، بڑے بڑے ستارے، آسمان پر رات کو چڑھتے ہوئے دیکھتے ہیں اور کسی کو اُن کا علم ہی نہیں ہوتا۔[96] (شفا شریف ص ۳۲۳)

([94]) (تفہیم القران، سورت القمر، ۲۳۰/۵، مرکز الحرمین الاسلامی، الطبع ۲۰۰۷ء)

([95]) (تفہیم القران، سورت القمر، ۲۳۱/۵، مرکز الحرمین الاسلامی، الطبع ۲۰۰۷ء)

([96]) (الشفا بتعريف حقوق المصطفى. الْبَابِ الرابع ففيما أظهره اللّٰه تَعَالَى عَلَى يديه مِنَ المعجزات وشرفه بِهِ مِنَ الخصائص والكرامات. فصل انشقاق القمر وحبس الشمس، ۲۸۳/۱. دار الفكر. عام النشر: ۱۴۰۹ھ ۱۹۸۸م)

مزید جوابات کی ضرورت نہیں کیونکہ دورِ حاضرہ میں اِس قسم کے اعتراضات کے جوابات عام ذہن بھی پیش کر سکتے ہیں۔ چہ جائیکہ اَہلِ علم اور کچھ ابتداء میں ہم نے اُس کی تفصیل عرض کر دی ہے۔

مودودی کے بہتانات﴾ شَقُّ القمر کو من حیث المعجزہ تمام مسلمان نہ صرف تسلیم کرتے آئے بلکہ اُسے اُمہاتُ المعجزہ سے تعبیر کرتے رہے یہاں تک کہ اَعدائے اسلام (دشمنانِ اسلام) کے اَذہان تک راسخ تھا کہ مسلمانوں کا عقیدہ "شَقُّ الْقَمَر" "من حیث المعجزہ"، اور وہ اِس عقیدہ کو کمزور کرنے کے لیے بڑے جتن کرتے رہے مناظروں تک نوبَت پہنچ جاتی۔

مناظرہ شَقُّ الْقَمَر﴾ اِمام زرقانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو بکر بن الطیب رحمہ اللہ کی ایک پادری سے مناظرہ ہوا۔ پادری نے کہا کہ کیا تمہارا چاند سے رشتہ داری ہے کہ شَقُّ القمر کے معجزہ میں صرف تم نے اُسے پھٹتا دیکھا دیگر اَقوام کیوں نہ دیکھ سکیں؟ آپ نے اُس کے جواب میں الزاماً فرمایا کہ کیا آسمانی مائدہ (دستر خوان) سے تمہاری رشتہ داری تھی کہ صرف تم نے اُسے اُترتے دیکھا لیکن یہود و مجوس اور یونان اور تمہارے دیگر دشمن کو نظر نہ آیا جب کہ آج یہی لوگ تمہارے لیے نُزولِ مائدہ کے منکر ہیں پادری سے اُس کا جواب نہ بن سکا دُم دبا کر بھاگا۔[97]

اعدائے دین او شَقُّ الْقَمَر کے منکرین﴾ دورِ سابق میں یہود و نصاریٰ، مجوس و دیگر اَعدائے دین تو معجزہ "شَقُّ الْقَمَر" کے منکر تو تھے ہی لیکن الحمد اللہ مسلمان عوام اِس عقیدہ پر راسخ تھے اُنہیں مسلمانوں میں ہی ایسے لوگوں کی تلاش رہی جو اسلامی رنگ میں معجزہ شَقُّ القمر کو کمزور کر دیں۔ چنانچہ خطۂ ہند میں جب سے انگریز نے قدم جمایا تو اُسے ایک نہیں درجنوں ایسے لیڈر مل گئے جو اُن کے وہم و گمان نہ تھا کہ جو کام اُن سے صدیوں تک نہ ہو سکا وہ چند لیڈروں کے ذریعے چند سالوں میں حاصل ہو گیا مثلاً معجزہ شَقُّ القمر نہ صرف خطۂ ہند بلکہ جمیع ممالکِ اسلامیہ میں مُتّفق علیہ خطۂ ہند میں سر سیّد اور اُس کے حواریوں اور منکرینِ حدیث اور پھر آخر میں مودودی اُن سب سے بازی لے گیا جس نے علمی اُصول و دستور سے اُس کا انکار کیا مثلاً:۔

سوال﴾ یہ حادثہ ہے معجزہ نہیں معجزہ ہوتا تو کفّار کے سوال کے بعد ظاہر ہوتا اور کفّار کے سوال کی روایات صرف چند راویوں سے مروی ہے جو واقعہ کے وقت موجود نہ تھے کیونکہ وہ بچے تھے یا ابھی پیدا بھی نہ ہوئے تھے تو پھر اُن کی روایات کا اعتبار وغیرہ وغیرہ۔

جواب﴾ گزشتہ اَوراق میں محققانہ طور پر تفصیل آچکی کہ شَقُّ القمر اُن معجزات میں سے ہے جسے عُلماءِ محققین نے اُمہات المعجزات میں شمار کیا اور قرآن مجید کے اعجاز کے بعد سب سے بڑا معجزہ یہی اور ردالشمس (سورج کو لوٹانے والا معجزہ) ہے تیرہ چودہ سو سال تک مسلمانوں میں کسی نے اُس کا انکار نہ کیا ہے یہ مودودی کی بدقسمتی ہے کہ اُس نے انکار بھی کیا اور اُصولِ اسلام میں کذب بیانی (غلط بیانی) بھی کی۔ اِس لیے کہ تمام محققین عُلمائے اسلام نے اسے معجزہ ہونے پر باب باندھے اور کفّار کے سوال پر اُس کے ظُہور کی روایات جمع کیں اور راوی بھی ایک دو نہیں اَن گِنت اور وہ بھی جو عَین موقع پر موجود اور قواعد و ضوابط لکھے کہ جو موقعہ پر نہ تھے وہ حدیثِ مرسَل ہے اور وہ بھی صحیح روایت کی طرح ہوتی ہے وغیرہ وغیرہ راویوں کے متعلق فقیر تفصیلاً پہلے بہت کچھ لکھ چکا ہے یہاں صرف حضرت قاضی عیاض رحمہ اللہ کے بیان کردہ راویوں کا مختصر سا خاکہ ملاحظہ ہو:۔

کفّار کے سوال والی روایت حضرت اِبنِ مسعود رضی اللہ عنہ کے متعلق فرمایا کہ

(۱) اِبنِ مسعود رضی اللہ سے سند اوّل بالاسناد روایت کی ہے۔

---

[97] شرح الزرقاني على المواهب اللدنية . المقصد الرابع: في معجزاته صلى الله عليه وسلم الدالة على ثبوت نبوّته . مدخل.۶/۴۸۰. دار الكتب العلمية. الطبعة: الأولى ۱۴۱۷هـ۱۹۹۶م

(۲)مجاہد کی روایت میں ہے۔

(۳)اعمش کی بعض روایتوں میں ہے۔

(۴)اُس کو علقمہ نے بھی اِبنِ مسعود سے روایت کیا یہ چاروں راوی تو ہیں جنھوں نے حضرت اِبنِ مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے اِبنِ مسعود کے ساتھ دوسرے صحابہ نے بھی ایسے بیان فرمایا ہے اُنہیں انس، اِبنِ عباس، اِبنِ عمر، حذیفہ، علی، جُبیرَ بِن مُطعِم رضی اللہ عنہم حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت حذیفہ ارجبی کی روایت میں کہا کہ چاند ٹکڑے ہوا۔ قتادہ نے حضرت انس سے روایت کی اور معمر اور اُن کے سوا دوسروں کی روایت میں جو کہ قتادہ اور وہ حضرت انس سے ہے۔[98]

سندِ دوم: روایت کیا اُس کو جُبیرَ بِن مُطعِم سے اُن کے بیٹے محمد اور اُن کے برادر زادے جُبیرَ بن محمد نے اور روایت کیا اُس کو اِبنِ عباس سے عبد اللہ بن عتبہ نے اور روایت کیا اُس کو ابن عمر سے مجاہد نے۔ اور روایت کیا اُس کو حذیفہ سے ابو عبد الرحمن سلمی اور مسلم ابن ابی عمران ازدی نے اِن حدیثوں کے اکثر طریق (اسناد) صحیح ہیں اور آیہ کریمہ اُس کی تصحیح کرتی ہے۔[99]

نوٹ﴾ اِسے مزید طویل تحقیق کی ضرورت نہیں اِس لیے کہ مودودی نے نہ اُصول پڑھے اور نہ فُنون سے با خبر اپنے مطالعہ اور چند مشیروں کی مدد سے وہی لکھا جو دُشمنانِ اسلام چاہتے تھے جو لوگ اُس کی تحقیق کو حق سمجھتے ہیں اُنہیں تو معلوم ہو گیا کہ مودودی اسلامی مضامین نویسی میں خیانتی اور پرلے درجے کا کھوٹہ اور جھوٹا ہے کہ محض چوری سینہ زوری ہے کہ بے نیازی سے کہہ دینا کہ اُس کے راوی چند گنتی کے ہیں اور اُن میں بھی وہ جو کہ موقعہ پر نہ تھے۔ وغیرہ وغیرہ اور جو عینی شاہد ہیں وہ کفّار کے سوال پر معجزہ کا بیان نہیں دیتے بلکہ صرف شَقُّ القَمَر کی گواہی دیتے ہیں اِس لیے یہ معجزہ نہ ہوا بلکہ حادثہ یہ تمام اُس کی خیانتیں جھوٹ اور بدیانتی ہے جیسا کہ اَوراقِ گذشتہ میں فقیر نے اُن راویوں کے علاوہ دیگر روایات بھی لکھے ہیں اور اُنہی حضرات کے علاوہ دوسرے ثِقہ راویوں سے ثابت کیا کہ یہ شَقُّ القمر کفّار کے سوال پر واقع ہوا لہٰذا یہ معجزہ ہے وقتی حادثہ نہیں۔

چاند پر تصرُّفات کے واقعات ابو جھل اور یھودی﴾ اِس معجزہ اقدس کے متعلق روایات مختلف طریق سے منقول ہیں چند ایک فقیر اویسی غُفِرَلَہٗ یہاں لکھتا ہے:

ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ تشریف لے جا رہے تھے کہ راستہ میں ابو جہل اور ایک یہودی سے ملاقات ہو گئی ابو جہل نے کہا اے محمد ﷺ کوئی ایسا معجزہ دکھایئے کہ ہم دونوں ایمان لے آئیں۔ رسول ﷺ نے فرمایا کون سا معجزہ چاہتے ہو؟ پس یہودی کے کہنے سے ابو جہل نے کہا کہ چاند کو دو ٹکڑے کر دیجئے۔ لان السحر لا یتحقق فی السماء اِس لیے کہ جادو آسمان میں مُتَحَقَّق (ثابت) نہیں ہو سکتا پس رسول اللہ ﷺ نے اپنی انگشت (انگلی) مبارک اٹھا کر اشارہ فرمایا تو چاند دو ٹکڑے ہو گیا اِبنِ مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: "میں نے جَبلِ حراء کو چاند کے دونوں ٹکڑوں کے درمیان دیکھا پس یہودی ایمان لے آیا اور ابو جہل نے انکار کر دیا اور رب تعالیٰ نے فرمایا: اقتربت الساعة و انشقَّ الْقَمَر

([98])الشفا بتعریف حقوق المصطفی، الْبَابِ الرابع ففیما أظهره اللّٰه تَعَالَی عَلَی یدیه مِنَ المعجزات وشرفه بِهِ مِنَ الخصائص والکرامات، فصل انشقاق القمر وحبس الشمس، ۱۸۲/۱، دار الفکر، عام النشر: ۱۴۰۹ھ ۱۹۸۸م)

([99])الشفا بتعریف حقوق المصطفی، الْبَابِ الرابع ففیما أظهره اللّٰه تَعَالَی عَلَی یدیه مِنَ المعجزات وشرفه بِهِ مِنَ الخصائص والکرامات، فصل انشقاق القمر وحبس الشمس، ج ۱ ص ۱۸۲ الی ۱۸۳، دار الفکر، عام النشر: ۱۴۰۹ھ ۱۹۸۸م)

ترجمہ﴾قریب آئی قیامت اور شق ہو گیا چاند۔(شیخ زادہ شرح قصیدہ بردہ تفسیر مظہری وغیرہا)

نورانی کھلونا﴾ایک مرتبہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے پوچھا یارسول اللہ ﷺ جب آپ کی عمر شریف چالیس (۴۰) دن کی تھی۔ چاند آپ کے ساتھ کیا معاملہ کرتا تھا؟ آپ نے فرمایا: مادرِ مُشفِقہ (مہربان ماں) نے میرا ہاتھ مضبوط باندھ دیا تھا جس سے مجھے رونا آتا تھا اور چاند مجھے بہلاتا تھا حضرت عباس نے عرض کیا چالیس دن کی عمر میں آپ کو یہ حال کیسے معلوم ہوا؟ فرمایا (میرے علم و سماعت کا یہ عالم ہے) کہ جب میں شکمِ مادر (ماں کے پیٹ) میں تھا۔ لوحِ محفوظ پر قلم چلتا تھا اور میں سنتا تھا اور فرشتے عرش کے نیچے پروردگار کی تسبیح کرتے تھے اور میں سنتا تھا۔ حالانکہ میں شکمِ مادر (ماں کے پیٹ) میں تھا۔[100]

(فتاوی علامہ عبدالحیؒ ص ۴۳ ج ۱ نزہتہ المجالس ج ۲ ص ۱)

اِسی لیے اعلیٰ حضرت قُدّس سرہ نے لکھا کہ

دور و نزدیک سے سننے والے وہ کان　　　کان لعلِ کرامت پہ لاکھوں سلام

عن العباس بن عبد المطلب قال: قلت: يا رسول الله، دعاني إلى الدخول في دينك أمارة لنبوّتك، رأيتك في المهد تناغي القمر وتشير إليه بأصبعك، فحيث أشرت إليه مال قال: «إني كنت أحدثه ويحدثني، ويلهيني عن البكاء، وأسمع وجبته حين يسجد تحت العرش»[101] (بیھقی، ابن عساکر، خصاص کبری ص ۵۳ ج ۱ وانسان العیون ص ۷۴ ج ۱)

ترجمہ﴾حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دن میں نے حضور سیّدِ عالم ﷺ کی خدمتِ اقدس میں عرض کیا میں نے آپ کی ایک بات دیکھی تھی جو آپ کی نبوّت پر دلالت کرتی تھی اور میرے مسلمان ہونے میں اُس کو بڑا دخل حاصل ہے اور وہ یہ کہ میں نے آپ کو دیکھا کہ آپ گہوارے میں لیٹے ہوئے چاند سے باتیں کر رہے تھے اور جس طرف آپ انگلی سے اشارہ کرتے تھے چاند اُسی طرف ہو جاتا تھا۔ فرمایا میں اُس سے باتیں کرتا تھا اور وہ مجھ سے باتیں کرتا تھا اور مجھے رونے سے بہلاتا تھا اور میں اُس کے گرنے کی آواز سنتا تھا جبکہ وہ عرشِ الٰہی کے نیچے سجدے میں گرتا تھا۔

مزید براں﴾"اُس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے میں میں لوحِ محفوظ پر قلم چلنے کی آواز سنتا تھا۔ حالانکہ میں ابھی شکمِ مادر میں تھا۔"[102] (نزہتہ المجالس ص ۱۶۴، انسان العیون ص ۷۴)

فوائد﴾اِن روایات سے مندرجہ ذیل فوائد حاصل ہوئے:۔

۱۔ معجزہ شَقُّ القمر کو دیکھ کر ماننا نیک قسمتی کی دلیل اور نہ ماننا ابوجہل کی پارٹی میں شمولیت کا سرٹیفکیٹ ہے۔

۲۔ انبیاء علیہ السلام اَزل سے پڑھے پڑھائے تشریف لاتے ہیں کیونکہ یہ اُمی لقب ہیں کہ پڑھائے نہیں جاتے۔

۳۔ جب مادرِ شکم میں علم و سماع کا یہ سماں ہے تو پھر ظہورِ نبوّت اور پھر عُروج و ترقی کے اَدوار (زمانے) کا کیا حال ہو گا جب کہ اللہ نے ہر آنے والی گھڑی کو سابقہ لمحہ

---

(100) (نزهة المجالس ومنتخب النفائس، والآخرين سيدنا محمد صلى الله عليه وسلم وعلى آله وصحبه. ۸۴/۲، المطبعة الكاستلية. عام النشر: ۱۲۸۳ھ)

(101) (دلائل النبوة للبيهقي، باب ما جاء في حفظ الله تعالى رسوله صلى الله عليه وسلم في شبيبته عن أقذار الجاهلية ومعائبها. ۴۱/۲، دار الكتب العلمية بيروت. الطبعة: الأولى ۱۴۰۸ھ ۱۹۸۸م)

(102) (نزهة المجالس ومنتخب النفائس، والآخرين سيدنا محمد صلى الله عليه وسلم وعلى آله وصحبه. ۸۴/۲، المطبعة الكاستلية. عام النشر: ۱۲۸۳ھ)

سے ترقی یافتہ فرمایا: کما قال اللہ: وللآخرۃ خیر لك من الاولی

۴-ہمارے حضور علیہ السلام کی شاہی(بادشاہت) نہ صرف زمین پر بلکہ آپ کی سلطنت کو آسمان والے بھی مانتے ہیں لیکن منکر تا حال وہم وگمان میں ہے۔

شَقُّ الْقَمَراور حبیبِ یمنی﴾چاند پھٹنے کا وہ قصّہ ہے جو امام خرپوتی نے شرح قصیدہ بردہ از مشکوٰۃ الانوار میں نقل فرمایا کہ ابوجہل نے والی یمن حبیب اِبنِ مالک کو لکھا کہ تیرا دین مٹایا جا رہا ہے جلد آ، حبیب یہ پیغام پا کر فوراً مکّہ مکرمہ آیا۔ابو جہل نے حضور علیہ السلام کے متعلق بہت سی غلط باتیں کہیں ابو جہل کا مقصد یہ تھا کہ حبیب کا اَہلِ مکّہ پر اثر ہے یہ لوگوں کو سمجھا دے کہ یہ دین قبول نہ کریں حبیب نے کہا کہ دونوں فریق کی گفتگو سُن کر فیصلہ کیا جاتا ہے میں چاہتا ہوں کہ حضور علیہ السلام کا بھی کلام سُن لوں، حضور ﷺ کی خدمت میں پیغام بھیجا کہ میں یمن سے آیا ہوں اور دیدار کرنا چاہتا ہوں۔

حضور ﷺ مع صدّیقِ اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اُس مجلس میں تشریف لے گئے جب پہنچے تو تمام مجلس میں ہیبت چھا گئی اور کسی کو کچھ عرض کرنے کی ہمت نہ ہوئی آخر حضور علیہ السلام نے خود ہی دریافت فرمایا کہ تم کیا دریافت کرنا چاہتے ہو حبیب نے ہمّت کر کے عرض کیا کہ حضور نے دعویٰ نبوّت فرمایا اور نبوّت کے لیے معجزہ ضروری ہے، فرمایا جو تو کہے وہ معجزہ دکھایا جاوے، عرض کیا میں آسمان کا معجزہ چاہتا ہوں پھر یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ میرے قلب(دل) میں تمنا کیا ہے؟ فرمایا چل کوہِ صفا پر تشریف لے جا کر پورے چاند کو اشارہ کیا، چاند کے دو ٹکڑے ہو گئے، یہاں تک کہ ایک ٹکڑا پہاڑ کے اُس طرف اور ایک دوسری طرف:

سورج الٹے پاؤں پلٹے چاند اشارے سے ہو چاک　　اندھے نجدی دیکھ لے قدرت رسول اللہ کی

پھر فرمایا کہ اے حبیب! دوسری بات بھی سن! تیری ایک لڑکی ہے ہمیشہ بیمار رہتی ہے ہاتھ پاؤں سے معذور ہے، تو چاہتا ہے کہ اُس کو شفا ہو جائے؟ اُس کو بھی شفا ہوئی یہ سنتے ہی حبیب بے اختیار پکار اُٹھے: لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ﷺ. جب گھر پہنچے تو رات کا وقت تھا دروازے پر آواز دی وہ معذور لڑکی جو زمین سے اُٹھ نہ سکتی تھی اُٹھ کر آئی اور دروازہ کھولا باپ کو دیکھ کر پڑھنے لگی: لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ﷺ

حبیب نے پوچھا کہ بیٹی! تو نے یہ کلمہ کہاں سے سنا؟ تو کہنے لگی:　　دکھلا کے پھبن، وہ سنا کے سخن مورا پھونک گئے سب تن من دھن

اک ماہ بدن، گورا سابدن، نیچی نظریں کل کی خبریں!

وہ دکھا کے شکل جو چل دیئے تو دل اُن کے ساتھ رواں ہوا　　نہ وہ دل رہا نہ وہ دلرُبا، رہی زندگی سو وبال ہے

کہا میں نے خواب میں ایک چاند سی صورت والے کو دیکھا، جو فرماتے ہیں کہ بیٹی تیرے باپ تو مکّہ میں آ کر مسلمان ہوئے اور تو یہاں کلمہ پڑھ لے تو تجھ کو بھی شفا ہو جائے میں جو صبح اُٹھی تو کلمہ زبان پر جاری تھا اور ہاتھ پاؤں سلامت تھے۔[103]

تقریباً تمام جلیل القدر صحابہ کرام اور عام مُفسّرین کا یہ ہی فرمان ہے کہ چاند کے چِرنے(پھٹنے) کا واقعہ حضور ﷺ کے زمانہ میں ہو چکا اب جو شخص کہے کہ اُس سے مراد ہے کہ قیامت میں چِرے(پھٹے) گا وہ بد مذہب ہے حضرت موسیٰ علیہ اسلام کے لیے دریائے نیل چیرا گیا اور حضور علیہ السلام کو تمام انبیاء سے بڑھ کر معجزات عطاء ہوئے۔

---

[103](شان حبیب الرحمان،،۱/۲۶۳،انٹرنیشنل غوثیہ فورم)

فائدہ علامہ خرپوتی مذھباً حنفی تھے بہت بڑے ہی مُحقّقِ دین تھے ۱۲۹۹ھ میں وفات پائی۔اِس روایت میں دو باتیں یاد رکھنے کی ہیں:

۱- ابو جہل کی کاروائی سے یہ معجزہ صادِر ہوا۔

۲-کوہِ صفا پر یہ واقعہ ہوا۔اور یہ **شرح قصیدہ** پہلے مصر میں چھپی اب عرصہ ہوا **اصح المطابع** کراچی میں چھپی ہے۔صاحبِ **شرح قصیدہ بردہ** نے سند کے بغیر واقعہ بیان کیا اِس کا یہ مطلب نہیں کہ جس حدیث کی کوئی سند نہیں وہ صحیح نہیں "**بقاعدہ علم المناظر**" روایت ناقل کی نقل صحیح کے مطابق روایت صحیح ہے ہم اِس روایت کے ضُعف و صحت اور وَضع کا حکم نہیں لگا سکتے بلکہ ناقل کی حیثیت کے مطابق وہ روایت قابل یا نا قابل قبول سمجھی جاتی ہے ہمارے نزدیک چونکہ اِس روایت کے ناقل ایک مُحقّق عالمِ دین اور مُعتمد علیہ ہیں اِسی لیے روایت کو موضوع نہیں کہا جا سکتا۔

فنِ حدیث کا مسلم (تسلیم شدہ) قانون ہے کہ جس روایت بلاسند کا مضمون کسی صحیح حدیث کے عین مطابق ہو وہ روایت معنیً صحیح ہوتی ہے۔

بابا رتن رضی اللہ اور معجزہ شَقُّ الْقَمَر خطۂ ہند میں چاند دو ٹکڑے دیکھا گیا لیکن اُس وقت بھی اُس خطہ میں اُس معجزہ کی تصدّیق اُسے نصیب ہوئی جس کا اَزل سے ستارہ سفید تھا اُن میں ایک بابا رتن بھی تھے۔مؤرّخین نے لکھاہے بابا رتن بِن ساہوگ ساکن تبرندی جو نَواحِ دہلی میں ایک مقام ہے، پیدا ہوئے۔آپ پہلے ہندوستانی ہیں جنھوں نے پیغمبرِ اسلام خاتم النّبیین حضرت محمد ﷺ کی زیارت سے مشرّف ہو کر دینِ اسلام قبول کیا جس کے لئے بعد میں حضرت محمد ﷺ نے طُول (لمبی) عمر کی دعا کی جو چھ سو بتیس (۶۳۲) سال تک دنیا میں زندہ رہے۔

صاحبِ قاموس اور دیگر مؤرّخینِ اسلام نے کُتُب و تاریخ میں اِس کا ذکر کیا ہے اور علامہ ابنِ حجر عسقلانی نے جلد اوّل کتاب **الاصابہ فی معرفتہ الصحابہ** میں بابا رتن کے حالات زیادہ تفصیل سے لکھے ہیں جس سے معلوم ہوتا ہے کہ بابا رتن نے چھ سو بتیس (۶۳۲) سال کی عمر میں انتقال کیا۔ ۶۷۵ھ میں محمود بن بابا رتن نے خود اپنے باپ کی تفصیلی حالات اور اُن کا معجزہ "شَقُّ القَمَر" کا مشاہدہ کرنا ہندوستان سے بِلادِ عرب جانا اور مشرّف بہ اسلام ہونا بیان کیا ہے فاضل ادیب صلاح الدین صفوی نے اپنے **تذکرہ** میں لکھاہے اور علامہ شمش الدین بن عبد الرحمن صانع حنفی سے نقل کیا ہے کہ اُنہوں نے قاضی معین سے ۷۳۷ھ میں سنا کہ قاضی نورالدین بیان کرتے ہیں کہ میرے جَدّ بزرگوار حسن بن محمد نے ذکر کیا کہ مجھ کو سترھواں برس تھا جب میں اپنے چچا اور باپ کے ساتھ بسلسلہ تجارت خراسان سے ہندوستان گیا اور ایک مقام پر ٹھہرا جہاں ایک عمارت تھی دفعتاً (اچانک) قافلہ میں شور وغُل پیدا ہوا دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ وہ عمارت بابا رتن کی ہے وہاں ایک بہت بڑا درخت تھا جس کے سائے میں بکثرت لوگ آرام پا سکتے تھے جب ہم اُس درخت کے نیچے گئے تو دیکھا کہ بہت سے لوگ اُس درخت کے نیچے جمع ہیں ہم بھی اُسی غَول (جماعت) میں داخل ہوئے۔ہم کو دیکھ کر لوگوں نے جگہ دی جب ہم درخت کے نیچے بیٹھ گئے ایک بہت بڑی زَنبیل (ٹوکری) درخت کی شاخوں میں لٹکی ہوئی دیکھی دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ اُس زَنبیل (ٹوکری) میں بابا رتن ہیں جنھوں نے رسالت مآب ﷺ کی زیارت کی ہے حضور ﷺ نے اُن کے لئے چھ مرتبہ طول عمر کی دعا کی یہ سُن کر ہم نے اُن سے کہا کہ زَنبیل (ٹوکری) کو اُتارو تا کہ ہم اُس شخص کی زبان سے کچھ حالات سنیں تب ایک مردِ بزرگ نے اُس زَنبیل کو اُتارا زنبیل میں بہت سی روئی بھری ہوئی تھی جب اُس زَنبیل کا منہ کھولا گیا تو بابا رتن نمودار ہوئے جس طرح مرغ یا طائر کا بچہ روئی کے پھل سے نکلتا ہے پھر اُس شخص نے بابا رتن کے چہرہ کو کھولا اور اُن کے کان سے اپنا منہ لگا کر کہا جد بزرگوار یہ لوگ خراسان سے آئے ہیں اُن میں سے اکثر شُرفاء اور اولادِ پیغمبر ہیں اُن کی خواہش ہے کہ آپ اُن سے مُفصّل (تفصیلاً) بیان کریں کہ آپ نے کیونکر رسولِ خدا ﷺ کو دیکھا اور حضور ﷺ نے آپ سے کیا فرمایا تھا؟ یہ سن کر بابا رتن نے ٹھنڈی سانس بھری اور اِس طرح زبانِ فارسی میں تَکلُّم (کلام) کیا جیسے شہد کی مکھی بھنبھناتی ہے۔[104]

(104)(الإصابة في تمييز الصحابة ، رتن بن عبد الله.: ۴۴۰/۲ ، دار الكتب العلمية – بيروت ، الطبعة : الأولى ۱۴۱۵ ھ)

بابارتن کا بیان﴾ میں اپنے باپ کے ساتھ کچھ مالِ تجارت حجاز لے کر گیا اُس وقت میں جوان تھا جب مکّہ کے قریب پہنچا بعض پہاڑوں کے دامن میں دیکھا کہ کثرتِ بارش سے پانی بہہ رہا ہے وہیں ایک صاحبزادہ کو دیکھا جن کا چہرہ نہایت نمکین تھا رنگ کسی قدر گندم گوں تھا اور دامنِ کوہ میں اُونٹوں کو چرا رہا تھا۔ بارش کا پانی جواُن کے اور اُونٹوں کے درمیان سے زور سے بہہ رہا تھا۔ اُس سے صاحبزادہ کو خوف تھا کہ سیلاب سے نکل کر اُونٹوں تک کیسے پہنچوں یہ حال دیکھ کر مجھے معلوم ہوا، اور بغیر اِس خیال کے میں اُن صاحبزادہ کو جانتا پہچانتا اپنی پیٹھ پر سوار کر کے اور سیلاب کو طے کر کے اُن کے اونٹوں تک پہنچادیا جب میں اُونٹوں کے نزدیک پہنچ گیا تو میری طرف بنظرِ شفقت دیکھا اور تین مرتبہ فرمایا: بارك الله في عمرك، بارك الله في عمرك میں وہیں اُن صاحبزادہ کو چھوڑ کر چلا گیا اور مالِ تجارت فروخت کر کے اپنے وطن واپس آگیا۔[105]

ظہور معجزہ شَقُّ الْقَمَر﴾ وطن آنے کے بعد اپنے کاروبار میں مگن ہو گیا اُس پر کچھ زمانہ گزر گیا کہ حجاز کا خیال ہی نہ آیا ایک شب میں اپنے مکان کے صحن میں بیٹھا ہوا تھا کہ چودھویں رات کا چاند آسمان پر چمک رہا تھا دفعتاً کیا دیکھتا ہوں کہ چاند کے دو ٹکڑے ہو گئے ایک ٹکڑا مشرق میں غروب ہو گیا اور ایک مغرب میں ایک ساعت (لمحے) تک تیرہ وتاریک رہی رات اندھیری معلوم ہوتی تھی۔ وہ ٹکڑا جو مشرق میں غروب ہوا تھا اور وہ ٹکڑا جو مغرب میں غروب ہوا تھا اور مغرب سے نکلا تھا دونوں آسمان پر آکر مل گئے چاند اپنی اصلی حالت میں ماہِ کامل بن گیا۔ میں اُس واقعہ سے بڑا حیران تھا اور کوئی سبب اُس کا عقل میں نہیں آتا تھا۔ یہاں تک کہ قافلہ ملک عرب سے آیا اُس نے بیان کیا کہ مکّہ میں ایک شخص ہاشمی نے ظُہور کیا ہے اور دعویٰ کیا ہے کہ میں تمام عالم کے واسطے خدا کی طرف سے پیغمبر مقرّر ہوں اَہلِ مکّہ نے اِس دعویٰ کی تصدیق میں مثل دے دیگر معجزاتِ انبیاء کے معجزہ طلب کیا کہ چاند کو حکم دے کہ آسمان کو دو ٹکڑے ہو جائے ایک مشرق میں غروب ہو دوسرا مغرب میں اور پھر دونوں اپنے اپنے مقام سے آکر آسمان پر ایک ہو جائے جیسا کہ تھا اُس شخص نے بقدرتِ خدا ایسا کر دکھایا جب مجھ کو یہ کیفیت معلوم ہوئی تو میں نہایت مشتاقِ زیارت ہوا کہ خود جا کر اُس شخص کی زیارت کروں چنانچہ میں نے سفر کا سامان درست کیا اور کچھ مالِ تجارت ہمراہ لے کر روانہ ہوا اور مکّہ میں پہنچ کر اُس شخص کا پتہ دریافت کیا لوگوں نے مکان اور دولت کدہ کا نشان بتایا میں دروازے پر پہنچا اور اجازت حاصل کر کے داخلِ حضوری ہوا تو میں نے دیکھا کہ وہ شخص وسط خانہ (درمیانی کمرہ) میں بیٹھا ہوا ہے چہرہ نورانی چمک رہا ہے اور اور ریش مبارک سے نورِ ساطع (چمکدار نور) ہے پہلے سفر میں میں نے جب دیکھا تھا اور اُس سفر میں جو میں نے دیکھا مطلق نہیں پہچانا کہ یہ وہی صاحبزادے ہیں جن کو میں نے اٹھا کر سیلاب سے باہر نکالا تھا۔ جب میں نے آگے بڑھ کہ سلام کیا تو میری طرف دیکھ کر تبسّم فرمایا (مسکرائے) اور مجھے پہچان لیا اور فرمایا: "وعليك السّلام، ادن منّي،" اُس وقت اُن کے پاس ایک طبق (پلیٹ) پر رُطب (تازہ کھجور) رکھا تھا اور ایک جماعت اصحاب کی گرد بیٹھی ہوئی تھی اور نہایت تعظیم کے ساتھ اُن کا احترام کر رہی تھی۔ یہ دیکھ کر میرے دل پر ایسی ہیبت طاری ہوئی کہ میں آگے نہ بڑھ سکا میری یہ حالت دیکھ کر اُنہوں نے فرمایا "میرے قریب آ" پھر اُنہوں نے فرمایا کھانے میں موافقت کرنا مُقتضیاتِ مروت (مروت کے اصول) ہے اور باہم نِفاق کا پیدا کرنا بے دینی وزندقہ (بے دینی) ہے یہ سن کر میں آگے بڑھا اور اُن کے ساتھ بیٹھ گیا اور کھانے میں رُطب کے شریک ہوا وہ اپنے دست مبارک سے رُطب اُٹھا اُٹھا کر مجھے عنایت فرماتے تھے علاوہ اِس کے جو میں نے اپنے ہاتھ سے چُن چُن کر کھائے چھ (۰۶) رُطب اُنہوں نے عنایت فرمائے پھر میری طرف دیکھ کہ بہ تبسم اشارہ فرمایا کہ تو نے مجھے نہیں پہچانا؟ میں نے عرض کیا کہ مجھے مطلق یاد نہیں شاید کہ میں نہ ہوں، اُنہوں نے فرمایا کہ کیا تو نے اپنی پیٹھ پر سوار کر کے مجھے سَیلِ رَواں (دریا) سے پار نہیں اُتارا تھا اور اونٹوں کی چراگاہ تک نہیں پہنچایا تھا؟ یہ سن کر میں نے پہچانا اور عرض کیا کہ اے جوانِ خوش روبے شک صحیح ہے پھر ارشاد فرمایا: داہنا ہاتھ بڑھا میں نے اپنا ہاتھ بڑھایا اُنہوں نے بھی اپنا ہاتھ بڑھایا اور مصافحہ کر کے ارشاد فرمایا: أشهد أن لا إله إلا الله، وأشهد أنّ محمدا رسول الله میں نے اُس کو ادا کیا حضور ﷺ بہت مسرور (خوش) ہوئے جب میں رُخصت ہونے لگا تو حضور ﷺ نے تین مرتبہ فرمایا: بارك الله في عمرك میں آپ ﷺ سے رُخصت ہوا میرا دل بسبب ملاقات اور بسبب حصول شرفِ اسلام بہت مسرور تھا حضرت

---

[105] (الإصابة في تمييز الصحابة، رتن بن عبد الله: ۲/۴۴۰، دار الكتب العلمية – بيروت، الطبعة: الأولى ۱۴۱۵ھ)

محمد ﷺ کی دعا کو حق تعالیٰ نے مُستجاب (قبول) فرمایا اِس وقت میری عمر چھ سو برس سے زیادہ ہے اِس قریہ میں جس قدر لوگ آباد ہیں وہ میری اولاد اور اولاد کی اولاد ہیں۔(106)(ان کے مزید حالات فقیر کی کتاب طویل العمر لوگ میں پڑھیے)

ایک اور ھندی رضی اللہ عنہ اور معجزہ شَقُّ الْقَمَر﴾ راجہ بھوج ایک بڑے مشہور حکمران ہوئے ہیں جو پلیا کے باشندے تھے جس کو عام لوگ بھوج پور بھی کہتے ہیں۔ وہاں ایک عمارت رَصد گاہ کے نام سے مشہور ہے مگر منترِ جنتر اُس کا عُرف عام ہے اور وہ بہت پرانی عمارت ہے اور فلکیات کے زائچے اور نُجوم کے حسابات اُس پر منقوش (نقش کئے ہوئے) ہیں۔

لوگ کہتے ہیں کہ اُس جگہ راج بھوج کے شاہی محلات تھے "راجہ بھوج" شَقُّ الْقَمَر کے معجزہ سے متاثر ہو کر مسلمان ہو گئے سب دوسرے لوگ اُن کے مخالف ہو گئے تھے اور ترکِ وطن کرکے دھاروار (گجرات) جانے پر مجبور ہو گئے اور باقی زندگی اُنہوں نے سلطنت کو خیر باد کہہ کر یادِ الٰہی میں وہیں گزار دی۔

معجزہ شَقُّ الْقَمَر اور ضابطہ علم الحدیث﴾ اصل موضوع یہ ہے کہ حضور سرورِ عالم ﷺ نے چاند دو ٹکڑے کر دکھلایا۔ اُس کے بعد راویوں کے روایات کے اَطوار (انداز) بدلنے سے حقیقت نہیں بگڑتی اِس لیے کہ علمِ حدیث کا قاعدہ ہے کہ راوی اپنی روایت اپنے مشاہدہ کے مطابق بیان کرتا ہے جو اصل حقیقت کے خلاف نہیں ہوتا اِسی لیے راویوں کے اختلاف کی تطبیق (موافقت) کا باب محدّثین نے وضع فرمایا۔

فائدہ﴾ اِن دو قواعد کا مطلب یہ ہے کہ فقیر نے جو چاند پر تصرُّفات کے واقعات لکھے ہیں اُن کے بارے میں کوئی شک کرے کہ نامعلوم یہ روایات کیسی ہیں تو اُس کا جواب دیا جا سکے کہ یہ روایات لفظاً بھی صحیح ہیں اگر کسی روایت کی سند میں سُقم (کمی یا عیب) ہے تو معنیً صحیح ہیں بایں معنیٰ کہ ہم ابتداء میں جن روایاتِ صحیحہ سے شَقُّ الْقَمَر کو من حیث المعجزہ ثابت کیا اُن کی صحت اُن کے ضُعف کو ختم کر دیتی ہے۔

فیصلہ حق﴾ اہلِ دیانت (صداقت) وانصاف کے سامنے فقیر نے قرآن واَحادیث صحیحہ اور اَقوالِ صحابہ اور عُلماءِ ملت اور اَولیائے اُمّت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مُستنَد و مُعتبر کُتُب سے جمع کر دیئے ہیں۔ اور دوسری طرف مودودی اکیلا ہے اور وہ بھی علمی دلائل سے نہیں سیاسی ہیرا پھیری سے عظیم معجزہ شَقُّ القَمَر کو ایک حادثہ قرار دیتا ہے کل قیامت میں اللہ تعالیٰ ایک طرف اُمّتِ مصطفویہ علیٰ صاحبانِ الصلواۃ والسلام کے اَولیاء کو اور دوسری طرف تنہا مودودی کو کھڑا کر کے آپ کے عمل نامے کو دیکھ کر فیصلہ فرماتے کہ معجزہ شَقُّ القَمَر کی تصدیق کرنے والے اَولیائے اُمّت وعُلمائے ملت کے پاس چلے جائیں اور معجزہ سے انکار کر کے صرف حادثہ شمار ماننے والے مودودی کے ساتھ ملادئے جائیں ابھی سے فیصلہ کر لیں کہ آپ کہاں جانا چاہتے ہیں اِس لئے فقیر اویسی کا مشورہ ہے:

آج لے انکی پناہ آج مدد مانگ اُن سے　　　پھر نہ مانگیں قیامت میں اگر مان گیا

آخری گزارش﴾ شَقُّ القَمَر کو حتی الامکان فقیر نے اَحادیثِ مبارکہ صحیحہ اور اَقوالِ مُستنَدہ سے ثابت کر دکھلایا ہے۔ منکرین سے بلکل توَقُّع (امید) نہیں کہ وہ اُسے تسلیم کریں البتہ اَہلِ حق سے گذارش ہے کہ فقیر کی تحریرِ علمی سے فائدہ ہو تو فقیر کے لئے انجام بخیر کی دعا فرمائیں۔ کوئی خامی محسوس کریں تو مطلع فرمائیں تاکہ آئندہ ایڈیشن میں شکریہ کے ساتھ تصحیح کی جائے۔

فقط والسلام

الفقیر، القادری ابو صالح محمد فیض احمد اویسی رضوی غُفِرَلہ

(۲۳ ذوالحجہ ۱۳۹۰ھ بہاولپور)

---

(106)(الإصابة في تمييز الصحابة ، رتن بن عبد الله: ، ۲/۴۴۱ ، دار الكتب العلمية – بيروت، الطبعة: الأولى ۱۴۱۵ ھ)